بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE
NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

____

Friday, the 19th June, 2026

____

TABLE OF CONTENTS

1. RECITATION FROM THE HOLY QUR`AN 1
2. RECITATION OF HADITH 1
3. RECITATION OF NAAT 2
4. NATIONAL ANTHEM 2
5. LEAVE OF ABSENCE 2
6. FURTHER GENERAL DISCUSSION ON THE BUDGET FOR THE YEAR 2026-27 – *(CONTINUED)* 2
7. RESOLUTION APPRECIATING PAKISTAN'S LEADERSHIP AND DIPLOMATIC EFFORTS IN FACILITATING THE UNITED STATES-IRAN PEACE AGREEMENT – *(ADOPTED)* 30
8. FURTHER GENERAL DISCUSSION ON THE BUDGET FOR THE YEAR, 2026-27 – *(CONTINUED)* 31

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN
ASSEMBLY DEBATES

———————

Friday, the 19th June, 2026

———————

The National Assembly of Pakistan met in the National Assembly Hall (Parliament House) Islamabad, at 11:07 a.m. with the honourable Speaker (Sardar Ayaz Sadiq) in the Chair.

———————

RECITATION FROM THE HOLY QUR`AN

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم۔

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ﴿۷۳﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۷۴﴾

(سورۃالزمر،آیات:73تا74)

[ترجمہ: پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود سے۔اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کو گروہ گروہ بنا کر بہشت کی طرف لے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچ جائیں گے اور اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے تو اس کے داروغہ ان سے کہیں گے کہ تم پر سلام تم بہت اچھے رہے۔اب اس میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ۔وہ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے اپنے وعدے کو ہم سے سچا کر دیا اور ہم کو اس زمین کا وارث بنا دیا۔ ہم بہشت میں جس مقام میں چاہیں رہیں تو (اچھے) عمل کرنے والوں کا بدلہ بھی کیسا خوب ہے۔]

RECITATION OF HADITH

٦٣٧- وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ يُّحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ كُلَّهٗ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

[ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص نرمی سے محروم ہے۔وہ تمام بھلائیوں سے محروم ہے۔]

RECITATION OF NAAT

یوں ذہن میں جمالِ رسالت سما گیا

میرا جہانِ فکر و نظر جگمگا گیا

اس کے قدم سے پھوٹ پڑا چشمۂ بہار

وہ دشتِ زندگی کو گلستاں بنا گیا

NATIONAL ANTHEM

جناب سپیکر: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Speaker: Leave applications.

Mr. Speaker: Mr. Muhammad Moazzam Ali Khan has requested for the grant of leave for 15th June, 2026. Is leave granted?

(The leave was granted.)

Mr. Speaker: Mr. Faisal Amin Khan has requested for the grant of leave for 18th June, 2026. Is leave granted?

(The leave was granted.)

Mr. Speaker: Ms. Shandana Gulzar Khan has requested for the grant of leave for 17th June, 2026. Is leave granted?

(The leave was granted.)

FURTHER GENERAL DISCUSSION ON THE BUDGET FOR THE YEAR 2026-27

جناب سپیکر: یہ جو آج ہم general discussion شروع کر رہے ہیں، اس سے پہلے honourable Members کو آگاہ کر دوں کہ Government کے ابھی بھی کوئی تقریباً ڈھائی گھنٹے رہتے ہیں debate میں اور گوہر صاحب آپ کے 62 Members بولے ہیں، 9 گھنٹے allocated time تھا۔ 14 hours and 4 minutes بولے ہیں۔ آپ 5 hours 3 minutes and 28 seconds excess بولے ہیں اپنے ٹائم سے۔ Actually یہاں کہا جاتا ہے کہ بولنے نہیں دیا جاتا تو وہ اس لیے بھی۔۔

کل ہم پونے پانچ بجے سے کہتے رہے، بار بار کہ جی آئیں بولیں جس نے بولنا ہے۔ Repeatedly کہتے رہے، تو آدھا گھنٹہ literally linger on کیا ہے اور request کر کے Government ممبران سے کہ بات کریں۔ مگر آپ کا کوئی ممبر نہیں تھا۔

توآج ہماری کوشش یہی ہے کہ ہم جمعہ کی نماز سے پہلے آج کا Session اس کو adjourn کر دیں گے کل کے لیے، تو یہ ہماری کوشش ہے۔ مگر depending on کہ کیا situation ہوتی ہے۔ تو یہ آپ کو آگاہ کرنا ہے، یہ اگر چاہیئے تو ڈاکٹر طارق فضل صاحب، اعجاز صاحب، گوہر صاحب کو بھی یہ copy دے دیں اور آپ کو بھی دے دیتے ہیں، یہ copies دے دیجئیے گا، جی شکریہ۔ راجہ پرویز اشرف صاحب۔

راجہ پرویز اشرف: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے اس اہم موقع پر بجٹ پہ بحث کے لیے مجھے دعوت دی۔

میں یہاں آپ کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہوں گا کہ آپ نے بڑی فراخدلی کے ساتھ تمام ممبران کو، ہر جماعت کو مساوی طریقے سے اور بڑے اچھے انداز سے اس بجٹ میں بات کرنے کا موقع دیا جو بہت اچھی بات ہے اور ایک جمہوری روح کے عین مطابق ہے۔

جناب سپیکر! بجٹ پر بہت خوبصورت باتیں ہوئیں اور ہمارے فاضل ممبران نے بڑی اچھی تجاویز بھی دیں، میں اس پہ کچھ بات کرنا چاہوں گا۔ لیکن اس سے پہلے جیسے کہ تمام پاکستان کے لوگوں نے اور ہمارے اس معزز House کے ممبران نے بھی پاکستان کی ایک عظیم کامیابی، سفارتی سطح پر جو اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو عزت عطا کی ہے اس کا نہ صرف اظہار کیا بلکہ اس میں ان تمام لوگوں کو جو اس میں شامل تھے، جن کی کاوش ہوئی ان کو خراج عقیدت اور خراج تحسین بھی پیش کیا۔ میں بھی اپنی آواز فاضل ممبران کے ساتھ، پاکستان کے عوام کے ساتھ ملا کر یہ کہوں گا کہ یہ ایک اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑی قدر و منزلت اور عزت اور وقار کی بات پاکستان کے حصے میں آئی۔

پاکستان نے اس سفارت کاری کے میدان میں یقیناً ایک بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا۔ امریکہ اور ایران کی جنگ پوری دنیا کے لیے خطرناک تھی۔ اس نے پوری دنیا کو ہیجانی کیفیت میں مبتلا کر دیا تھا۔ اور بظاہر کوئی ایسا راستہ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا۔ ہر دو فریقین کی طرف سے جو پیچھے ہٹنے کی بات نہیں تھی بہت بڑی تباہی ہو رہی تھی اور بہت بڑی تباہی کا امکان تھا۔ اور اس کے علاوہ پوری دنیا کو معاشی طور پر اور ایک ہیجانی کیفیت کی وجہ سے بہت بڑا نقصان بھی ہو رہا تھا۔

ان حالات میں پاکستان کے وزیراعظم صاحب نے President صاحب نے اور جناب فیلڈ مارشل سید عاصم منیر صاحب نے، جناب ہمارے وزیر خارجہ اور ڈپٹی پرائم منسٹر اسحٰق ڈار صاحب نے بلکہ پاکستان کی پوری team جو تھی، انہوں نے بڑی ہم آہنگی کے ساتھ، بڑی محنت کے ساتھ بڑی کاوش کے ساتھ، بڑی دانش کے ساتھ، صبر کے ساتھ یہ جو معرکہ سر کیا ہے، بہت بڑا معرکہ تھا۔ اور پاکستان کا نام پوری دنیا میں گونجا اور پہلی دفعہ میں سمجھتا ہوں کہ پوری دنیا کو یہ احساس ہوا کہ پاکستان ایک صلح جُو ملک ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے اتنی صلاحیتیں دی ہیں کہ وہ دنیا میں امن برقرار رکھنے کے لیے اپنا کلیدی کردار ادا کر سکتا ہے۔

اس پر میں جناب وزیراعظم صاحب کو ان کی پوری team کو اور جناب فیلڈ مارشل سید عاصم منیر صاحب کو دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم ہے ان لوگوں پر کہ انہوں نے جو کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ وہ کامیابی اگر آپ منسوب کرتے ہیں وزیراعظم صاحب

کے نام کے ساتھ، جناب فیلڈ مارشل سید عاصم منیر صاحب کے ساتھ تو بالکل ٹھیک ہے۔ لیکن یہ کامیابی، یہ جو عزت ان کو اللہ تعالیٰ نے دی ہے یہ پاکستان کے ہر شہری کی عزت ہے، 25 کروڑ لوگوں کی عزت ہے۔

جناب سپیکر! بجٹ تو ہر سال بنتے ہیں اور اگر ان کو سادہ ترین الفاظ میں بیان کیا جائے، تو آپ کی جو ضروریات ہیں، آپ کے جو وسائل ہیں ان کو اکٹھا سامنے دیکھ کر فیصلے ہوتے ہیں اور ہر حکومت یہ چاہتی ہے جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اگر کوئی سترہواں، اٹھارواں یا بیسواں بجٹ ہے جس پہ میں تقریر کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں، تو ہر دور میں ہر حکومت کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ کوئی ایسا بجٹ لے کر آئے، جس کو عوام میں پذیرائی زیادہ بہتر ملے، اس کی عزت میں اضافہ ہو۔ عوام کی تکالیف کم ہوں اور عوام اس کے اوپر خوش ہوں لیکن ہم جس انداز سے، جس دور سے گزر رہے ہیں اور جو اس وقت ساری دنیا کے حالات ہیں اُس میں ایک ایسا بجٹ پیش کرنا جس میں ہر ضرورت پوری کر دی جائے، عوام کی ہر خواہش کو پورا کر لیا جائے، یہ ممکن نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وسائل اور مسائل میں بہت فرق ہے۔

ہماری جتنی آمدنی ہے، اس سے ہمارے اخراجات بہت زیادہ ہیں۔ خاص طور پر یہ جو یوکرین کی جنگ ہوئی، پھر ایران اور امریکہ کا جنگ تھی، اس کے بعد پاکستان نے خود پچھلے سال، اللہ تعالیٰ کی مدد اور کرم کے ساتھ، مئی کے مہینے میں معرکۂ حق میں جو کامیابی و کامرانی حاصل کی، تو یہ سارے وہ عوامل تھے جس سے معیشت پر بڑا دباؤ تھا۔

دیکھیں، اپوزیشن کا ایک بہت اچھا کردار ہے۔ جب ہم اپوزیشن میں تھے، اُس وقت ہم بھی یہ بات کرتے تھے، اور یہ اُن کا حق ہے۔ لیکن میری صرف یہ گزارش ہوگی کہ جب ہم تنقید کرتے ہیں تو اس کے ساتھ کوئی تجویز بھی دیں۔ ہم یہ کہیں کہ بھئی آپ یہ بات بالکل غلط کر رہے ہیں اور اس کا متبادل یہ ہے۔ تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ ایک اچھی contribution ہو جائے گی۔ پھر حکومت کا بھی فرض ہے کہ وہ ہر طرف سے بات سنیں، وہ ہر segment of society کی آواز سنیں، وہ ہر فاضل ممبر کی آواز کو سنے، اور پھر اس پر غور و فکر کریں، اور جو چیز ہونے کے قابل ہے، جو چیز include ہو سکتی ہے، جس سے آسانی پیدا ہو سکتی ہے، اس کو ضرور کریں۔

جناب سپیکر! ہمارے ملک کے دو طبقے ایسے ہیں جن پر فوری طور پر بجٹ کے اثرات آتے ہیں۔ ایک تو ملازم پیشہ لوگ ہیں، سرکاری ملازمین ہیں، ان کا صرف گزارا تنخواہ پر ہے، پھر pensioner ہیں۔ اور دوسرا segment of society وہ لوگ ہیں جو زراعت سے منسلک ہیں۔ اگر کوئی ایسا طبقہ ہے جو پہلے ہی بڑا دباؤ کا شکار رہتا ہے، اُن کے حالات بھی ایسے ہی ہوتے ہیں کہ ان کی آمدنی اور وسائل سے اخراجات زیادہ ہوتے ہیں، اُن کی ضروریات زیادہ ہوتی ہیں، تو فوری طور پر ان پر اثر آتا ہے۔

ایک businessman کو بھی بڑی دشواریاں ہو سکتی ہیں، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر مہنگائی ہوتی ہے تو وہ اپنی مصنوعات کی قیمت اُسی لحاظ سے بڑھا دیتے ہیں۔ آخر میں جو consumer ہوتا ہے، اس کے اوپر اس کے اثرات آتے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ کم از کم، یقیناً میں نے دیکھا

ہے کہ حکومت نے کوشش کی اور ملازمین کی تنخواہوں میں 7 فیصد اضافہ کیا ہے لیکن جس انداز سے ہمارے افراطِ زر میں اضافہ ہوا، جس انداز سے مہنگائی بڑھی، اُس انداز سے میں سمجھتا ہوں کہ 7 فیصد بہت کم اضافہ ہے۔

یہی حالات تھے جب 2008 سے 2013 تک پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت تھی، اور اس وقت بھی معیشت بڑے دباؤ کا شکار تھی، لیکن ہم لوگوں کو یہ اندازہ تھا، ہماری کابینہ نے یہ فیصلہ کیا اور ہم نے ان پانچ سال میں تنخواہوں اور پنشن میں 100 فیصد اضافہ کیا۔

اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ اگر افراطِ زر اور مہنگائی کی وجہ سے جو روزمرہ کی کھانے پینے کی اشیاء ہیں، جو زندگی کو قائم رکھنے والے معاملات ہیں، وہ آپ کی دسترس سے باہر جا رہے ہیں، تو شاید باقی کوئی بھی طبقہ، businessman بڑا زمیندار یا کوئی اور بندہ ہے جس کے وسائل زیادہ ہیں، وہ شاید اس کا کچھ نہ کچھ مقابلہ کر سکے، لیکن ایک سرکاری ملازم، مزدور اور زراعت سے منسلک چھوٹا زمیندار یا کاشتکار اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ لہٰذا جناب سپیکر! میری حکومت سے، آپ کی وساطت سے یہ گزارش ہوگی کہ اس پر ضرور غور فرمایا جائے، اور کہیں سے بھی cushion نکال کر یہ جو 7 فیصد ہے اِس کو بڑھایا جائے، اور کم از کم 10 فیصد کیا جائے۔

جناب سپیکر! یہ تو میں پہلے گزارش کر چکا ہوں کہ ہمارے وسائل کم ہیں۔ اب وسائل کیسے بڑھائے جائے؟ وسائل بڑھانے کے لیے بھی، میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کو سر جوڑنا پڑے گا۔ ملک کا معاشی نظام بھی ایسے ہی ہے جیسے ایک گھر کا ہوتا ہے۔ ایک گھر میں جب کمی بیشی آجاتی ہے، کوئی مشکلات آجاتی ہیں، تو پھر پورے گھر کو سر جوڑنا پڑتا ہے۔ پھر آپس میں ایک understanding کرنی پڑتی ہے۔ اس دشواری سے نکلنے کے لیے کوئی plan بنانا پڑتا ہے، ایک دوسرے کو برداشت کرنا پڑتا ہے، ایک دوسرے کی سننی پڑتی ہے اور ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑنا پڑتا ہے۔

اسی طریقے سے یہ بھی ایک extended گھر ہی ہے۔ اس گھر میں اگر دس لوگ بستے ہیں تو اس میں پچیس کروڑ لوگ بستے ہیں۔ تو یہاں بھی ہم سب کو سوچنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں پاکستان کو عسکری لحاظ سے اتنی بڑی کامیابیاں عطا کی ہیں، جہاں ہم ہر میدان میں آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے ہیں، تو معیشت ایک ایسا نظام ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ایک ایسا معاملہ ہے یا ایک ایسا challenge ہے کہ اس کو surmount کیے بغیر، اس کو سر کیے بغیر ہم آگے نہیں بڑھ سکیں گے۔

اس کے لیے میں سمجھتا ہوں کہ ملک میں ایک خوبصورت اور اچھا ماحول رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس کیلئے ملک میں law and order کا ہونا بہت ضروری ہے، کیونکہ جب ملک میں law and order ہوگا، جب ملک میں اچھی سیاست ہوگی، جب ملک میں استحکام ہوگا، جب سیاسی استحکام ہوگا تو معاشی استحکام بھی ہوگا۔

اس کے لیے میں سمجھتا ہوں، تمام stakeholders کو، تمام سیاسی جماعتوں کو، ٹھنڈے دل سے بیٹھ کے یہ دیکھنا چاہیئے کہ اگر ہم کسی گرداب میں پھنستے جا رہے ہیں، آخر کب تک قرضوں سے اپنے ملک کو چلا سکتے ہیں؟ کوئی گھر بھی نہیں چل سکتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ مقروض کی آواز میں بھی میں سمجھتا ہوں کہ تھوڑی سی کمزوری آجاتی ہے، اس کی عزت میں بھی کمزوری آجاتی ہے، اس کے وقار کو بھی اس سے ٹھیس پہنچتی ہے۔

تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کو بھی target بنانا چاہئیے، اپوزیشن اور حکومت کو بھی، کہ ہم کس طرح قرضوں کی اس لعنت سے چھٹکارا حاصل کریں، ہم کس طرح اپنے وسائل کو بڑھائیں، کس طریقے سے ہم اپنا tax base بڑھائیں، اور کس طریقے سے ہم لوگوں کو راغب کریں۔ میں دیکھ رہا تھا کہ جنوبی کوریا بھی IMF کا مقروض تھا۔ اُن کی leadership نے قوم کو ایک call دی اور خاص طور پر خواتین کو call دی کہ دیکھو، ہم مقروض ہو چکے ہیں، اور ہماری اتنی عزت نہیں ہے جو ہماری ہونی چاہئیے۔ ہر فورم پہ جاتے ہیں تو سمجھتے ہیں شاید قرضہ مانگنے کے لیے آئے ہیں۔ تو کورین خواتین نے اپنے زیور اُن کے سپرد کر دیئے اور اُس نے اُن کا سارا قرضہ اتر گیا۔

تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ تو میں نہیں کہہ سکتا کہ یہی ایک راستہ ہے، لیکن جب ہم مل کر بیٹھ کر سوچیں گے تو پھر کوئی نہ کوئی راستہ ضرور نکلے گا۔ اسی طریقے سے جیسے آج اگر ہمارے تمام stakeholders اکٹھے ہوئے ہیں تو دیکھیں کتنا بڑا راستہ نکلا ہے۔ پاکستان کا نام پوری دنیا میں روشن ہوا ہے۔

جناب سپیکر! یہ غربت ایک curse ہے، اور اس غربت سے جان چھڑانے کی بات اب کیسے ہو اور کس طریقے سے غربت کا خاتمہ ہو سکے گا؟ تو میں سمجھتا ہوں ہمیں کسی بہت بڑے فلاسفر کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم سب صرف اکٹھے ہو جائیں اور یہ طے کر لیں کہ ہم سیاست ضرور کریں گے، سیاست کے بغیر گزارہ نہیں ہے لیکن صرف سیاست نہیں کریں گے۔ ایک دوسرے کو صرف نیچا دکھانے کے لیے سیاست نہیں کریں گے، ایک دوسرے کو بدنام کرنے کے لیے سیاست نہیں کریں گے، لیکن آج کل یہ ہو رہی ہے۔ آپ کو پتہ ہے کہ اُس دن میں وہاں بیٹھا کچھ بات کر رہا تھا اور آج اِدھر کچھ کر رہا ہوں، پھر ایک دن اُدھر بیٹھوں گا، تو یہ ایک نظام ہے، اس کو کہیں روکنا ہے، the sooner, the better جتنی جلدی ہم اِس کو روک لیں، ہر آدمی، پچیس کروڑ لوگ محبِ وطن ہیں، وہ اس ملک سے پیار کرتے ہیں، یہ سب کا ملک ہے۔ اور اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ کوئی fine point of economics اٹھانے سے بہتر یہ ہے، وہ تو معیشت دان کر رہے ہیں، ہمارے پاس بڑے بڑے اچھے معیشت دان ہیں، لیکن ہم نے ملک کو ایک ماحول دینا ہے، اور اس ماحول کو بہتر کرنے کے لیے جہاں پر ہر طبقۂ فکر جو ہے، وہ خوشی خوشی کام کرے۔ کسان اپنے کھیتوں میں کام کرے، نوکری پیشہ اپنا کام کریں، اور جو مزدور ہے وہ مزدوری کرے، دکاندار دکانداری کرے، کارخانہ دار کارخانہ چلائے، اور امیر جو ہے، وہ بھی۔ ہمیں امیروں کی بھی ضرورت ہے۔

ساری دنیا جو ہے، وہ millionaires اور billionaires کو invite کرتی ہے۔ جو ہمارے بیرونِ ملک میں لوگ ہیں، ہم ان کے لیے آسانیاں پیدا کریں، ان کو عزت دیں، ان کو توقیر دیں، وہ آئیں، investment ہو یہاں پر، اور آپ کے پاس روزگار کے مواقع بھی پیدا ہوں۔

جناب سپیکر! یہ وہ ساری باتیں ہیں جو شاید تمام ممبران مجھ سے بہتر جانتے بھی ہیں اور سمجھتے بھی ہیں۔ میں یہاں ایک اور خاص بات کرنا چاہوں گا کہ جناب وزیر اعظم پاکستان میاں شہباز شریف صاحب نے مجھے اور ہمارے کچھ دوست جو تھے، ان کو کشمیر بھیجا تھا۔ آج جو کشمیر میں حالات

ہیں،اس پر دل خون کے آنسو روتا ہے، بہت تکلیف پہنچتی ہے۔ ہر پاکستانی کو تکلیف ہے، ہر شخص کو تکلیف ہے، خواہ وہ Opposition میں ہے، خواہ وہ Government میں ہے، لیکن میرا یہ ایمان ہے کہ ہر شخص کا دل دکھتا ہے۔ یہ نہیں ہونا چاہیئے تھا۔

جناب سپیکر! میں پورے House کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ جب ہم وہاں گئے، ہم نے ان کے ساتھ گفت وشنید کی، اس کمیٹی کے ساتھ، اور ان کے جو مطالبات تھے، بڑے غور سے سنے۔ ان کو پورا موقع فراہم کیا کہ آپ کھل کر بات کریں، اور انہوں نے کھل کر بات کی، بہت اچھی بات کی۔ ان کے جو مطالبات فوری طور پر حل ہو سکتے تھے، وہ فوری طور پر مان لیے گئے۔ غالباً ڈاکٹر فضل چوہدری صاحب کو یاد ہوگا، اس وقت minutes لے رہے تھے، تو ان میں سے 80% سے زیادہ جو معاملات تھے، وہ طے ہو گئے تھے۔

کل Chairman بلاول بھٹو زرداری صاحب نے کہا کہ ایک point ایسا تھا کہ وہ جو مہاجرین کی سیٹیں تھیں، اس پر بھی ہم نے ان سے یہ گزارش کی، کمیٹی سے، کہ آپ ایسا کریں، اپنی یہ جو احتجاج کی 9 تاریخ کی call ہے، اس کو call off کر دیں، اس کو ملتوی کر دیں، تو ہم بیٹھ جاتے ہیں۔ اس پر بھی بات کرنے کے لیے ہم تیار ہیں، اور ہم شاید اس کا کوئی طریقہ نکالتے، کوئی راستہ نکالتے، لیکن اگر آپ call کو مؤخر نہیں کریں گے، احتجاج بھی جاری رہے گا اور یہ ہیجانی کیفیت بھی جاری رہے گی، لوگ بھی تذبذب کا شکار رہیں گے، تو ہم کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکیں گے۔ آپ یقین کریں کہ جو کام ایسے بھی تھے، جو ہم خود سمجھتے تھے کہ یہ ضرورت ہے اور کمیٹی نے صحیح مطالبہ کیا ہے، جیسے کہ انہوں نے کہا کہ Health Card ہمارے پاس ہونے چاہیئیں، جیسے انہوں نے کہا کہ ہمارے ہسپتالوں میں MRI کی مشینیں ہونی چاہئیں، Divisional level کے اوپر جو بھی تھے، خاص کر میرے خیال میں 38 میں سے 32 کے قریب جو points تھے، وہ سارے مان لیے گئے۔ اور جب آ کر ہم نے وزیراعظم پاکستان سے بات کی، تو انہوں نے بڑی خوشی سے اس کو قبول کر لیا۔

اس سے پہلے جب بجلی اور آٹے کی بات ہوئی، تو میں سمجھتا ہوں کہ جناب President آصف علی زرداری صاحب نے اور میاں شہباز شریف صاحب نے ایک second نہیں لگایا۔ انہوں نے کہا کہ بالکل تین روپے کا unit جو ہے، وہ کشمیر کو دے دیں۔ کشمیر کے جو ہمارے بہن بھائی ہیں، وہ ہمارے اپنے ہیں، ہم ان کو اپنے دل کے بہت قریب سمجھتے ہیں، ہمارے دل ان کے ساتھ دھڑکتے ہیں، یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اور جناب سپیکر! سب سے زبردست بات، جس پر میں بہت خوش ہوں، کہ پاکستان کے کسی علاقے نے، کسی شہری نے، کسی نے یہ نہیں کہا کہ آپ کشمیر میں تو تین روپے کا unit دے رہے ہیں اور ہمیں پچاس پچپن کا کیوں دے رہے ہیں۔ یہ وہ محبت ہے، یہ وہ جذبہ ہے، یہ وہ عشق ہے جو کشمیر کے ساتھ پاکستان کی commitment ہے۔ یہ ثابت کرتی ہے کہ وہ ہمارے اپنے ہیں۔

سچی بات ہے کہ پاکستان کا ہر شخص، خواہ وہ اس طرف بیٹھا ہے یا اس طرف بیٹھا ہے، کشمیر سے محبت کرتا ہے۔ اور شاید یہ دو ایسے نکات ہیں، دو ایسی باتیں ہیں جن پر پوری قوم متفق ہے۔ ایک کشمیر کا مسئلہ اور ایک ایٹم بم کا مسئلہ۔ ہماری جو nuclear power ہے، اس پر پوری قوم کا اتفاق ہے، کوئی دو رائے نہیں ہیں۔ کوئی ایک پاکستانی بھی یہ نہیں کہتا کہ کشمیر کے بارے میں یہ بات نہ ہو۔ یہاں تو مجھ سے پوچھیں گے، پھر میرے ساتھی سے

پوچھیں گے، تو وہ مجھ سے زیادہ محبت کر رہا ہو گا کشمیر سے۔ پھر کیا ہوا؟ کس کی نظر اس کو لگی؟ کہ اتنا بڑا طوفان کھڑا کر دیا گیا۔ دیکھیں، ایک تو اس وقت یہ گزارش تھی، اور شاید یہ مسئلہ بھی table پر ہی حل ہو گا، یہ بھی گفت و شنید سے ہی مسئلہ حل ہو گا، یہ سیٹوں کا بھی۔ یہ بھی مار دھاڑ سے، جلاؤ گھیراؤ سے، لوگوں کی جانیں جانے سے، لوگوں کی properties تباہ کرنے سے، کاروبار روک دینے سے، لوگوں کو تکلیف دینے سے، یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا۔

تو جناب سپیکر! یقیناً ریاست کو بہت زیادہ صبر کرنا چاہیے، بہت زیادہ tolerance ہونی چاہیئے، اس میں بہت زیادہ لچک بھی ہونی چاہیئے اپنے شہریوں کے لیے، لیکن ایک ایسا بھی مرحلہ آتا ہے جہاں اس کی red lines ہوتی ہیں۔ ریاست کی red lines کو cross نہیں کیا جا سکتا۔ پھر میں سمجھتا ہوں کہ اگر ریاست red lines کے cross ہونے پر بھی کوئی react نہیں کرتی، تو پھر وہ ریاست نہیں رہتی، پھر اس کا نظام نہیں چل سکتا، پھر وہ معاشرہ نہیں چل سکتا، پھر وہ ملک بھی نہیں چل سکتا۔

اس لیے میری گزارش ہو گی، اب بھی، ان کمیٹی کے تمام دوستوں کے ساتھ جن کے ساتھ ہمارے مذاکرات ہوئے، بڑے اچھے ماحول میں ہوئے، اور گفت و شنید ہوئی، اور اس میں 80% سے زیادہ معاملات طے بھی پا گئے، کہ please یہ جو آپ کا احتجاج ہے، اس کو ختم کریں۔ یہ پاکستان اور Kashmir cause کو بھی نقصان پہنچا رہا ہے۔ رسوائی ہو رہی ہے، اور اگر کوئی خوش ہو رہا ہے تو وہ ہندوستان اور اسرائیل ہو رہا ہے، وہ پاکستان اور کشمیر کے دشمن جو ہیں، وہ خوش ہو رہے ہیں۔ اور اس بات سے مقبوضہ کشمیر میں جو ہمارے بہن بھائی ہیں، جن کو آزادی کی تڑپ ہے، اور وہ جو جدوجہد کر رہے ہیں، ان کی جدوجہد کو بھی نقصان پہنچ رہا ہے۔ ان کو بھی، میں سمجھتا ہوں، پریشانی ہو رہی ہے۔

اس لیے میری مؤدبانہ گزارش ہو گی، اور کشمیر کے لوگوں سے میں یہ اپیل کرتا ہوں، ہم ان کے پڑوسی ہیں، میری constituency اور ان کی constituency ملتی ہے، ہماری زبان ایک ہے، ہماری عزت اور وقار ایک ہے، ہمارے دکھ سکھ سانجھے ہیں، اور ادھر ہماری رشتہ داریاں ہیں۔ میں ان سے بھی گزارش کروں گا کہ اس وقت امن کی ضرورت ہے۔ آپ اپنے گھروں میں تشریف رکھیں۔ اس مسئلے کو بھی حل کرنے کی ہم پوری کوشش کریں گے، اور یہ جو احتجاج کا سلسلہ ہے، اس کو فوراً بند کیا جائے۔ ایک جان بھی اگر ضائع ہوتی ہے، اگر کوئی پولیس والے کی جان ضائع ہوتی ہے، کسی والے Ranger والے کی ضائع ہوتی ہے، یا کسی کشمیری کی ضائع ہوتی ہے، کس کی جانیں ہیں؟ یہ ہمارے بچے ہیں، یہ ہمارے بیٹے ہیں۔ یہ ایسی بات ہے کہ جس کے لیے خدارا فوری طور پر جو saner element ہے، کشمیر کے لوگوں کو میں جانتا ہوں، وہ بڑے باعزت، بڑے باوقار، بڑے ہوشمند اور بڑے اچھے، سلجھے ہوئے اور فیصلہ کرنے والے لوگ ہیں، وہ اس پر intervene کریں اور ان کو کہیں کہ یہ call off کر دیں، یہ احتجاج ختم ہو، تاکہ ایک بہتر انداز سے بیٹھ کر اس پر کوئی گفت و شنید کی جا سکے اور اس مسئلے کا حل نکالا جا سکے۔

جناب سپیکر! میں شکریہ ادا کرنا چاہ رہا تھا وزیر خزانہ صاحب کا، وہ یہاں پر موجود نہیں ہیں، ہمارے کچھ علاقے ایسے ہیں جن کا حق بنتا ہے، جناب سپیکر! کہ ان کی مدد کیجیئے۔ ان کے حالات ایسے ہوتے ہیں اور وہ ایسے مخصوص حالات کا شکار ہوتے ہیں جہاں business بھی مشکل ہوتی

ہے، جہاں ان کے حالات بھی اتنے اچھے نہیں ہوتے۔ تو اگلے دن ایک FATA اور PATA کا وفد آیا تھا۔ انہوں نے Chairman صاحب سے بھی یہ بات کی اور ہماری جو Parliamentary Party کی کمیٹی تھی، اس سے بھی کی، اور ان کا خیال تھا کہ 2026 تک FATA اور PATA کے لوگوں کو جو آپ نے tax کی چھوٹ دی تھی، اس کو continue کیا جائے۔

تو میں نے جناب وزیر خزانہ صاحب سے بات کی، تو میں ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے agree کیا کہ اس کو extend کیا جائے گا۔ وہاں پر ایک بات ہوئی، کہ جو tax کی چھوٹ ہے پھر ہم ان پر minimum income tax لگا دیتے ہیں، اس کے لیے میں ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، وزیر اعظم صاحب کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، ان کی پوری ٹیم کا، بلال اظہر صاحب نے اس پر بڑا کام کیا، کہ یہ جو آپ نے چھوٹ دی ہے، یہ بہت اچھی بات ہے۔

FATA اور PATA کے لوگ جس حالات میں ہیں، شاید جتنی مدد ہم نے ان کی کرنی تھی، جتنی ان کو سہولیات پہنچانی تھیں، وہ ہم نہیں پہنچا سکے، تو کم از کم یہ کام جو ہے، یہ بہتر ایک message وہ ان کے لیے ہوگا۔

جناب سپیکر! میں اپنے حلقے کی طرف آتا ہوں۔ آپ کے علم میں ہے کہ گوجر خان کی پوری تحصیل اور قانون گو ساگری میرا حلقہ ہے اور مجھے ہمیشہ یہ فخر رہا ہے کہ اس حلقے کا دفاعِ پاکستان میں ہمیشہ کلیدی کردار رہا ہے۔ ہم بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ ہم پاکستان کا بازوئے شمشیر زن ہیں۔ دو نشانِ حیدر ہماری دھرتی پر ہیں۔ کیپٹن محمد سرور شہید پہلے نشانِ حیدر تھے، جنہوں نے کشمیر کی خاطر 1948ء میں جامِ شہادت نوش کیا۔ اسی لیے میں کہتا ہوں کہ کشمیر تو ہمارے دل میں بستا ہے۔

اسی طرح پھر 1965ء کی جنگ میں سوار محمد حسین شہید ہوئے اور ان کا تعلق بھی تحصیل گوجر خان سے تھا۔ میں نے کوشش کی کہ ان علاقوں میں، کیونکہ ہمارے پاس زمینیں بہت کم ہیں، کوئی بڑا زمیندار نہیں ہے، کنالوں کے ہم مالک ہیں اور ہمارے پاس درخت بھی بہت کم ہیں اور لوگ بھی زیادہ مالدار نہیں ہیں، اس لیے وہاں گیس پہنچائی جائے۔ اب حالت یہ ہے کہ بے شمار ایسے دیہات ہیں اور آدھے سے زیادہ گاؤں میں گیس لگی ہوئی ہے اور تھوڑا سا کام باقی رہ گیا ہے، main lines بھی بچھی ہوئی ہیں۔ میں وزیر اعظم صاحب سے ایک گزارش کرنا چاہوں گا آپ کی وساطت سے، اور مجھے یقین ہے کہ آپ بھی اس پر سفارش کریں گے کہ خاص طور پر ان علاقوں میں 80 فیصد مکمل ہو گیا ہے، وہ منصوبے مکمل کیے جائیں۔ اس سے، میں سمجھتا ہوں، پاکستان کی gas company کا بھی نقصان ہو رہا ہے اور لوگوں کو gas بھی نہیں مل رہی ہے۔

یہ جو میں نے سوار محمد حسین شہید نشانِ حیدر کی بات کی ہے، ان کے گاؤں سے 200 گز کے فاصلے پر gas connection موجود ہیں۔ اگر ان کو بھی گیس دے دی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اپنے شہیدوں کو ہم بہتر طور پر خراجِ عقیدت اور تحسین پیش کریں گے اور ایک اچھا پیغام اس House اور حکومتِ وقت کی طرف سے بھی ہمارے لوگوں کو جائے گا۔

جناب سپیکر! انگریزوں کے زمانے میں راولپنڈی، مندرہ، بھون ایک Railway track تھا، جس پر، میں سمجھتا ہوں کہ پورے علاقے کو بڑی سہولت تھی۔ تو یہ کسی وجہ سے بند ہو گئی اور پھر جی ٹی روڈ کا سسٹم شروع ہوا اور آپ کو پتہ ہے کہ جی ٹی روڈ ویسے ہی دباؤ کا شکار ہے۔ تو میری یہ گزارش ہے کہ اگر راولپنڈی، مندرہ اور بھون ریلوے لائن کو extend کر کے، جو کہ salt range ہے، خوشاب تک لے جایا جائے، تو کوئلہ، نمک اور oil wells بھی سارے راستے میں آتے ہیں، تو اس سارے نظام کو ہم railway track پر لے آئیں۔ یہ لوگوں کا بہت بڑا مطالبہ ہے کہ railway line جو اُکھڑ چکی ہے، اس کو دوبارہ بحال کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ نہ صرف اس سارے خطے کے لوگوں کے لیے آرام دہ اور محفوظ سفر کا باعث بنے گا بلکہ روڈ کے اوپر ٹریفک کا دباؤ بھی کم ہو جائے گی اور جو ہمارے معاملات ہیں کوئلے کو، نمک کو اور oil کو transport کرنے کے لیئے railway پر چلے جائیں گے۔ یہ بہت اچھا منصوبہ ہے اور میں گزارش کروں گا کہ اگلی PSDP میں یہ منصوبہ شامل کیا جائے۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: محمد اعجاز الحق صاحب۔

جناب محمد اعجاز الحق: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمَ النَبِیِیّن۔ بہت شکریہ، جناب سپیکر! مجھے بڑی خوشی ہوئی یہ دیکھ کر کہ جو پاکستان کی کاوشیں تھیں، اس جنگ کو رُکوانے کے لیے اور آج جب صبح دیکھا کہ جو E-Agreement ہوا ہے، جہاں Iranian President کے اور American President کے signatures تھے، وہاں ہمارے Prime Minister کے بھی signatures تھے اور یہ ایک بڑی خوشی کی بات ہے۔ لیکن یہ سارا معرکہ جہاں سے شروع ہوا، وہاں سے پاکستان کو ایک recognition ملی، کیونکہ وہ وقت بھی تھا جب ہم America کے صدر کی telephone call کا انتظار کرتے تھے اور telephone نہیں آتا تھا اور ایک وہ وقت آ گیا۔ یہ سارا جو معرکہ ہوا، وہ معرکہ ٔ حق، بِاَنۡیَانٌ مَرۡصُوۡص۔ یہ الفاظ سورہ صف سے لیے گئے۔ A wall of solid lead یا کہتے ہیں کہ structure آپس میں جڑا ہوا ہے اور وہ refer کیا گیا تھا اپنی قوم کی طرف۔ جب یہ قوم آپس میں جڑی اور اپنی افواج کے پیچھے کھڑی ہوئی تو الحمد للہ پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے نہ صرف فتح دی بلکہ پوری دنیا میں ایک recognition ملی۔ یہاں تک کہ ہم نے زبردست befitting reply دیا، معرکہ ٔ حق کے جواب میں، جو operation Sindoor تھا۔

ہمارے وزیر اعظم صاحب اور جتنی ان کی ٹیم تھی، جس نے اس میں کام کیا اور خصوصی طور پر Field Marshal Asim Munir Sahib ان کی جو سب سے پہلی meeting ہوئی تھی، میں پہلے بھی یہ بات کر چکا ہوں کہ جون 2026ء میں جب پہلا حملہ ایران کے اوپر ہوا اور اس میں جو ہمارے اس وقت کے Chief of Army Staff، اب Field Marshal ہیں، وہ جا کر Trump کو ملے اور ان کی ٹیم سے ملاقات کی اور وہاں انہوں نے ان کو سمجھانے کی کوشش کی، وہ دو چیزیں تھیں۔ ایک انہوں نے کہا کہ فوری طور پر اس جنگ کو آپ ختم کر دیں، دوسرا یہ کہ کبھی بھی یہ کوشش نہ کرنا، کیونکہ بیس سال Afghanistan میں آپ نے رہ کر دیکھ لیا کہ آخر میں وہاں سے body bags اٹھا کر واپس

جاناپڑا، تو یہاں بھی کبھی .Do not put your boots on the ground یہ بڑی زبردست بات تھی، جو میرے خیال میں ان کی سمجھ میں آئی اور پھر وہ لڑائی، بمباری کرنے کے بعد ختم کر دی گئی، لیکن دوبارہ اس سال February میں وہ لڑائی شروع ہو گئی اور اس میں بھی پاکستان کا ایک بہت بڑا کردار تھا۔ وہاں نہ تو regime change ہو سکا، نہ ہی رضا شاہ پہلوی کو لاکر وہاں بٹھایا جا سکا اور الحمدللہ، اس میں پاکستان نے ceasefire کروایا، اس کے بعد Qatar, UAE, Saudi Arabia کے جو کردار تھے، ان کو appreciate کیا گیا۔

میں یہ ساری بات اس لیے سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ ہر مشکل کے بعد آسانی ہوتی ہے اور اس لڑائی میں بھی پاکستان کے لیے بہت opportunities سامنے آئی ہیں۔ اگر ان opportunities کو ہم نے اس وقت grab نہ کیا تو میرا خیال ہے کہ پھر وہ opportunities بار بار نہیں آتیں۔

پاکستان میں اس لڑائی کے بعد جو diversion ہوئی ہے، اس میں transshipment کا رخ پاکستان کی طرف ہوا ہے۔ ہماری transshipment، وزیر صاحب یہاں بیٹھے ہیں، ان کو معلوم ہوگا کہ جو میرے پاس figures آئی ہیں، ان کے مطابق 1400 فیصد پاکستان کے Ports پر ships آنا شروع ہو گئی ہیں، جو پہلے آگے جایا کرتی تھی۔ اس لیے ہمیں چاہیئے کہ ایک تو اپنی logistics درست کریں تاکہ جو diversion پاکستان کی طرف آرہی ہے، اس کا ہم فائدہ اٹھا سکیں اور گوادر کا جو Port ہے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسی زبردست جگہ دی ہے۔ یہ Deep Sea Port ہے اور naturally اگر دیکھا جائے تو پاکستان airline اور shipment کے لیے بھی hub تھا، کیونکہ East سے West جانے کے لیے تمام flights اور یہ transshipment پاکستان اس کا hub ہے۔

یہ opportunity ہمارے پاس پہلے بھی تھی۔ اگر آپ نے دیکھا ہو کہ دہشت گردی شروع ہونے سے پہلے، یا کراچی میں جب حالات خراب ہونے شروع ہوئے، تو دنیا کی airlines اور ساری shipment وہاں آتی تھی۔ اب اللہ تعالیٰ نے ہمیں گوادر دیا ہے اور اگر ہم نے گوادر کو بھی صحیح طریقے سے بنا کر، security provide کر کے اور logistics نہ دے سکے تو پھر یہ opportunity بار بار نہیں آئے گی۔

اب میں تھوڑی سی اس Budget پر بات کرنا چاہوں گا، نہ کہ تنقید کے لیے بلکہ اصلاح کے لیے بات کرنا چاہوں گا۔ یہ حکومت کا 27.6 trillion dollars کا تیسرا Budget ہے، جس میں 8.8 trillion صوبوں سے لے کر دیے جا رہے ہیں حکومت کو، اور ابھی بھی ہمارا جو GDP growth پچھلے بجٹ میں 3.7% آیا ہے، اس دفعہ ہمارا ٹارگٹ 4% کا ہے۔ یہ جو GDP growth ہے، پاکستان کے ان حالات کے اندر 4% تو کچھ بھی نہیں ہے۔ اگر ہم اپنے گرد و نواح میں دیکھیں تو جب تک ہماری GDP growth 6%, 7% or 8% پہ نہیں جائے گی تو ہم ان لوگوں کو، جس کی ہم خواہش کر رہے ہیں کہ غربت کی لائن سے اوپر لے کر آئیں۔ اور یہاں پر کسی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جس شخص کی تنخواہ آٹھ ہزار روپے ہے مہینے کی، وہ غربت کی لائن سے اوپر ہے۔ مجھے یہ سن کر بڑا دکھ اور افسوس ہوا، اب مجھے معلوم نہیں کہ کس نے وہ بات کی تھی کہ آٹھ

ہزار روپے میں تو آج کل آپ، ایک ٹائم کا کھانا بھی کئی لوگ ایسے ہیں جو کھاتے ہیں تو وہ آٹھ ہزار سے زیادہ کا بل آ جاتا ہے۔ اس میں سب سے بڑی بات ہے کہ ان معاملات کو ٹھیک کرنے کے لیے، اگر ہم دیکھیں کہ اس دفعہ کا جو ٹارگٹ ہمارا، Trade Deficit کا تقریباً 37 billion کا between the imports and exports ہے۔ جب تک اس کو کم نہیں کریں گے، میرے خیال میں ہم اپنی economy کو revive نہیں کر سکیں گے۔ اور اس trade deficit کو کم کرنے کے لیے میرے خیال میں ہمیں چاہیئے کہ جو essential goods ہیں جن کو ہم import کرتے ہیں، جن کی ضرورت نہیں ہے، جن کو پاکستان میں بننا چاہیئے، جو پیسہ ہم اس کے اوپر ضائع کرتے ہیں، اور جس کے بغیر بھی گزارہ ہو سکتا ہے کچھ عرصے کے لیے، ایک emergency declare کر کے اس پر پابندی لگائی جائے تاکہ ہم اپنی exports کو بڑھا سکیں۔ اس میں بہت سی suggestions دی جا سکتی ہیں کہ آپ ان ملکوں کے ساتھ، جن کے ساتھ آپ کا trade زیادہ ہے، آپ barter agreements کریں، جیسے Saudi Arabia, China اور دیگر ممالک کے ساتھ ہے، بجائے اس کے کہ اپنے reserves میں سے پیسے نکال کر ان کو دیں، آپ کو چاہیئے کہ barter agreements کریں ان کے ساتھ۔

دوسرا، یہاں پر میرے کچھ دوست آئے ملنے کے لیے۔ ان سے میں نے بات کی اور وہ exporters تھے وہ خوش ہوئے کہ انہوں نے appreciate کیا، particularly جو ہم نے reduction in advance tax کیا ہے اور exemption دی گئی ہے from super tax لیکن جو پاکستان کی سب سے زیادہ exports ہو رہی ہیں وہ textile کے اندر ہو رہی ہیں، garments کے اندر ہو رہی ہیں، اور یہ واحد industry ہے جس میں تقریباً 51% وہ value addition ہوئی ہے۔ اب اس value addition پر tax لگا دیا گیا ہے جس کو کہتے ہیں Minimum Tax Regime وہ 1% سے بڑھا کر 1.25% کر دی گئی ہے۔ اس پر انہوں نے یہ suggestion دی ہے، اور میرے خیال میں حکومت سے بھی ان کی ملاقات ہوئی ہے، وزیراعظم سے بھی ان کی ملاقات ہوئی ہے، کہ 4% پہ جو Industry کام کر رہی ہو profit base پہ، وہ یہ نہیں کر سکتی کہ وہ اتنے tax دینے کے بعد اپنے مال کو پاکستان سے باہر بھی بیچ سکیں۔ تو انہوں نے ایک بڑی اچھی suggestion دی ہے جو میرے خیال میں وزیر خزانہ صاحب کے پاس بھی پہنچ چکی ہے کہ پہلے ان پہ جو Fixed Tax Regime ہوتی تھی، یا Final Tax Regime کہہ لیں، اس پر FTR ہوتا تھا، وہ one percent پہ ہوتا تھا۔

جی، میں جاری رکھتا ہوں اپنی تقریر کو۔ میں Garments کے جو exporters ہیں ان کے حوالے سے بات کر رہا تھا کہ ان کو MTR سے FTR میں لانے کے لیے، جو کہ 2024 پچھلے تیس سال سے چل رہا تھا، جتنی وہ export کرتے تھے، اس کا tax 1% ان سے لیا جاتا تھا۔ اگر سو روپے کی export کر رہے تھے تو ایک روپیہ ان سے لیا جاتا تھا۔ اس کو Final Tax Regime بھی کہہ لیں، اس کو آپ Fixed Tax Regime کہہ لیں۔ اس میں یہ ہوتا تھا کہ وہ چپ کر کے جتنی export کرتے تھے، اپنے پیسے وہ دیتے تھے اور اس پہ کوئی سوال جواب نہیں ہوتا تھا۔ سوال جواب کا مطلب ان کے sense میں کہ کسی کو intervene کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی۔ اب یہ جو

90 منٹس کے اندر بھی ہے کہ تقریباً FBR کے یہ خود Minimum Tax Regimeلے کر آئے ہیں،اس کے اندر جو نقصان ہوا ہے، billionکا نقصان ہوا ہے۔ لیکن اس میں فائدہ کس کا ہے؟ان لوگوں کا ہے جو audit کرتے ہیں،جو factories میں اندر جا کے check کر تے ہیں، جس کو کہتے تھے کہ پہیے لگاتے ہیں فائلوں کے نیچے، تو تب کام ہوتا ہے۔ تو ایک simple سی انہوں نے suggestion دی ہے۔ وزیر اعظم صاحب سے بھی ان کی ملاقات ہوئی ہے، مجھے انہوں نے بتایا، اور وزیر اعظم صاحب نے شاید کسی کو کہا بھی ہے کہ وہ اس کو غور سے دیکھیں۔

دوسری بات میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اپنے گرد ونواح میں دیکھیں اور ہمارے ملک میں کتنا tax لگا ہوا ہے، اور وہ ممالک جو ہم سے آگے ہیں اور جو بہتر exports اپنی کر رہے ہیں، ان میں کتنا tax لگا ہوا ہے۔ اس میں آپ دیکھیں، Turkey میں 9%، Bangladesh 10%، اور اگر Green Factory ہے تو اس میں Sri Lanka .12% میں اور ہمارا tax 15% ہے EOBI, FPPF اور یہ سارا کچھ ملا کے 72% پہ جا کے رکتا ہے۔ اور جو company 72% جو tax دے گی، وہ کس طرح؟ اب اس سے نقصان کیا ہو رہا ہے؟ اس سے نقصان یہ ہو رہا ہے کہ جو لوگ یہ کام کر رہے ہیں اور مشکل میں ہیں، وہ اپنی reinvestment کرنے کا نہیں سوچ رہے، اور نئی investment کیسے آئے گی جبکہ آپ ان کو encourage نہیں کریں گے؟ تو یہ میری ایک دو suggestions ہیں جو میں دینا چاہ رہا تھا۔

اس کے ساتھ ساتھ تھوڑی سی Capacity Payment پر بھی میں بات کروں گا۔ وزیر صاحب بھی یہاں بیٹھے ہیں۔ اس وقت ہماری جو Capacity Payment ہے، اس کو کس طرح minimize کیا جا سکتا ہے؟ میں کوئی expert نہیں ہوں، جو experts ہیں وہ یہاں بیٹھے ہیں۔ میں وہ figures دیکھ رہا ہوں کہ from 1.7 to 1.9 trillion کی جو capacity payment ہے، وہ ہم اس وقت companies کو دے رہے ہیں جو کہ ideal capacity ہے۔ اور اس میں اگر total purchase cost جو آتی ہے 03 trillion اگر ہے، تو اس میں 60% capacity charges ہیں اور 60 percent capacity charges کا مطلب ہے کہ this is ideal electricity which is lying over there and not being used. اور ہر consumer کے اوپر سترہ روپے per unit جو ہے وہ ideal capacity کے pay کرنے پڑتے ہیں۔ تو کس طرح afford کریں گے اس کو آگے لے جانے کے لیے۔

اس میں میری suggestion ہے کہ جو ideal capacity ہے، وزیر صاحب کو ایک میں نے خط بھی بھجوایا اپنے بھائی لغاری صاحب کو، اس کے لیے کہ اس ideal capacity کو اگر استعمال کیا جائے، اس سے industry کو، جیسے کہ Minerals، Chromite، Ferro Alloys، اور Gold ہے۔ Recently پاکستان میں gold پہ بھی بہت بڑا کام شروع ہوا ہے۔ Apex Energy کی ایک بہت بڑی committee بنی ہے۔ یہ Chilas میں، Tarbela سے نیچے، downstream Tarbela جو ہے، وہاں پہ Gold، اس میں بھی آگے جا کر electricity استعمال ہوتی ہے۔ تو جس طرح باقی industry کو یہ کہہ رہے ہیں کہ جی اگر آپ

incrementalاستعمال کریں گے، بجلی سے ہزار کر رہے ہیں، اگر پندرہ سو کریں گے، تو اس پانچ سو پہ آپ کو وہ SRO ہے جس کے تحت انہوں نے کہا ہے کہ ہم آپ کو کم charge کریں گے۔

تو Greenfield جو industry ہے، جو نئی industry آ رہی ہے، جو یہاں سے ہم Chromite, for example, لے کر اس raw material کو ، China بھیج دیتے ہیں اور وہ China سے پھر اس کو value addition کر کے واپس پاکستان آتی ہے، جو کہ یہاں پر Aluminum Industry کے اندر، Defence کے اندر اور دیگر چیزوں میں استعمال ہوتی ہے۔ تو کیوں نہیں ہم اس ideal capacityکو استعمال کرتے ہیں؟ ان کو دیتے ہیں، اسی طرح جس طرح ہم incremental دے رہے ہیں۔ ان کو دیں، Greenfieldجو نئی آ رہی ہے industry ،اس کو کہیں کہ آگے استعمال کرو۔ جتنی وہ استعمال ہو گی اتنی ہماری Capacity Payment جو ہے وہ کم ہو جائے گی۔

اور دوسری، جس پہ بات ہوئی ہے یہاں پر، petroleum levy، وہ بھی میں دیکھ کے بڑا حیران ہوا۔ چلیے یہ ٹھیک ہے، پاکستان اگر مشکل میں ہے تو آپ اس کو charge ضرور کریں، لیکن جو قیمت Petrol کی ہے، importکی، وہ فوری طور پر transfer ہونی چاہیئے عوام کے لیے۔ یہ نہیں کہ اگر 100 روپے کم ہوئی ہے تو آپ بیس پچیس روپے ان کو دے رہے ہیں، اور باقی جو ہے وہ جیب میں ڈال رہے ہیں۔ یہ زیادتی کی بات ہے۔ اگر 216 روپے کا petrol آ رہا ہے liter کا، تو اس پہ 198 روپے جو ہے، وہ petroleum levy ہے۔ تو وہ 216 روپے کا petrol جو ہے، وہ 414 روپے کا پڑتا ہے عوام کو جا کر۔

تو ہم یہ levy کیوں ڈال رہے ہیں۔ اس میں، میں بتانا چاہ رہا تھا کہ per capita income جو ہمارے گردونواح میں ہے، ان کی کتنی ہیں، اور ہماری کتنی ہے۔ Education پہ بڑے افسوس کے ساتھ میں کہہ رہا ہوں کہ education پہ per capita ہم کتنا استعمال کر رہے ہیں۔ اگر پاکستان 25 روپے استعمال کر رہا ہے تو نیپال جیسا ملک 55، بنگلہ دیش 56 اور سری لنکا 78۔ Health per capita Pakistan 30 dollars, India 85, Afghanistan 59, Chiana 763 dollars, Bangladesh 53 and Nepal 84 dollars per capita. پھر Bureau of Statistics کا میں ابھی wind up کروں گا ایک دو منٹ میں۔ ایک سال میں electricity جو ہے، وہ 59% بڑھی، LPG جو ہے وہ 57% بڑھی، petrolجو ہے وہ 50% بڑھا ہے، اور diesel بھی 50% بڑھا ہے۔

پیاز کی ہم بات کرتے ہیں، 100% جو ہے وہ increase ہوئی اس کی قیمت، اور آٹے کی 60% increase ہوئی ہے ایک سال کے اندر۔ یہ تو Bureau of Statistics کی report ہے۔ بہت سی باتیں راجہ پرویز اشرف صاحب نے کر دی ہیں، جو میں نے کرنی تھیں، کشمیر کے حوالے سے۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بہت سی میری باتیں بیچ میں لے گئے۔

میں صرف ایک منٹ اور لوں گا آپ کا، یہ بتانے کے لیے کہ میرا جو حلقہ ہے South Punjab میں ہے۔ Prime Minister صاحب کے notice میں لانا چاہوں گا، Chief Minister کے notice میں بھی لانا چاہوں گا، کہ جب ہم South Punjab کی بات کرتے ہیں تو ہم شروع ہوتے ہیں Multan سے اور جا کر ختم ہو جاتے ہیں Rahim Yar Khan پر۔ سارا کام جو ہے ملتان، بہاولپور، رحیم یار خان۔ ایک علاقہ Bahawalnagar کا، جو کہ border کے ساتھ، جہاں پہ نیچے پانی کھارا ہے، جہاں نہروں کے اندر پانی نہیں آ رہا، جہاں پر cotton per capita پاکستان کی سب سے زیادہ ہے، wheat per capita پاکستان کی سب سے زیادہ تھی Bahawalnagar کے اندر، آج وہ علاقہ سارا سیم زدہ ہو گیا ہے۔ کوئی توجہ اس کی طرف نہیں دے رہا کہ اس کو ٹھیک کیا جائے۔ Cotton کے بارے میں، جو ہماری main crop تھی، ہم ایک زمانے میں 15 million bales وہ produce کر رہے تھے، اب 5.5 million bales کے اوپر آ گئے ہیں۔ اور یہ تقریباً 10 billion dollars کا loss ہے۔ اس میں صرف اسحٰق ڈار صاحب کی سربراہی میں committee بنی تھی، جس میں Climate Change کو دیکھنا تھا، Research and Development کو دیکھنا تھا۔

حالات یہ ہو گئے ہیں کہ 1200 ginning factories پنجاب کے اندر تھیں، جس میں سے اب 450 رہ گئی ہیں، اور 750 ginning factories کے اندر وہاں پر colonies بن گئی ہیں، یعنی کہ housing societies بن گئی ہیں۔ تو یہ ہمارے حالات ہیں Textile کی spinning mills پانچ سو تھیں، اب ڈیڑھ سو اس میں سے بند ہو چکی ہیں۔ اور ہم ایک cash crop کا اتنا نقصان کر رہے ہیں۔ جو textile والے ہیں، پھر 3 ارب ڈالر کی وہی cotton یہاں اگر ہم لگاتے تو import نہ کرنا پڑتی۔ وہ پھر import کر کے اپنی mills چلاتے ہیں۔ تو overall بہت سی باتیں اور تھیں، لیکن اب time بہت کم ہے۔ اس لیے میں یہ کہوں گا کہ Finance Minister صاحب اور Prime Minister صاحب کو جو اس میں salaried class ہے، اس کے لیے تھوڑی سی توجہ دینی چاہیئے۔ جو retailers ہیں، industry والے ہیں، exporters ہیں، وہ سب خوش ہیں اس Budget سے۔ تو overall، ایسا good Budget، جتنا اس constraints میں رہتے ہوئے کرنا چاہیئے تھا، انہوں نے کیا ہے۔ لیکن یہ جو suggestions آئی ہیں garment exporters کی طرف سے، اس پر غور کریں۔ اور یہ جو باتیں ہو رہی ہیں کہ اس ملک کو مشکل سے ہم نے نکالنا ہے، اس میں یہ کہوں گا کہ Prime Minister صاحب نے جو دو تین دفعہ offer دی ہے Opposition کو، میں بھی ان کو کہوں گا کہ جس طرح چھبیسویں ترمیم کے وقت آپ آ کر بیٹھے تھے، لیکن انہوں نے مانا نہیں، اس طرح اگر اس offer کو accept کر لیں، آ کر بیٹھیں حکومت کے ساتھ، ہم بھی ساتھ بیٹھنے کے لیے تیار ہیں، تاکہ اس ملک کے اندر ایک charter ایسا ہو جس سے ہم نے پاکستان کو پہلے رکھنا ہے اور اس کے بعد ہم نے اپنی سیاست کرنی ہے۔ ان چیزوں پہ غور کرنا چاہیئے، اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ وقت ہے پاکستان کے اندر جو دہشت گردی ہے، اور ہمارا دشمن اس کا فائدہ اٹھا رہا ہے،

جب پوری قوم ایک پیج پہ ہو گی تو جس طرح ہم نے بنیان مرصوص میں یا معرکۂ حق میں کامیابی حاصل کی ہے، پھر ہم اس دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے بھی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: Honourable Prime Minister Sahib، کل ایک ایسا دن تھا پاکستان کے عوام اور اس Parliament کے لیے، ہمارے سر فخر سے بلند ہو گئے، جب آپ نے وہ ایک دستاویز sign کی ہے۔ آپ Field Marshal صاحب، Deputy Prime Minister صاحب، Interior Minister صاحب، اور آپ کی جتنی team تھی، Foreign Office کی اور باقی colleagues آپ کے، جنہوں نے محنت کی، یہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کی تاریخ میں شاید ہمیں اتنی بڑی عزت نہیں دی، جتنی کل کے signature سے ملی۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو House کو اس کے بارے میں کچھ آگاہی دینا چاہیں گے؟ یا Deputy Prime Minister صاحب۔

وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان (میاں محمد شہباز شریف): بہت شکریہ جناب سپیکر! آپ نے یہ time عنایت فرمایا۔ جناب سپیکر، اللہ تعالیٰ ہمارا خالق ہے، جس کے پاس ہم سب نے واپس لوٹ کے جانا ہے، میں اس عظیم دنیا کے خالق کے نام سے اپنی بات شروع کرنا چاہتا ہوں، جس نے اپنے بے پایاں فضل و کرم سے پاکستان کو کل جو عزت عطا فرمائی ہے، اس کے لیے 24 کروڑ عوام، مبارک باد کی حق دار ہے۔

جناب سپیکر! یہ پورا معزز ایوان، آپ کی ذات، مبارک باد کی حق دار ہے۔ یہاں پر ہم اگر عمر بھر اس مالک کا سجدہ ریز ہو کر شکر ادا کرتے رہیں تو ہم اس کا شکر ادا نہیں کر سکتے۔ اس کے لیے دنیا کے کئی ممالک اور قومیں اس عزت کی تلاش میں صدیاں گزار دیتی ہیں، لیکن ان کو وہ عزت نہ ملتی جو آج پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے۔ Japan سے لے کے Saudi Arabia تک، Kuala Lumpur سے لے کے Casablanca تک، اور جناب سپیکر، Mexico سے لے کے ہندوستان تک، آج اگر کسی ملک کا دنیا میں عزت اور وقار سے نام گونج رہا ہے تو وہ مملکت خداداد پاکستان ہے۔

آج جمعۃ المبارک ہے۔ میں مختصر بات کرنے سے قبل آپ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اگر یہ ایوان اس حوالے سے ایک قرارداد متفقہ طور پر منظور کرے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس عظیم کامیابی کو نہ صرف اس House کی بھرپور تائید ہو گی بلکہ دنیا میں یکجہتی، اتفاق اور اتحاد کا بھرپور پیغام جائے گا۔ جناب سپیکر، میں Leader of the Opposition کی خدمت میں بھی عرض کروں گا کہ وہ بھی اپنی ذاتی پسند ناپسند سے بالاتر ہو کر اس معاملے میں ہمارا ساتھ دیں۔ ہمارے قابل احترام Opposition کے ساتھی، بہنیں، بزرگ، اور اس طرف ہماری اتحادی جماعتیں تشریف فرما ہیں، ان سب کی خدمت میں، میں یہ عرض کروں گا کہ آئیں، آج اللہ نے، اس خدا بزرگ و برتر نے، پاکستان کو جو عزت عطا فرمائی ہے، آئیں مل کر اس مبارک دن نہ صرف اس کا شکر ادا کریں بلکہ دنیا کو بتائیں کہ ہمارے سیاسی اختلافات اپنی جگہ، لیکن قومی وحدت کے لیے ہم ایک ہیں اور ایک رہیں گے۔ اور شاید یہ شعر دہائیوں پہلے جو کہا گیا، وہ آج کے دن کے لئے جتنا relevant ہے، شاید کبھی نہ ہو۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا۔

بڑی مہربانی۔

میں سمجھتا ہوں کہ آج یہ شعر جتنا relevant تھا کبھی نہیں تھا۔ جناب سپیکر! اس حوالے سے اگر میں پھر even at the cost of repetition, ان شخصیات کا نام نہ لوں جنہوں نے اس عظیم مقصد کے لیے یہ شبانہ روز محنت کی ہے تو I will not be fair to myself, to yourself, to this honourable House and to the people of Pakistan۔ اور یہ بات میں کوئی سنی سنائی نہیں کر رہا، حقیقت یہ ہے and this is an undeniable truth whether we like it or not کہ اس میں سب سے زیادہ کلیدی رول فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کا ہے، جنہوں نے امن کے قیام کے لیے یہ اڑھائی، تین مہینے نیند کو آنکھوں میں بسائے شبانہ روز انتھک کام کیا، اور بعض اوقات میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں پر میں خود موجود تھا اور telephone calls آ جا رہی تھیں، اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ ابھی معاملہ ختم ہوا۔ لیکن اس خدائے بزرگ و برتر کو یہ منظور تھا۔

جناب سپیکر! کہ پاکستان کے عوام کو، پاکستان کی عزت اور وقار کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں عزت دینے کا فیصلہ کر لیا، اور وہ تمام پہاڑ نما مسائل اور مشکلات اللہ تعالیٰ نے حل کر دیں، جس کی بنیاد جناب سپیکر! انتھک محنت، خلوص، اور credit لینے کا کوئی شوق نہیں، قوم کو credit دینے کا ایک ولولہ، جوش اور جذبہ تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب سپیکر! میں Deputy Prime Minister کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور مبارک باد دینا چاہتا ہوں کہ انہوں نے بھی اس کارِ خیر میں اپنا بھرپور حصہ ڈالا، اور اسی طریقے سے جناب سپیکر! Interior Minister سید محسن نقوی نے ایران کے حوالے سے اپنا پورا کردار ادا کیا۔ تو میں جناب سپیکر! آگے بڑھنے سے پہلے، میں Leader of the Opposition کو ایک مرتبہ پھر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور تمام اپوزیشن پارٹیوں کے انتہائی honourable، لائقِ احترام Members کو میں مبارک باد پیش کرتا ہوں، اور اپنے تمام حلیف جماعتوں کے leaders بلاول بھٹو صاحب، President آصف علی زرداری، میرے قائد میاں محمد نواز شریف، یہاں پر علیم خان صاحب بیٹھے ہیں، خواجہ آصف صاحب بیٹھے ہیں، اور یہ تمام ہمارے ساتھی جو ہیں ان کو میں آپ کی توسط سے مبارک باد پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! کل شام کو ایران کے صدر، میرے انتہائی پیارے بھائی جناب مسعود پزشکیان کی telephone call آئی، کوئی آدھ گھنٹہ گفتگو جاری رہی۔ انہوں نے بار بار کہا کہ وزیراعظم، میں پاکستان اور پاکستان کے عوام کا اپنی اور ایرانی قوم کی طرف سے دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ اس مشکل وقت میں پاکستان نے ان کا بھرپور ساتھ دیا اور ان کے ساتھ چٹان کی طرح کھڑا رہا۔ جناب سپیکر! انہوں نے نام لے کر فیلڈ مارشل صاحب کا، Deputy Prime Minister, محسن نقوی صاحب کا بھی شکریہ ادا کیا اور پوری پاکستانی قوم کا شکریہ ادا کیا کہ اتنے خلوص کے ساتھ اور اتنی۔۔۔۔

(مداخلت)

Mr. Speaker: No crosstalk please.

وزیراعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان (میاں محمد شہباز شریف): محسن نقوی صاحب Interior Minister ہیں، Deputy Prime Minister اسحٰق ڈار صاحب ہیں، میں سمجھ گیا کہ آپ Deputy Prime Minister کے لیے دوبارہ تالیاں بجانا چاہ رہے ہیں۔ جناب سپیکر! میں نے ان کو جلد سے جلد پاکستان آنے کی دعوت دی۔ میں نے کہا کہ آپ پاکستان تشریف لائیں، پوری قوم آپ کا والہانہ استقبال کرنے کے لیے تیار ہے اور دنیا کو بتانے کے لیے تیار ہے کہ ایران اور پاکستان صرف ہمسایہ ممالک نہیں بلکہ برادر ملک ہیں، اور ہم دونوں کے دل اکٹھے دھڑکتے ہیں۔ انہوں نے مجھے کہا کہ میں پہلی فرصت میں پاکستان آؤں گا، اور میں پاکستان آکر پاکستان کے عوام کا شکریہ ادا کروں گا۔

اس کے ساتھ ساتھ تھا جناب سپیکر! انہوں نے ہمیں دعوت دی کہ ان کے عظیم لیڈر جو اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے، سپریم لیڈر آیت اللہ خامنہ ای، 3 اور 4 جولائی کو ان کے جنازے کی رسومات ہیں۔ تو انہوں نے مجھے دعوت دی۔ میں نے ان سے کہا کہ یہ ہمارا فرض ہے کہ پاکستان کا وفد ان شاءاللہ وہاں پر موجود ہو گا تاکہ ہم دنیا کو بتائیں کہ ہمارے دلوں میں ان کا کتنا احترام ہے، اور پاکستان اور ایران 2 ایسے بھائی ہیں جو کہ ان شاءاللہ آئندہ آنے والے وقتوں میں انتہائی قربت کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں گے، اور ان شاءاللہ اس جنگ بندی کے نتیجے میں اس خطے میں معاشی خوشحالی کے دریا بہیں گے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جنگ بندی کے بعد اب تیل کی قیمتیں تیزی سے نیچے آرہی ہیں، یقیناً اس میں مزید کمی آئے گی۔ شکوک و شبہات شروع میں ہوتے ہیں۔ لیکن آپ نے دیکھا کہ پچھلے 48 گھنٹوں میں تیل کی قیمتوں میں خاطر خواہ کمی آئی ہے۔ آج سے 3 مہینے پہلے جب جنگ چھڑی تو تیل کی قیمتوں کو آگ لگ گئی اور ایک طوفان تھا مہنگائی کا، اور پاکستان کے عوام نے اس مہنگائی کے طوفان کو جس طرح تحمل سے برداشت کیا وہ اپنی مثال آپ ہے، اور میں آج آپ کے توسط سے پاکستان کے عوام کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اس مشکل وقت میں جس برداشت اور تحمل کا مظاہرہ کیا وہ ایک مثال ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ جناب سپیکر! حکومت نے اس مہنگائی کے طوفان سے عام آدمی کو بچانے کیلئے حتی المقدور، انسانی حد تک کوشش کی۔ 128 ارب روپے وفاق نے فی الفور خرچ کیے تاکہ اس مہنگائی کو کم سطح پر لایا جائے، لیکن ظاہر ہے کہ ہمارے وسائل انتہائی محدود تھے۔

جناب سپیکر! الحمدللہ وہ سیاہ رات اب ختم ہونے کو ہے اور ترقی اور خوشحالی کا سورج طلوع ہونے کو ہے۔ آج جمعہ کا مبارک دن ہے، آج پھر ہم نے جو ہفتہ وار قیمتوں کا، تیل کا اور پیٹرول کا اعلان کرنا ہے، میں صرف آپ اور آج اس ایوان کی خدمت میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ ان شاءاللہ جو میں نے وعدہ کیا تھا، ہماری حکومت نے وعدہ کیا تھا کہ ہم جب کمی آئے گی تو ایک ایک پائی قوم کو واپس لوٹائیں گے، تو آج ان شاءاللہ خاطر خواہ کمی کا اعلان کیا جائے گا اور اس ضمن میں، میں صوبائی حکومتوں کا بھی دل کی گہرائیوں سے، صوبائی وزراء اعلیٰ کا صوبہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز صاحبہ، سندھ کے وزیر اعلیٰ میرے بھائی شاہ صاحب اور بلوچستان کے وزیر اعلیٰ جناب بگٹی صاحب اور اس طریقے سے میرے بھائی وزیر اعلیٰ KP سہیل صاحب

کا، میں ان سب کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے بھرپور معاونت کی اور اس سلسلے میں انہوں نے عوام کو یہ ریلیف پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

اسی طریقے جناب سپیکر! میں یہاں پر ہمارے وزیر پیٹرولیم علی پرویز صاحب، سیکرٹری پیٹرولیم ،وزیر خزانہ جناب اورنگزیب صاحب، سیکرٹری خزانہ، Chairman FBR, Deputy Prime Minister, Minister for Planning, Minister for Power ان سب کا دل کی گہرائیوں سے اور درجہ بدرجہ جن لوگوں نے اس میں حصہ ڈالا، ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جنہوں نے ان مشکل ترین حالات میں، حالات کو معمول پر رکھنے کی بھرپور کوشش کی۔

اس کے مقابلے میں آپ جانتے ہیں کہ سری لنکا میں کیا ہوا؟ آپ جانتے ہیں کہ even ہمارا جو مشرقی ہمسایہ ہندوستان وہاں پر کیا ہوا؟ اور دوسرے ممالک، بنگلہ دیش میں کیا ہوا؟ مگر یہاں پر نہ کوئی پٹرول پمپ پہ بلوے ہوئے، نہ لائنیں لگیں، نہ rationing ہوئی یہاں اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے اور اس ٹیم کی شاندار کاوش ہے۔

میں جناب سپیکر! اختتاماً ایک مرتبہ پھر ان برادر دوست ممالک کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، جنہوں نے اس امن میں اپنا بھرپور حصہ ڈالا۔ جہاں پر ایران کی لیڈرشپ نے بڑی سنجیدگی اور dignity کے ساتھ یہ مذاکرات کیے اور تعاون کیا، وہاں پر امریکہ کی لیڈرشپ نے صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے بھرپور اس میں اپنا حصہ ڈالا۔

اسی طریقے سے دوست ممالک جناب سپیکر! قطر ہمارا جو برادر ملک ہے اس کا اس میں بڑا رول ہے۔ ہمارا برادر ملک سعودی عرب ان کا اس میں بہت role ہے، ترکی کا جو ہمارا ایک بڑا برادر ملک ہے ان کا اس میں بڑا role ہے۔ اسی طریقے سے جناب سپیکر چائنہ جو ہمارا ہمالیہ نما دوست ہے، چائنہ کی لیڈرشپ کا بھرپور اس میں contribution ہے اور انہوں نے اس peace initiative کو پوری طرح support کیا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ جو Gulf میں دیگر ممالک ہیں انہوں نے بھی اس میں اپنا بھرپور حصہ ڈالا۔

جناب سپیکر! وہ کہتے ہیں کہ nothing succeed like success یہ عزت، یہ وقار، یہ عظیم مرتبہ، جناب سپیکر! قوموں کو صدیوں میں نہیں ملتا جس طرح میں نے شروع میں عرض کیا۔ آج اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں عنایت فرمایا ہے، تو نہ صرف ہم اس کے حضور سجدہ ریز ہوں، اس کا شکر ادا کریں اس مالک کا بلکہ اس ایوان سے قومی یکجہتی اُتحاد، وحدت کا پیغام آج جانا چاہیئے تاکہ دنیا دیکھے، دشمن جو ہیں وہ بالکل حقے بکے رہ جائیں اور دوستوں کے دل بڑھیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ آج کی یہ عظیم فتح اس بات کی پکار پکار کر متقاضی ہے کہ آئیں ہم سب اکٹھے ہو جائیں۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

آپ کا بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب Resolution آپ تیار کر لیجیے۔ جی محمود خان اچکزئی صاحب۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمود خان اچکزئی): اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر؛ جس طرح محترم جناب شہباز شریف نے فرمایا، آج کا دن اختلافات اٹھانے کا یا ایک دوسرے کی طرف انگشت نمائی کا دن نہیں ہے۔، ہمیں دکھ ہوتا ہے کہ جب کسی کے ذہن میں یہ بات آئے، ہم کورے سہی، ہم بہت کمزور سہی، ہم بہت خدانخواستہ فاترالعقل سہی۔ لیکن اتنے فاترالعقل، اتنے جاہل ہم نہیں ہیں کہ ہم پاکستان کے مفادات کو نہیں جانتے۔

پاکستان کی فوج ہماری فوج ہے، پاکستان کی پارلیمنٹ ہماری پارلیمنٹ ہے، پاکستان کی ترقی ہماری ترقی ہے۔

اس بارے میں ہمیں کیوں اتنا جاہل سمجھا گیا کہ خدانخواستہ آج کے دن اُٹھ کے پتہ نہیں کیا فتوے جاری کریں گے، کیا تقاریر کریں گے۔ لیکن ساتھ ہی ہم یہ کہتے ہیں یہ کرسی premier کی ہے premier federation میں Chief Executive ہوتا ہے۔ پارلیمنٹ اور اس کی طاقت پہ یہ آدمی بول رہا ہے۔ آپ governance کریں، آپ کریں be a genuine Chief Executive of Pakistan ان حالات میں جی، آج کا اچھا دن ہے، Resolution بھی pass ہوگا۔

شہباز بھائی ہمارے یہ سپیکر ہیں۔ آپ کے rules ہمیں کہتے تھے کہ یہاں جو بھی بات کہی جائے گی وہ even عدالتوں میں بھی چیلنج نہیں ہو سکتی۔ اور یہ استحقاق ہے ہر آدمی کا کہ وہ جو بات کرے، پاکستان ٹی وی پہ دکھایا جائے۔ کیا کہتا تھا؟ آپ ہدایت دے دیں۔

محترم سپیکر! اظہار یک جہتی کے لیے یہ شرط نہیں ہے۔ میں آپ کو تجاویز دیتا ہوں۔ سپیکر صاحب نے خیبر کے ایک نمائندے کو تمام tenure کے لیے، ہم سب equal ہیں، ہم سب پانچ، پانچ، چھ چھ لاکھ انسانوں کے بشمول سپیکر، ہم سب چھ، چھ لاکھ انسانوں کے نمائندے ہیں۔ آپ نے اس کو نکال دیا ہے، میں آپ سے request کروں گا کم سے کم ان شریف آدمیوں کو سمجھا دیں، وہ یہ پابندی دور کر دیں، اُس آفریدی کو واپس پارلیمنٹ میں لائیں تاکہ وہ بھی اپنے عوام کی بات کر سکے۔

باقی شہباز بھائی اس پارلیمنٹ کی طاقت کے لیے، پاکستان کے ترقی کے لیے، ایک جمہوری فیڈریشن کے لیے، راجہ صاحب میرے گواہ ہوں گے کہ ہم آپ کو unconditional support دیں گے۔ Come and let us make this Parliament a Parliament, let us make this federation a beautiful federation باقی اختلاف کی باتیں پھر کریں گے۔ میرے اختلافات ہیں، بہت ہیں، آپ کی تقاریر پہ بھی ہیں۔ دوسرے لوگوں پہ بھی ہیں۔

آج اس جمعہ کے دن یہ جو اچھا کام ہوا، البتہ وہ آپ کا شعر fit نہیں بیٹھتا ادب کی دنیا سے۔ وہ جو آپ نے شعر کہا وہ اس واقعے کے ساتھ fit نہیں ہوا تھا، کسی اور شعر کو آپ ڈھونڈتے تھے تو اچھا لگتا۔ Thank you very much

(اس موقع پر جناب اسد قیصر اپنی نشست سے بولنے کے لئے کھڑے ہوگئے)

جناب سپیکر: جی بلال کیانی صاحب۔ نہیں، نہیں۔ اب debate نہیں، یہ نہیں ہو سکتا you are not the Leader of the Opposition, please don't disturb آپ لوگوں کو چار گھنٹے سے زیادہ کا وقت دے چکا ہوں۔ کل آپ کا کوئی ممبر بولنے والا ہی نہیں تھا۔ آج آپ نے چار نام دیئے۔ نہیں یہ نہیں ہو گا۔ نہیں، اسد صاحب نہیں ہو گا۔ بلال صاحب بات کیجئیے، اعظم صاحب Resolution بنا لیں۔

وزیر مملکت برائے ریلویز، خزانہ و محاصل (جناب بلال اظہر کیانی): شکریہ جناب سپیکر۔ سب سے پہلے جناب سپیکر! میں آپ کے ساتھ اور پورے ایوان کے ساتھ وزیر اعظم شہباز شریف صاحب کو اور ان کے ساتھ فیلڈ مارشل عاصم منیر، ڈپٹی پرائم منسٹر اسحٰق ڈار صاحب کو مبارکباد پیش کرنا چاہوں گا اور ان کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ ان کی کاوشوں سے آج پاکستان کو یہ عزت ملی۔ یہ Islamabad Memorandum of Understanding ہوا، اور پاکستان ایک وسیلہ بنا اس جنگ بندی کا جس کی پوری دنیا شکر گزار ہے۔

جناب سپیکر! بہت شکریہ آپ نے موقع دیا، آج آپ سے وقت مانگا تھا کہ یہی بجٹ، جو وزیر اعظم شہباز شریف صاحب کی قیادت میں اس حکومت نے پیش کیا ہے، اس ایوان میں وزیر خزانہ صاحب نے پیش کیا، اس کے اوپر بحث اس Floor پہ بھی جاری ہے۔ اس کے اوپر clause by clause بحث اور approval دونوں قائمہ کمیٹیوں میں بھی جاری ہے۔ سینیٹ کی Standing Committee میں یہ process مکمل ہو چکا ہے، رپورٹ بھی سینیٹ میں پیش ہو چکی ہے۔

قومی اسمبلی کی Standing Committee Finance میں وزیر خزانہ بھی موجود ہیں، میں بھی وہاں پہ موجود ہوں، اور کمیٹی کی guidance کے under ہم ایک ایک کر کے وہاں پہ Finance Bill کو clear کر رہے ہیں۔ بنیادی مقصد یہ تھا کہ یہاں پر دیگر جو اراکینِ ایوان کے دونوں اطراف بجٹ کے متعلق بات کرتے آئے ہیں، ان کے سامنے۔۔۔۔

(اذان جمعہ)

جناب سپیکر: بلال کیانی صاحب۔

جناب بلال اظہر کیانی: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ وزیر اعظم شہباز شریف صاحب کی حکومت کا ایک عوامی بجٹ ہے۔ یہ تنخواہ دار طبقے کا بجٹ ہے، یہ صنعتکار کا بجٹ ہے، یہ exporter کا بجٹ ہے، یہ کسان کا بجٹ ہے، یہ ہر پاکستانی شہری کا بجٹ ہے۔

وزیر اعظم شہباز شریف صاحب نے یہ وعدہ کیا تھا کہ اس حکومت کے ابتدائی حصے میں ہم معاشی استحکام لے کر آئیں گے۔ اس معاشی استحکام کے سفر میں جو عوام نے حکومت کا ساتھ دیا ہے، اس کا شکریہ وزیر اعظم صاحب خود اور یہ حکومت بار بار کرتی آئی ہے۔ اور جس بہتری کا وعدہ وزیر اعظم صاحب نے کیا تھا، معاشی استحکام کے سفر کے بعد، وہ بہتری اس بجٹ میں موجود ہے۔

جناب سپیکر! بجٹ کے خدوخال بتانے سے پہلے میں مختصراً ماضی کی کچھ چیزیں بتانا چاہوں گا۔ فروری 2024 میں جب ہماری حکومت آئی تھی تو اس وقت ایک جماعت نے تو حکومت لینے کی بات کرنے سے بھی گریز کر دیا تھا، اس بنیاد پہ کہ لوگوں کا خیال تھا کہ معاشی حالات ایسے ہیں کہ کسی سے بھی سنبھالے نہیں جائیں گے۔ لوگوں کا خیال تھا کہ فروری 2024 میں جو حکومت بنے گی، یہ جون جولائی تک ہی معاشی مشکلات کی وجہ سے مشکل میں پڑ جائے گی۔ مگر وزیر اعظم شہباز شریف صاحب کی قیادت میں نہ صرف حکومت نے معاشی معاملات کو سنبھالا، مہنگائی کی شرح کم کرنی شروع کی، IMF کا ایک نیا پروگرام طے کیا، زرِ مبادلہ کے ذخائر آہستہ آہستہ بڑھانے شروع کیے، اور مجھے یہ بھی یاد ہے، بلکہ ساتھ ہی ساتھ حکومت نے ایک ایک کر کے اپنے primary surplus کے اہداف بھی پورے کیے۔

جب IMF کا پروگرام طے ہوا تھا تو اس وقت لوگوں نے جون 2024 کہا تھا کہ یہ جو بجٹ ابھی آیا ہے، یہ credible بجٹ نہیں ہے۔ حکومت یہ number پورے نہیں کر سکتی۔ یہ mini Budget لائے بغیر حکومت بجٹ پورا نہیں کر سکتی۔ مگر آپ نے دیکھا کہ مالی سال 2025 میں حکومت نے اپنے اہداف بھی پورے کیے اور mini Budget بھی نہیں آیا۔ اس سال ہماری معاشی کارکردگی کا یہ عالم تھا کہ بھارت کے ساتھ جنگ کے دوران بھی، جب IMF Board approval کا معاملہ آیا، تو معاشی کارکردگی کی بنیاد پر ہم نے وہ review پاس کیا۔

اسی طرح گزشتہ مالی سال میں، جب پچھلے سال وزیر خزانہ نے بجٹ پیش کیا، تو پھر سے یہ بات دہرائی گئی کہ mini Budget کے بغیر یہ اہداف حاصل نہیں کر سکیں گے، مگر آپ نے دیکھا کہ اس سال بھی جو ہمارا بنیادی ہدف ہے، primary surplus کا، وہ ہم نے پورا کیا۔ اور آپ نے دیکھا کہ معاشی استحکام کا اعتراف صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی اعتراف کیا گیا، چاہے وہ ratings agencies کی ratings upgrades کی صورت میں تھا، چاہے وہ بین الاقوامی اداروں کی recognition میں تھا۔

جناب سپیکر! ہمارے ناقدین نے یہ بھی کہا کہ یہ بجٹ اسی طرح ہی ہوگا جس طرح پچھلے بجٹ آئے تھے، اس میں عوام کے لیے کچھ نہیں ہوگا۔ انہوں نے ہر قسم کی تنقید بھی کی۔ ہم نے وہ تنقید سنی، مگر آپ نے دیکھا، جب 12 جون کے دن بجٹ پیش ہوا، تو اس بجٹ میں خاطر خواہ بہتری تھی، عوام کے لیے ریلیف تھا۔ میں اس کے کچھ خدوخال آپ کے سامنے پیش کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے تنخواہ دار طبقے کو ریلیف، جس کا وعدہ وزیر اعظم شہباز شریف صاحب نے کیا تھا، وہ وعدہ اس بجٹ میں پورا ہوا۔ 22 سے 23 لاکھ روپے کمانے والے تنخواہ دار خواتین و حضرات کے لیے، rate کی کمی 23 سے 20 فیصد تک کر دی گئی۔ 32 سے 41 لاکھ روپے کی تنخواہ کمانے والے افراد کے لیے 5 فیصد rate کم کر کے 30 سے 25 فیصد کیا گیا۔ 41 سے 56 لاکھ روپے کمانے والے خواتین و حضرات کے لیے 6 rate فیصد کم کر کے 35 فیصد سے 29 فیصد کیا گیا۔ 56 لاکھ سے 70 لاکھ روپے کمانے والے خواتین و حضرات کے لیے 3 rate فیصد کم کر کے 35 فیصد سے 32 فیصد کیا گیا۔ ساتھ ہی ساتھ تنخواہ دار طبقے کے لیے سپر ٹیکس مکمل طور پر ختم کر دیا گیا۔ تنخواہ دار طبقے کا جو surcharge تھا وہ super tax تھا، اس کو مکمل طور پر ختم کر دیا گیا۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ہی جو کمپنیوں پر super tax تھا، اس سے پہلے چھ slabs میں rate مکمل طور پر ختم کر دیا گیا، اور جو سب سے اونچا slab تھا، جس میں کسی کاروبار کی آمدن 50 کروڑ روپے یا اس سے زیادہ ہو، اس کا rate بھی 2 فیصد کم کر دیا گیا۔

اسی طرح exporters کی ایک demand تھی کہ جب بھی export کی کوئی رقم ملک میں آتی ہے تو فوراً اس کے اوپر 2 فیصد tax کٹ جاتا ہے۔ ایک فیصد advance income tax لگتا ہے، ایک فیصد minimum tax لگتا ہے، تو وہ 2 فیصد فوراً کٹ جاتا تھا۔ اس 2 فیصد کے tax کو ہم مجموعی طور پر 1.25 فیصد پر لے آئے ہیں جس سے ہمارے exporters کو ریلیف ملے گا۔

جناب سپیکر: بلال صاحب ایک سیکنڈ، رانا ثناء اللہ صاحب آپ ذرا جنید صاحب سے اور ان سے بھی بات کر لیجئے گا، میں نے جو کل آپ کو فاٹا اور پاٹا کے بارے میں فون کیا تھا، جو Finance Minister صاحب کو بھی کہا ہے، ذرا kindly ان کے ساتھ بھی کر لیجئے۔ شکریہ۔ بلال صاحب۔

جناب بلال اظہر کیانی: جناب سپیکر! شکریہ۔ اسی طرح IT Industry کا ایک مطالبہ تھا کہ ان کی final tax regime جس کا اس سال اختتام ہو رہا تھا کہ ان کی export proceeds پر 0.25% لگتا تھا وہ جاری رکھی جائے، وہ اگلے تین سال کیلئے جاری رکھی جا رہی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ construction sector کو چلانے کیلئے، جس سے ہر پاکستانی شہری کیلئے اپنا گھر بنانے کے مواقع بنیں گے، اس construction sector کو چلانے کیلئے 236 c and k کے rates کو کم کیا گیا ہے جو buyer اور seller پر لگتے تھے۔ Seller کا ریٹ 5.5 فیصد top rate سے کم کر کے 2.75 فیصد کر دیا گیا ہے اور جو buyer کا ریٹ تھا وہ 2.5 فیصد سے کم کر کے 1.25 فیصد کر دیا گیا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ اپنا گھر سکیم کے لیے ایک خاطر خواہ allocation کی گئی ہے۔ 71 ارب روپے اپنا گھر سکیم کے لیے رکھے گئے ہیں، جس کے تحت کوئی بھی پاکستانی شہری، جو کہ اپنا گھر بنانے کا خواب رکھتا ہے مگر اس کے پاس وسائل نہیں ہیں، وہ ایک کروڑ تک کا قرضہ لے سکتا ہے، 5 فیصد کے Interest Rate پر۔

جناب سپیکر! اس سے ہزاروں کی تعداد میں پاکستانی شہری مستفید ہو چکے ہیں۔ Already 90 ارب روپے کے loan approve ہو چکے ہیں، 11 ارب روپے سے زائد کے loan disburse بھی ہو چکے ہیں۔ تو اس کے نتیجے میں بہت سارے ہمارے بہن بھائی، جو پوری زندگی محنت کرتے ہیں اور اپنی جمع پونجی سے ایک plot تو بنا لیتے ہیں مگر ان کے پاس اس پہ تعمیر کرنے کا خرچہ نہیں ہوتا، اب وہ خواب پورا کر سکیں گے۔

ساتھ ہی ساتھ، جناب سپیکر! زراعت کے لیے خاطر خواہ اس بجٹ میں چیزیں رکھی گئی ہیں۔ سب سے پہلے زرخیزی سکیم، جس کے تحت چھوٹا کسان collateral کے بغیر قرضہ لے سکتا ہے۔ تقریباً 300 ارب روپے overall disbursement کا figure ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ Prime Minister Agriculture Youth Scheme کے تحت 110 ارب روپے کی disbursements اس

سال target کی گئی ہیں، جس کے Interest کے لیے10ارب روپے کی subsidy اس میں provide کی گئی ہے۔اسی طرح دیگر Tractor, combined harvesters کی Duties کو صفر کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! ساتھ ہی ساتھ، آپ جانتے ہیں کہ ایک مطالبہ تھا، From a social sector perspective, کہ جو خواتین کی hygiene products ہیں،ان کے اوپر Sales Tax exemption کی جائے۔اس کا Sales Tax صفر کر دیا گیا ہے۔اسی طرح population control کو مد نظر رکھتے ہوئے contraceptives پہ بھی Sales Tax صفر کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! shipping industry کو بھی Sales Tax exemption دی گئی ہے۔آپ جانتے ہیں کہ اس جنگ میں، جو ابھی گزری ہے، پاکستان کو trade کے حوالے سے، چیزیں import کرنے کے حوالے سے خاطر خواہ مشکلات سارے ممالک کی طرح آئیں ہیں، کیونکہ shipping lines کے rates بڑھ گئے، premium بڑھ گئے۔تو پہلے سے بھی زیادہ اس اہمیت کا احساس ہوا ہے کہ ہمارے پاس اپنی Indigenous Shipping Fleet ہونی چاہیئے،تاکہ ہمارا دوسروں پر، International Shipping Linesپر، کم سے کم dependence ہو۔اس کو مد نظر رکھتے ہوئے shipping industry پر بھی Sales Tax صفر کر دیا گیا ہے۔

ساتھ ہی ساتھ petroleum sector کے حوالے سے Brown Field Refineries کی upgradation کے لیے جو machinery درکار ہے،اس کو بھی Sales Tax exemption دے دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! یہ اکثر تنقید ہوتی ہے کہ حکومتیں آتی ہیں اور انہیں کندھوں پر مزید بوجھ ڈالتی ہیں، tax کے حوالے سے، جو کندھے پہلے سے tax net میں ہیں۔تو ہم نے اس دفعہ tax net کو widen کرنے کے لیے، چھوٹے دکانداروں کے لیے ایک scheme کا آغاز کیا ہے۔

یہ scheme جناب سپیکر! بالخصوص انجمن تاجران کی دو تنظیموں کے ساتھ بیٹھ کر ہم نے بنائی۔ان کی مشاورت سے،اور ان کی مرکزی تنظیموں نے پاکستان کے دیگر حصوں سے ان کے ساتھیوں کے ساتھ، گھنٹوں گھنٹوں پر محیط ملاقاتوں میں،ایک ایک نکتہ اس scheme کا ہم نے طے کیا۔ اور آپ نے دیکھا کہ جب ہم نے اس scheme کا launch کیا تو انجمن تاجران کی تنظیموں نے بھی اس کا خیر مقدم کیا،اور ساتھ ہی ساتھ جو formal sector ہے، جو ابھی بھی tax net میں ہیں، انہوں نے بھی اس کا خیر مقدم کیا، چاہے وہ FPCCI تھا، چاہے وہ Pakistan Retail Business Council تھا، چاہے وہ دیگر Chambers تھے۔

تو اس Scheme کے تحت، جناب سپیکر! کوئی بھی چھوٹا دکاندار، جس کی سالانہ فروخت 20 کروڑ روپے یا اس سے نیچے ہے، وہ ایک سادہ اردو کے form پر،اور وہ form جس کی ایک ایک field ہم نے انجمن تاجران کے ساتھ بیٹھ کر lock کی،ایک سادہ اردو کے form پر، اور یہ form دیگر اور مقامی زبانوں میں بھی موجود ہو گا،اس form کے تحت وہ ہمیں اپنی سالانہ فروخت جب بتائے گا تو اس کے اوپر صرف 1 فیصد tax لگے گا۔

یہ form application کی صورت میں اور FBR کے normal portal دونوں پر موجود ہوگا، اور دکاندار کسی بھی Tax Consultant کی مدد کے بغیر آسان طریقے سے اس form کو خود بھر سکے گا۔ تو جو بھی سالانہ فروخت وہ بتائے گا، اس کے اوپر اس کا 1 فیصد tax کٹے گا۔ اس میں جو اس کا bills میں Withholding Tax کٹا ہوا ہے، بجلی کے bill میں، phone کے bills میں، وہ بھی اس میں adjust کر سکے گا۔ مگر اس adjustment کی ایک limit ہے کہ کم از کم وہ دکاندار، جس وقت اس Scheme میں آئے گا، تو کم از کم نقد 25 ہزار روپے وہ جمع کرائے گا، گوشوارہ جمع کرانے کے وقت۔

جناب سپیکر! اس Scheme کے اندر وہ دکاندار بھی شامل ہو سکتے ہیں جو ابھی tax net میں شامل ہیں، وہ بھی، بشرطیکہ ان کی ابھی sale 20 کروڑ روپے یا اس سے نیچے ہے۔ پچھلے تین سال میں اگر کسی بھی دکاندار کی sale 20 کروڑ روپے یا اس سے نیچے ہے تو وہ اس scheme میں شامل ہو سکتے ہیں۔ تو جناب سپیکر! جو دکاندار اس Scheme میں آئے گا، اس کو FBR کی طرف سے ایک plate ملے گی، سبز رنگ کی۔ اس plate کا design بھی ہم نے دکانداروں کے ساتھ بیٹھ کر طے کیا۔ اور جو بھی دکاندار اس scheme میں آئے گا، اپنا tax ادا کرے گا، یہ plate حاصل کرے گا، اور وہ plate اپنی دکان کے باہر لگائے گا۔ اس دکان میں FBR کا کوئی بھی Inspector قانونی طور پر پوچھ گچھ کے لیے داخل نہیں ہو سکے گا۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ، جو دکاندار اس Scheme میں آئے گا، اس کا عمومی طور پر کوئی audit نہیں ہوگا۔ بڑے cases کے اندر، جہاں پہ audit بنے گا، مثال کے طور پر ایک شخص نے 15 کروڑ کی sale declare کی، اس کے account میں 5, 6 ارب کی رقم نظر آ رہی ہے، تو اس case میں FBR flag کرے گا، انجمن تاجران کی تنظیموں سے رابطہ کرے گا، اور پھر audit کی طرف جائے گا۔

ساتھ ہی ساتھ، ان چھوٹے دکانداروں کو point of sale کی machine سے بھی exemption ہو گی، اور Withholding Agent کا کام بھی ان کو نہیں کرنا ہوگا۔ بنیادی مقصد یہ ہے کہ 35 لاکھ دکاندار، جو ابھی tax net سے باہر ہیں، ان کو اختیاری یا Incentive Based Scheme سے net میں لایا جائے۔ میں شکریہ ادا کرتا ہوں تاجر تنظیموں کا، جنہوں نے اس کا خیر مقدم کیا۔

جناب سپیکر! تیسری بات یہ کہ جو Normal Tax Regime میں بھی file نہیں کرے گا، اس آسان Scheme میں بھی file نہیں کرے گا، تو پھر ایک جرمانہ ہے، اور جرمانے کی رقم بھی Scheme کا حصہ ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنی بات بس مکمل کرتا ہوں، صرف اس بات سے کہ میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں ان ساری business تنظیموں کا، چاہے وہ FPCCI تھی، چاہے وہ OICCI ہے، چاہے وہ Pakistan Business Council ہے، چاہے وہ Karachi Lahore Chamber, Faisalabad, Quetta, Rawalpindi, Pakistan Textile Chamber ہے،

Council, ان سمیت تمام تنظیموں کا، جنہوں نے اس حکومت کے اس بجٹ کا خیر مقدم کیا ہے، اور اس حکومت نے جو relief اس بجٹ میں provide کیا ہے، اس کو appreciate کیا ہے۔ بہت شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اعظم صاحب، Resolution۔ اچھا، جب تک Resolution آتی ہے، محمد نواز الائی صاحب، Please۔ کل بھی آپ کا انتظار کرتے رہے، پرسوں بھی انتظار کرتے رہے۔ جلدی سے بات کیجیئے، کیونکہ نماز کا وقت ہو رہا ہے اور Resolution بھی پڑھنی ہے۔ ارشد صاحب، آپ میرے خیال میں جمعے کے بعد کیجیے گا۔

جناب محمد نواز خان: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب، آپ نے مجھے بولنے کا موقع دے دیا۔ سب سے پہلے تو میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے اس بجٹ میں تمام ساتھیوں کو ٹائم دیا اور وہ اچھے طریقے سے بحث بھی ہو گئی ہے تو اس پر میں آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! ہمارے فنانس منسٹر نے جو بجٹ پیش کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ عوام دوست بجٹ ہے۔ میرا خیال میں یہ چوتھا اور پانچواں بجٹ ہے اس حکومت کا اور ابھی تک عوام کو relief نہیں دیا گیا اور الٹا غریبوں پر اتنا ظلم ہے کہ مہنگائی آسمان تک پہنچ گئی ہے۔ یہ تو میں سمجھتا ہوں IMF کا بجٹ ہے، بجلی اور گیس تو غریب عوام کی پہنچ سے تو بہت دور ہے۔ میں حکومت وقت سے گزارش کروں گا کہ اپنے اس بجٹ پر نظر ثانی کریں اور عوام کو relief دیں۔ جناب سپیکر! کچھ ہی دن پہلے پرائم منسٹر صاحب نے اپنی speech میں کہا تھا میثاق جمہوریت کے لیے تو بہت اچھی بات ہے اگر ہم میثاق جمہوریت پر عمل کر لیں تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ ہمارا پارلیمان بھی مضبوط ہو گا، ہمارے ادارے بھی مضبوط ہوں گے۔ میں کہتا ہوں کہ میرے قائد عمران خان کا وژن ہے۔ اس کو باہر نکالیں، ہم میثاق جمہوریت کے لیے بالکل تیار ہیں۔ اس کو بھی اس وجہ سے سزا مل رہی ہے۔ وہ جیل میں ہے اور اس کے ساتھ ظلم یہ ہو رہا ہے کہ اس کے ساتھ اس کے خاندان کے افراد بھی نہیں مل سکتے۔ پھر یہ کیسی جمہوریت ہے؟

جناب سپیکر! مجھے یاد ہے محترمہ بے نظیر بھٹو شہید نے میثاق جمہوریت کیا تھا۔ وہ معاہدہ اس طرح ہی رہ گیا، پھر 2008 کا الیکشن بھی ہو گیا مگر میثاق جمہوریت پر کوئی عمل نہیں ہوا۔ وقت کم ہے۔ میں اپنے حلقے بٹگرام الائی کی بات کروں گا۔

ہمارا بٹگرام الائی tourism کے حوالے سے Switzerland سے بھی زیادہ خوبصورت ہے۔ اگر حکومت اس طرف توجہ دے تو اس کو بھی کافی فائدہ ہو گا اور مقامی لوگوں کو روزگار کے مواقع بھی مل سکیں گے۔ بٹگرام الائی میں جنگلات بہت زیادہ ہیں۔ اگر سوئی گیس کا بندوبست ہو جائے تو ہمارے جنگلات بھی بچ سکتے ہیں۔ جناب سپیکر! میرے حلقے میں ایک گرڈ سٹیشن تھاہ کوٹ ہے، جو 33 کے وی سے 132 کے وی کا ہوا ہے۔ الائی پاور ہاؤس کا نومبر 2022 میں ٹینڈر بھی ہو چکا تھا اور اس کا 70 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے مگر سست رفتاری کی وجہ سے ابھی تک مکمل نہیں ہوا۔ میں حکومت سے پرزور مطالبہ کروں گا کہ اس کو جلد از جلد مکمل کیا جائے تاکہ لوگوں کو سہولت مل جائے۔

ہمارا الائی پاور ہاؤس سے ایک تھاہ کوٹ تک روڈ ہے اور دوسرا پنہ سے ڈیم تک روڈ ہے۔ یہ واپڈا کے روڈ ہیں۔ انہوں نے اس پر لاپروائی کی ہے، 15،10 سال سے وہ کھنڈرات بنے ہوئے ہیں، عوام کو بہت تکلیف ہے۔ میں آپ کی وساطت سے چیئرمین واپڈا کو گزارش کرتا ہوں کہ اس پر فوراً کام شروع کیا جائے عوام کو سہولت مل سکے۔ آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔

جناب سپیکر: ڈار صاحب، ریزولوشن کا انتظار کر رہے ہیں۔ چشتی صاحب، آپ بات کرنا چاہیں گے؟ جی ڈپٹی پرائم منسٹر صاحب۔

نائب وزیر اعظم، وزیر برائے خارجہ امور (سینیٹر محمد اسحٰق ڈار): سپیکر صاحب! لاء منسٹر صاحب، draft لا رہے ہیں، چند منٹ میں آ جائیں گے، پھر پیش کرتے تھے۔

جناب سپیکر: جمعے کے بعد کریں گے؟

سینیٹر محمد اسحٰق ڈار: نہیں کوشش کرتے ہیں کہ جمعہ سے پہلے کر دیں۔

جناب سپیکر: ابھی ہمارے پاس چھ منٹ ہیں۔ سنجے پروانی صاحب، آپ بات کر لیں۔ ابھی ٹائم ہے، خطبہ شروع ہو گا، ہم پہنچ جائیں گے ان شاء اللہ۔

جناب سنجے پروانی: بہت شکریہ، جناب سپیکر صاحب! مجھے آپ موقع دے رہے ہیں بجٹ 27-2026 پر بات کرنے کے لیے۔ پہلے تو میں شکر ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کا، پھر اپنے والدین کا اور اپنی پارٹی لیڈرشپ کا جس نے مجھے اس ایوان میں تیسری بار پہنچایا ہے۔

جناب سپیکر: سنجے صاحب، میرا خیال ہے آپ بھی نماز کے بعد کر لیجیے گا، یہ ریزولوشن آ گئی ہے، یہ ایک important چیز ہے، پھر تسلی سے کر لیجیئے گا۔ جی اعظم صاحب۔ پھر جمعہ کے بعد کر لیں، کیا کریں؟ ایک دس پہ ہو گا، وہ پانچ منٹ میں لے آئیں، پانچ منٹ میں ہو کے آیئے۔ سنجے صاحب بات کر لیں، وہ کہہ رہے ہیں ابھی ٹائم ہے۔ وہرہ صاحب، آپ بات کرنا چاہیں گے؟ پانچ سات منٹ ہیں۔ وہرہ صاحب شروع کریں، پھر continue کیجیے گا جمعہ کے بعد۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: نہیں آپ کو نہیں دینا، میں کیوں دوں آپ کو؟ آپ بات کر چکے ہیں۔ میں نے نہیں دینا، وہ میں نے کام کرنا ہی نہیں۔ میرے خلاف جو مرضی کر لیں۔ میں نے ایم این ایز کو protect کرنا ہے، جو اندر ہوا وہ بھی دیکھا، جو یہاں ہوا وہ بھی دیکھا، جو باہر ہوا وہ بھی دیکھا۔ جی، وہرہ صاحب۔

جناب ارشد عبداللہ وہرہ: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ محترم سپیکر صاحب! معزز اراکین پارلیمنٹ، سب سے پہلے میں Field Marshal عاصم منیر صاحب کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں، جن کی بصیرت، بہادری اور سفارتی حکمتِ عملی نے America-Iran امن

معاہدہ کو ممکن بنایا۔ آپ کی قیادت میں پاکستان نے خطے میں امن کا علمبردار بن کر یہ ثابت کیا کہ جنگ نہیں، مکالمہ ہی مسائل کا حل ہے۔ یہ معاہدہ نہ صرف خطے کے کروڑوں لوگوں کی سلامتی کی ضمانت ہے بلکہ پاکستان کے وقار میں بھی اضافے کا باعث بنا۔

اسی طرح میں وزیراعظم کی دانشمندانہ قیادت کو سلام پیش کرتا ہوں۔ آپ کی دور اندیشی اور غیر متزلزل عزم نے عالمی سطح پر پاکستان کا مقدمہ بہترین انداز میں پیش کیا۔ America-Iran کے درمیان پل کا کردار ادا کر کے آپ نے دنیا کو دکھایا کہ پاکستان امن، استحکام اور باہمی احترام کا علمبردار ہے۔ قوم آپ کو اس تاریخی کامیابی پر مبارکباد دیتی ہے۔

محترم سپیکر! جب سرحدیں محفوظ ہوں اور خطے میں امن ہو، تب ہی معیشت پروان چڑھتی ہے۔ آج کا بجٹ اسی امن کے ثمرات کو عوام تک پہنچانے کا باعث ہونا چاہیئے تھا۔ عوام کو جو ریلیف ملنا چاہیئے تھا اور مہنگائی کے جو اثرات کم ہونے چاہیئے تھے، بنیادی اشیاء پر subsidy ، خاص طور پر بجلی، گیس اور تیل کی قیمتوں میں۔ Prime Minister صاحب آج ریلیف دیں گے، ان شاءاللہ، امید ہے بڑا ریلیف ملے گا۔ تنخواہوں میں جو اضافہ سات فیصد کیا ہے۔ جناب سپیکر! total Budget کا impact جو ہے، سرکاری تنخواہوں کا اور سرکاری خرچے کا چھ فیصد ہے۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں گنجائش تھی کہ سات سے آپ دس فیصد بھی کر سکتے تھے۔ یہ بجٹ اعداد و شمار کا مجموعہ نہیں بلکہ یہ پوری قوم کے عزم کا اظہار ہونا چاہیئے تھا۔ جس طرح Field Marshal اور وزیراعظم نے بین الاقوامی سطح پر پاکستان کا سر بلند کیا، اسی طرح اندرونِ ملک بھی خوشحالی چاہتے ہیں۔ جس طرح Operation Bunyanun Marsoos اور معرکہ حق ہوا، اب ملک کے اندر بھی ایک معرکہ حق ہونا چاہیئے، ابھی معرکہ معیشت پر عمل ہو گا۔

جناب سپیکر! پچھلے سال بھی میں نے اپنی Budget speech میں کہا تھا کہ تقریباً گیارہ سو ارب روپے، 1.1 trillion کا shortfall تھا receiving میں اور اس سال بھی وہی ہوا جو میں نے پچھلے سال prediction کی تھی۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہمارے بجٹ کا چالیس فیصد قرض کی ادائیگی میں نہیں بلکہ جو قرض لیا ہوا ہے، اس کے سود کی ادائیگی میں چلا جاتا ہے اور اس صورتحال میں ترقیاتی بجٹ پر اس کا impact آتا ہے، جو ہمیں نظر بھی آ رہا ہے۔ اب اس میں دو figures آ رہے ہیں۔ 1.1 trillion سے Prime Minister صاحب نے 1.37 trillion اس میں مزید add کر دیا، اور Planning and Development کی جو demand ہے، وہ کی ہے۔ ہاں، اس 4trillion میں کراچی اتنے decimal point پہ ہے کہ ہمیں کہیں نظر بھی نہیں آیا۔ آپ کے GDP کا contribution agriculture کا 25 فیصد ہے، اور tax collection صرف چند ارب روپے ہے۔ جناب سپیکر! ہماری total agriculture land جو ہے پورے پاکستان کی 54 million acre ہے اور ہر ایک acre پر سال میں دو یا تین فصلیں ہوتی ہیں۔ اگر 2000 روپے بھی ٹیکس لگائیں، دو ہزار روپے سال کا acre کے حساب سے، تب بھی ہمارے 110 ارب روپے جمع ہوتے ہیں۔ IMF کے دیگر مطالبے تو ہم مان لیتے

ہیں، مگر یہ مطالبہ ہے کہ زرعی ٹیکس کا نظام وفاقی ٹیکس سے ہم آہنگ کیا جائے اور بڑے زمینداروں کو tax net میں لایا جائے، لیکن عملی نفاذ صوبوں کے تعاون کے بغیر ممکن نہیں۔

سر، exports ہماری جو ہے پچھلے 30 سال سے یہی کوئی 25,30 billion کے بیچ میں پھر رہی ہے اور ابھی تک ہم نے کوئی ایسا revolutionary کام نہیں کیا کہ ہماری export جو ہے وہ drastically بڑھے۔ Bangladesh ہم سے بہت پیچھے تھا exports میں، وہ تقریباً 60 billion پہ چلا گیا۔ ہم اپنے textile کے sector کو ہمیشہ بھول جاتے ہیں کہ یہی ایک ہمارا sector ہے جو ہمیں اس وقت بھی ہماری export کا 60% وہ textile سے دیتا ہے۔

اب textile میں ہمارا problem کیا ہے؟ جو ہمارا issue ہے، جو ہمارے neighbouring country ہیں، ان کا per dollar conversion rate جو ہے ہمارا 1 dollar سے 7 dollar ہے اور ان کا conversion ایک dollar کی cotton کو convert کرتے ہیں 30 dollars میں، تو ہم نے اپنے value addition پر صحیح طریقے سے توجہ نہیں دی۔ ہم آج بھی اس طرح نہیں گئے۔ ہماری جو textile mills ہیں، Prime Minister صاحب نے جب Budget کے لیے proposals مانگے تو وہی 20، 25 خاندان جو ہیں، وہی جمع ہوتے ہیں اور وہی انہی کی policies پر عمل ہوتا ہے۔

سر! 1500 textile mills آج بھی ہیں، جس میں knitwear کی بھی ہے، woven کی بھی ہے۔ ان textile mills کے لئے اگر آپ cost of doing business جو ہے وہ ظاہر ہے کم نہیں کر سکتے آپ at least ان کو ease of business تو دے دیں۔ اگر ان کے پاس ease of business مل جائے گا تو ہو سکتا ہے کہ ان کو breathing space ملے اور ہم پھر نئی markets کو explore کر سکیں۔

سر، اب کراچی کا مقدمہ میں پورے دردِ دل سے یہ بات ایوان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ بدقسمتی سے وفاقی اور صوبائی دونوں حکومتوں نے کراچی کو مسلسل نظرانداز کیا ہے۔ کراچی جس کی income کی base پر 60% of the revenue has been given by Karachi, اس کے لیے اس Budget میں کیا رکھا گیا ہے؟

کراچی کی ports پاکستان کی معیشت کی شہ رگ ہیں۔ یہ کراچی ہی ہے جس کے ٹیکس سے پورا ملک چلتا ہے۔ آج کراچی کا نوجوان بجلی کا بل دیتا ہے لیکن 12 سے 18 گھنٹے کی load shedding جھیلتا ہے۔ کراچی کا تاجر ٹیکس دیتا ہے لیکن اسے سہولت نہیں۔ کراچی کی ماں، بیٹی پانی کے لیے گھنٹوں لائن میں کھڑی ہوتی ہے۔ کراچی کا مزدور بسوں کی چھتوں پر بیٹھ کر سفر کرتا ہے۔ محترم سپیکر، یہ ناانصافی اب بند ہونی چاہیئے۔

RESOLUTION APPRECIATING PAKISTAN'S LEADERSHIP AND DIPLOMATIC EFFORTS IN FACILITATING THE UNITED STATES-IRAN PEACE AGREEMENT

جناب سپیکر: وہرہ صاحب جمعہ کے بعد پھر continue کرلیجئے گا۔ اعظم صاحب Resolution پڑھ لیجئے۔

Minister for Law and Justice (Senator Azam Nazeer Tarar): With the permission of the Chair, may I have moved the Resolution?

Mr. Speaker: Please move the Resolution.

سینٹر اعظم نذیر تارڑ: سر! جیسے پرائم منسٹر صاحب نے اس ہاؤس سے ایک درخواست کی تھی اور Leader of the Opposition اور Treasury Benches پر بیٹھی لیڈرشپ سے ہم نے بات کرنے کے بعد اس تاریخ ساز موقع پر یہ قرارداد پیش کرنے کے لیے لائے ہیں۔ مختصر ہے جی، لیکن ہم اپنے جذبات کا اظہار کر دیں گے۔

Senator Azam Nazeer Tarar: Whereas the National Assembly of Pakistan notes with immense satisfaction and pride the landmark diplomatic breakthrough in form of session of hostilities and signing of an agreement on a framework for peace and stability between the United States of America and the Islamic Republic of Iran.

Whereas the House recognizes the negative fallout of the conflict for the regional peace & stability as well as for the economic stability and energy security of the countries across the globe.

Now therefore, the National Assembly of Pakistan unanimously resolves as follows:

The House places on record it's profound appreciation for the Prime Minister of Pakistan Muhammad Shehbaz Sharif, Deputy Prime Minister Senator Mohammad Ishaq Dar, Interior Minister, Syed Mohsin Raza Naqvi and Field Marshall, Syed Asim Munir and the entire team engaged in the process of negotiations. Their sincere and tireless effort positioned Pakistan as a trusted neutral mediator on global stage.

The House also congratulates and appreciates the leaderships of Islamic Republic of Iran and the United States of America for successful completion and signing of this historic peace deal.

Mr. Speaker: Now, I put the Resolution to the House. The question is that Resolution, as moved, be adopted.

(The Resolution was adopted unanimously.)

جناب سپیکر: ہم دو بج کر پندرہ منٹ تک نماز کی break کریں گے اور پھر request کروں گا ممبران سے، کل بھی نہیں آئے ہم request کرتے رہے، آج کے بعد debate نہیں ہو گی تو آج جن جن ممبران نے بات کرنی ہے وہ ضرور کر لیں۔ اب ہم وقفہ کرتے ہیں۔

(The proceedings of the House were suspended for Jumma Prayers)

(وقفہ کے بعد ایوان کی کارروائی زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر دوپہر 2 بجکر 30 پر دوبارہ شروع ہوئی۔)

FURTHER GENERAL DISCUSSION ON THE BUDGET FOR THE YEAR, 2026-27

جناب ڈپٹی سپیکر: وہرہ صاحب کا مائیک کھولیں۔

جناب ارشد عبداللہ وہرہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، میں وہیں سے continue کروں گا جہاں میں نے چھوڑا تھا۔ سر! کراچی کے پانچ projects ہیں جو کہ وفاق اور صوبہ دونوں نے مل کر کرنے تھے، اور یہ تقریباً کوئی project جو ہے وہ پندرہ سال سے ہے، کوئی بیس سال سے ہے، کوئی دس سال سے ہے۔

K-IV آپ سب کے علم میں ہے کہ K-IV جس طرح کراچی کو 650 MGD پانی extra ملنا ہے، اور پھر اس کا Part-II میں اتنا ہی پانی اور بھی ملنا ہے۔ تو K-IV اب نظر آرہا ہے کہ K-IV completion پہ تو ہے، but it's very unfortunate سر! جو اس کی augmentation کا project ہے وہ Sindh Government کے پاس ہے، اور Sindh Government کے پاس Asian Development Bank کے hundred billion rupees for the last few years پڑے ہوئے ہیں۔ اب اگر کل کو آپ کا K-IV شروع ہو جاتا ہے تو اس پانی کو distribute کرنے کا ابھی تک proper جو ہے اس کی augmentation ہوئی نہیں ہے، تو یہ بہت بڑا flaw ہے۔

دوسرا سر! Karachi Circular Railway۔ کئی دفعہ یہ 1850ء سے کراچی دنیا کے ان تین بڑے شہروں میں تھا جہاں پہ mass transit آیا تھا، اور tram کی صورت میں آیا تھا۔ اس کے بعد 1970 تک tram چلتی رہی، پھر وہاں کراچی میں جو ہے Karachi Circular Railway شروع ہوئی۔ Karachi Circular Railway سر! کئی دفعہ جو ہے اس project کو، اس پہ funding ہوتی ہے، اس کی کوئی timeline دی جاتی ہے، اور اس کے بعد پھر جو ہے Karachi Circular Railway پھر دفن ہو جاتا ہے۔ سر! اب میں یہ سمجھتا ہوں کہ کراچی کی جو ضرورت ہے، اب Karachi Circular Railway جو 43 kilometers ہے، اس

کے بجائے ہم اگر کراچی وہاں پر جس طریقے سے Dubai میں overhead trams چل رہی ہیں۔وہ trains مختلف area-wise اس پروجیکٹ کی ضرورت ہے۔

تیسرا Green line آپ کے علم میں ہے کہ 2016 سے کئی دفعہ اس کی opening بھی ہو گئی ۔ اب یہ تقریباً completion پر ہے۔S-III سر! اس پروجیکٹ پر 7 billion rupees زمین کے اندر دفن ہو گئے ہیں اور اس کا اب کیا ہو گا؟ بالکل یہ project ختم ہو گیا ہے۔ اس پر نہ کوئی آگے کوئی بات کرتا ہے، نہ Sindh Government بات کرتی ہے، نہ Federal Government بات کرتی ہے۔ Federal Government نے اس میں 7 billion rupees دیے، اور وہ seven billion rupees سر! وہ بھی زمین کے اندر دفن ہو گئے، کسی کو نہیں پتا۔

کراچی کا 500 mgd جو گندہ پانی ہے وہ سمندر میں جا رہا ہے۔ سمندر میں آلودگی کی وجہ سے جو problem آگے آنے ہیں، ہم یہاں تجارت کی بات کرتے ہیں، ports کی بات کرتے ہیں، سر یہ چیزیں important ہوتی ہیں، اور پانی جب clean نہیں ہو گا تو وہاں پر جو ہے پھر دوسرے ملکوں کے جہاز آنے سے پہلے سوچیں گے کہ بھئی یہاں پر جو ہے اس گندے پانی میں ہم اپنے جہازوں کو لے کر جائیں یا نہ جائیں۔

ایک بڑا project تھا، Karachi Transformation Plan۔اب Karachi Transformation Plan جو ہے، وہ میرے خیال سے books میں بھی شاید نہیں ہے۔ کسی جگہ کسی Budget میں اس کی کوئی reflection نہیں آرہی۔اس کو بھی دس سال ہو گئے تقریباً، اور مجھے تو اب یہ نظر آرہی ہے کہ کراچی transformation ہو گیا ہے، کراچی transform ہو چکا ہے۔ کراچی ایک اچھا شہر تھا، لیکن پچھلے بیس سال میں، اٹھارہ سال میں، اس کراچی شہر کا جو حال ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ نہ وہاں پر کوئی سڑک ہے، نہ پانی کا نظام ہے، نہ بجلی ہے، کچرا کوئی اٹھاتا نہیں ہے، drainage کا system بالکل ختم ہو چکا ہے۔

سر! ابھی ہمارے دوستوں نے بات کی تھی کہ سندھ کو سندھ کے حصے کا پانی نہیں ملتا، اور جو پانی allocated ہے وہ 54 million acre feet ہے۔ سر، 54 million acre feet جو پانی آتا ہے، پانی کی first priority ہوتی ہے، وہ priority ہوتی ہے for the human consumption۔اس کے بعد second priority ہوتی ہے for agriculture ۔اسی طریقے سے وہ پھر نیچے چلی آتی ہے۔ لیکن سر! کراچی کو 54 million acre feet کا 0.78 percent پانی ملتا ہے۔ سر، یہ ناانصافی ہے کراچی کے لوگوں کے ساتھ، ناانصافی ہے۔ جس طرح میں نے پہلے کہا تھا کہ کراچی کی ماں، بہن، بیٹیاں لائنوں میں لگ کر پانی پینے کا لے کر آتی ہیں۔

سر! Karachi Electric Supply Corporation, K-Electric، بارہ سے اٹھارہ گھنٹے کی load shedding غریب علاقوں میں۔Reason being، وہ یہ کہتے تھے کہ ہمیں NEPRA نے اتنے percent losses allow کی ہیں۔ سر! جب آپ نے captive power plant پہ پابندی لگا دی، اور یہ سارے K-Electric پہ shift ہوئے، بڑے بڑے industrial

units،اب یہ سارے جب K- Electric industrial units پہ shift ہوئے and they are all good paymaster industrialists ہیں،تواب K-Electric کا loss بالکل کم ہو گیا ہے۔ K-Electric کا loss بہت نیچے آ گیا ہے۔ توکم از کم سر،ان غریب گھروں میں تو بجلی دینا شروع کر دیں، جہاں یہ اٹھارہ،اٹھارہ گھنٹے کی load shedding کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، wind up کریں۔

جناب ارشد عبداللہ وہرہ: سر! wind up کر رہا ہوں۔ سر! سب سے important بات یہ ہے کہ ابھی اس Budget میں سر، صرف دو منٹ دیجئے گا please ۔ سر،اس Budget میں جو allocation ہے PSDP کی 3 trillion کی،اس میں کراچی جو ملک کے GDP میں 25% contribute کرتا ہے،اور کراچی کو 11.98 billion دیے گئے ہیں 3 trillion میں سے۔ سر! یہ 3 trillion میں سے 11.98billion ، جو کہ less than 1% ہے۔ سر، یہ less than 1% ہے۔

کراچی 60% plus tax collect کرتا،اور اگر ہم اس کو calculate کریں per capita ، تو کراچی کے ایک شخص کو 404 روپے PSDP میں مل رہے ہیں، جبکہ سندھ کے شہری کو 850 روپے، اور پورے پاکستان میں یہ 2000 روپے سے اوپر ہے per capita۔ ٹھیک ہے سر، wind up کرتے ہیں۔ کراچی بسا بسا کے اجڑ گیا، جس نے ملک بنایا وہ خود اجڑ گیا۔ آج دو کروڑ لوگ یہی سوال پوچھ رہے ہیں، ہم نے ملک بنایا، tax دیا، revenue دیا، تو ہمارا حق کدھر ہے؟ پاکستان زندہ باد، کراچی پائندہ باد۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ، ڈاکٹر نفیسہ شاہ صاحبہ، نوشین افتخار صاحبہ۔

محترمہ نوشین افتخار: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ بہت شکریہ جناب سپیکر، وقت دینے کے لیے۔ یہ جو Budget کا اجلاس ہے جناب سپیکر، اس کا انتظار ہم سے زیادہ پاکستان کی پچیس کروڑ عوام جو ہے وہ کرتی ہے، اور وہ حکومتِ وقت سے یہی امید لگا کے بیٹھی ہوتی ہے کہ ان کے لیے بے پناہ reliefs جو ہیں وہ حکومتِ وقت دے گی، تاکہ ان کا جو اعتماد ہے وہ ہم پہ بحال ہو، اور جو عوام کا ایک vision جو PML(N) کا تھا، تعمیر و ترقی کا، عوام کی فلاح کا، اور ہر segment کو جو reliefs دینے کے لیے ہمارے وزیر اعظم پاکستان میاں محمد شہباز شریف نے اور ان کی ٹیم نے یہ جو ایک Budget بنایا، وہ اپنی نوعیت کا بہترین Budget ہے۔ اور وہ میں اس لیے کہوں گی کہ پچھلے سال جب پاکستان میں سیلاب بھی تھا، پچھلے سال جب ہم اس خطے میں جنگ کی صورتحال سے گزرے، بھارت اور پاکستان کی جنگ تھی، اور اس سال کا جو Budget بنایا گیا، وہ وزیر اعظم اور ان کی ٹیم کو ہم مبارکباد پیش کرتے ہیں، کیونکہ اس Budget سے عوام کے کافی حد تک مسائل کی بہتری کر سکتے ہیں۔

سب سے پہلے مبارک باد دینا چاہوں گی پچیس کروڑ عوام کو، پاکستان کے تمام ان لوگوں کو آج جو Memorandum of Understanding پہ ہم نے sign کیے، پاکستان کا نام اللہ تعالیٰ نے عالمی دنیا میں سرخرو کر دیا۔ اس کے لیے ہمارے Field

Marshalعاصم منیر صاحب، وزیر اعظم پاکستان، Deputy Prime Minister، اور وزیر داخلہ، ان سب کی کاوشوں سے آج پاکستان کا نام history میں لکھا جائے گا۔

وزیر اعظم پاکستان نے جو کاوشیں کیں اس Budget میں، کیونکہ ہم نے وعدہ کیا تھا کہ ہم نوجوان کو خود مختار بنائیں گے، اور نہ صرف وفاق بلکہ پنجاب بھی اس بات کو، بلکہ اپنی تمام وسائل کو بروئے کار لا رہے ہیں۔

750ارب کا fund تعلیم کے لیے مختص کیا گیا، اور وفاق میں بھی Prime Minister Youth Programme کے تحت عوام کو، اور خاص کر کے نوجوانوں کو، جن کو ہم نے laptop کی schemes میں اضافے کے لیے fundرکھا، وہیں ان کی development، skill trainings کے لیے ہم نے پیسے رکھے، ہم نے interest-free loans رکھے، تاکہ وہ اپنے کاروبار میں اپنے آپ کو establish کر سکیں، کیونکہ اس ملک کا youth، اس ملک کا نوجوان، اس ملک کا کل ہے، اور اس کو روشن مستقبل کو دینے کا جوان سے عہد کیا تھا، وہ وزیر اعظم نے پورا کیا۔ اس Budget پر بات کروں۔ جو بات کی گئی تھی خواتین کے لیے، خواتین آپ کی half voter ہیں اس ملک میں۔ BISP کا انتہائی اچھا پروگرام ہے اور وہ خواتین کے لیے ایسا سماجی اور فلاحی پروگرام ہے۔ اس کے لیے fundدینا بھی ہمارے وزیر اعظم کی ایک سوچ تھی کہ خواتین کو خود مختار بنایا جائے گا، اس کا بھی وعدہ پورا کیا گیا۔ بات کروں گی اس ملک کی ریڑھ کی ہڈی، کسان کی، جن کے لیے سب نے آواز اٹھائی، تو میں بھی اس حلقے میں سے ہوں جہاں پہ زرعی زمین ہے اور لوگ گندم، چاول اُگاتے ہیں۔ محنتی لوگ ہیں۔ یہ کسان اس ملک کو روٹی دینے والا ہے۔ اس کے غلے کی حفاظت کرنا بھی حکومت کی ذمہ داری ہے، اور میں یہی حکومت سے درخواست کروں گی کہ جتنا maximum relief ہم اپنے کسان کو دے سکتے ہیں، دیں۔

بات آئی salaried class کی، تو salaried class کی بھی تنخواہوں میں اضافہ کیا۔ بات آئی ہمارے چھوٹے دکانداروں کی، ان کو بھی ہم نے taxes کی صورت میں، جو کہ ایک fixed tax ہے، reliefدیا۔ بات آئی اس ملک کے دفاع کی، تو سب سے پہلے مبارکباد وزیر اعظم پاکستان کو، جنہوں نےField Marshal Sahib کے ساتھ مل کے بھارت کو ناکوں چنے چبوائے۔ اب وہ جارحیت سے، جس طرح ہمیں سمجھتا تھا کہ ہم کہیں نہ کہیں آ کے ٹوٹیں گے، ایسا کبھی نہیں ہو گا جناب سپیکر، کیونکہ اگر آج آپ پانی کو بطور ہتھیار استعمال کرتے ہیں، جو کہ انسانی ضرورت ہے، تو پھر بھی آپ کو ہی face کرنا پڑے گا، کیونکہ ہم لوگ بالکل تیار ہیں کہ نئے dams کی صورت میں، water reservoirs کی صورت میں، ہم پاکستان کو کبھی بھی اس قلت سے گزرنے نہیں دیں گے۔

بھارت ہمارا جو ازلی دشمن ہے، جو کہ ایک بزدل ہے اور رات کی تاریکی میں پاکستان پر حملہ کرتا ہے، اس کے لیے ہمیں دفاع کو مضبوط بنانا ہے اور وزیر اعظم پاکستان، ان شاءاللہ، اپنی جو معیشت کی policies تھیں، ان کے تحت دوبارہ یہ کام کریں گے۔

ہماری داخلی national security policies کی ہم بات کرتے ہیں، ہم نے terrorism کو بھی counter کرنا ہے۔ ہم نے اپنے law enforcement agencies کو بھی مضبوط بنانا ہے۔

آج میاں محمد نواز شریف کی بات کروں گی۔ ہماری پارٹی کو کہا جاتا ہے، ہم ایسی ایک سیاسی پارٹی ہیں۔ جب وہاں سے تقریریں ہوئیں، تو میں نے دیکھا کہ اس ایوان کو، ایوان کی جگہ film city بنا کے پنجابی میں تقریریں کرنا، بے شک ہم سب کی زبان پنجابی ہے، لیکن اس ایوان کا ایک decorum ہے۔ یہاں پہ "مولا دا کھڑاک" کی طرح shooting نہیں ہوتی، یہاں پہ عوام کے لیے Budget تیار ہوتے ہیں۔ پھر ایک بھائی نے کہا کہ مرد کے بچے ہو تو بلاؤ ان کے بانی کو۔ دو دفعہ تو ان کی حکومت میں بانی کو ہرا کے ڈسکہ والوں نے چلتا کیا تھا، تو پاکستان کی عوام تو ان کو پہلے ہی reject کر چکی۔ PML(N) وہ حکومت ہے جس نے اس ملک کو ایٹمی طاقت دے کر مضبوط بنایا۔ ان کا نام ہے میاں محمد نواز شریف۔ اس دفعہ دفاع کو مضبوط کیا، Field Marshal Sahib کے ساتھ مل کے، تو ان کا نام ہے میاں محمد شہباز شریف۔ میثاقِ جمہوریت کی بات کی، تو میرے لیڈر میاں محمد نواز شریف نے بات کی۔ میثاقِ معیشت کی بات کی، تو میاں محمد شہباز شریف نے بات کی۔ ہم بچپن میں ایک محاورہ سنتے تھے، لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے۔ اسمبلی آکر پتا چلا وہ بھوت کون سے ہیں، وہ یہ ہماری ساتھ والی کرسیوں میں بیٹھے موجود نمائندے ہیں۔

9 مئی ان کے سر، 26 نومبر ان کے سر، BRT مکمل انہوں نے نہیں کی، لنگر خانے ان سے نہیں چلے، لگانے تھے Billion Trees وہ پتہ نہیں کدھر گئے۔ اس کے علاوہ KP نکمے، نااہل، تین چار سالوں میں تین وزیر اعلیٰ، بلکہ تین سالوں میں چار وزیر اعلیٰ بھی انہوں نے تبدیل کر کے دیکھ لیے ہیں، پھر بھی یہ PML(N) کا مقابلہ نہیں کر پائیں گے۔ ہم نے Budget دیا ہے جس میں عوام کو relief دینے کا وعدہ تھا۔ یہ عوام کا دوست Budget اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ جو 25 کروڑ عوام کو یہ خواب دکھا کر آئے تھے۔ یہ 50 لاکھ گھروں کے اور ایک کروڑ نوکریوں کے، ان میں سے ایک چیز کا بھی یہ وعدہ وفا نہیں کر پائے۔

میں آج خوشی سے اس چیز کا اعتراف کرتی ہوں کہ ہماری سیاسی پارٹی، ٹھیک ہے، ہم سے بھی کوتاہیاں ہوتی ہوں گی، لیکن ہماری تربیت ہمارے قائد نے اس طرح نہیں کی کہ ہم ان کے لیے غیر اخلاقی زبانیں استعمال کریں۔ سیاست کی جو ایک روایت تھی، ایک دوسرے کی عزت تھی، ان سب نے اس کو تباہ کر دیا۔ یہ لوٹوں کی فوج جو بیٹھی ہے، ذرا ان سے کبھی یہ تو پوچھیں کہ جب یہ میاں محمد نواز شریف کے دور میں ان Benches پہ بیٹھا کرتے تھے، تب تو قائد کے بڑے نعرے لگاتے تھے، اور آج جب یہ وہاں بیٹھے ہیں تو ملک کی national security کی بات یہ نہیں کرتے، ملک کے دفاع کی بات یہ نہیں کرتے، ملک میں غریبوں کی بات نہیں کرتے۔ یہ بات کرتے ہیں، ہمارا بانی چھڑا دو۔ 190 million Pound کی چوری آپ کے بانی نے کی، ہمارے KP میں 40 ارب کی corruption آپ کے بانی نے کی، توشہ خانہ کا چور آپ کا بانی۔ تو بھائی، ملک تو چلائے گا وزیر اعظم پاکستان، شہباز شریف۔ ہمیں نیا پاکستان نہیں چاہیئے، ہمیں یہی پاکستان چاہیئے جس میں غریب کے لیے روٹی ہو، نوجوان کے لیے نوکری ہو، لوگوں کے پاس اپنی چھت ہو۔

ہماری وزیر اعلیٰ خاتون بیٹھی ہیں، انہوں نے دیا ہے "اپنی چھت اپنا گھر" پروگرام۔ اس کا ستھرا پنجاب دیکھ لیں۔ ہر پروگرام اللہ کے فضل سے کامیاب ہے اور جس کا اعتراف پوری دنیا کرتی ہے۔ تو overall میں یہی کہنا چاہوں گی کہ PML(N) ایک ایسی پارٹی ہے جس نے ہمیشہ پاکستان کے استحکام کی بات کی، پاکستان کی ترقی کی بات کی، اور ان شاءاللہ، اگر اللہ نے چاہا تو یہ پانچ سال، اگر ہماری حکومت نے یہ وقت مکمل کر لیا تو وہ دن دور نہیں ہے جب پاکستان super power کے طور پر اس دنیا کے نقشے پر اُبھرے گا۔

ایک وقت وہ تھا کہ جب امریکہ سے مدد مانگی جاتی تھی، Cypher لہرائے جاتے تھے۔ آج ایک وقت وہ ہے جب ہمارے ملک کے جو سرپرستِ اعلیٰ ہیں، وہ آج ثالثی بنے ہیں۔ تو اس کا یہ مطلب ہے کہ PML(N) کو اللہ تعالیٰ بھی نواز رہا ہے، کیونکہ اس نے ہمیں نواز دیا تھا اور آج وہ بھی نواز رہا ہے کہ ہم کام کرنے والے لوگ ہیں، ہم باتیں کرنے والے لوگ نہیں تھے۔

اس کے ساتھ اپنے شہر ڈسکہ کی بات کروں گی۔ میں نے وہاں سے تین الیکشن لڑے، میرے والد کی وفات کے بعد، اور ڈسکہ کی غیور عوام نے ان کو وہاں سے اب تک 14 الیکشن ہروا کے بھیجا ہے۔ ان کی مہربانی ہے، لیکن ان کی امیدیں اس حکومت سے بہت زیادہ ہیں۔ گیس کا مطالبہ ہر جگہ کیا جاتا ہے اور اللہ کرے کہ ایران کے ساتھ پاکستان کی pipeline کا معاہدہ مکمل ہو، کیونکہ ڈسکہ نے کبھی بھی محمد نواز شریف کو ناامید نہیں کیا۔ ان شاءاللہ یہی امید ہے کہ اس ملک کے حالات بدلیں گے، اور اس کو بدلے گی PML(N) کیونکہ نواز شریف تھا، نواز شریف ہے اور ان شاءاللہ نواز شریف رہے گا۔ میرے ملک کے لیے یہ بات واضح ہو گئی کہ پاکستان ایک امن پسند ملک ہے۔ Pakistan is the peacemaker.

ہمارے ادھر کے Benches, ہمارے اتحادی، ان سب کا بھی بہت شکریہ۔ ہم ان کی عزت کرتے ہیں۔ یہ ہمارے لیے قابلِ قدر ہیں، اور ادھر کے لوگوں سے بھی یہ درخواست کروں گی کہ اس Budget میں صرف پاکستان کی بات کریں، ان 25 کروڑ عوام کی بات کریں جن کے ہم ذمہ دار ہیں، جو ہم سے امیدیں لگا کے بیٹھی ہے۔ ہر وقت ایک دوسرے کو گالیاں دینا اس ملک کو پستی کی طرف لے کے جائے گا، لیکن اگر یہی بات ہم مل کے کریں گے تو پاکستان ان شاءاللہ بلندیاں چھوئے گا۔ پاکستان زندہ باد۔ میاں محمد نواز شریف زندہ باد۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ ڈاکٹر نفیسہ شاہ صاحبہ۔

ڈاکٹر نفیسہ شاہ: شکریہ سپیکر صاحب۔ Budget پر بحث جاری ہے اور آج اس کی winding up ہو گی۔ جناب سپیکر! کچھ دن کے بعد ہم سب شہدائے کربلا کو سارے ملک میں زبردست خراجِ تحسین پیش کریں گے۔ ان کی قربانیوں کے قصیدے، ان کے عزم سے سبق، ان کے صبر کے حوالے سے نوحہ خوانی، قصیدہ، مجالس ہوں گی۔

شاہ است حسین، بادشاہ است حسین

دین است حسین، دین پناہ است حسین

سر داد، نداد دست در دست یزید

حقا کہ بنائے لاالٰہ است حسین

جناب سپیکر! اسی spirit کے ساتھ ہم نے دیکھا کہ ایران، وہ ملک جو پچھلے چالیس سال سے زیادہ ایک imperial attack کی زد میں تھا، sanctions کی زد میں تھا، جب February میں امریکہ اور اسرائیل نے ان کے اوپر حملہ کیا تو انہوں نے کس طریقے سے لڑا۔ یہ وہی strength تھی جو کربلا کی spirit نے ان کو دی تھی۔

جناب سپیکر! اب ایک unthinkable, unimaginable ایک Super Power کو ہم دیکھ رہے ہیں، how they are treating پاکستان نے حق کا ساتھ دیا اور امن قائم کرنے میں اپنا کردار ادا کیا۔ Mr. Speaker! Yesterday we saw history unfold before us. اور یہ 47 سال کے بعد Iran-US peace deal جو ہوئی، اس میں پاکستان کا جو حصہ ہے، it was like a dream come true, Mr. Speaker. اور میں اس موقع پر پاکستان کی سیاسی قیادت اور ملٹری قیادت کو مبارک باد پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker! It is established that diplomacy is more powerful than war.

پاکستان نے اس diplomacy سے war کو شکست دی، اور اس diplomacy کے ذریعے امن کو جتوایا اور جیتا۔ جناب سپیکر! اور نہ صرف یہ کہ Pakistan has been elevated as a credible intermediary, Mr. Speaker. اس سے پاکستان کی ایک internationally image بحال ہوئی ہے، اس کے ساتھ ساتھ دو ideologies کو بہت بری طرح شکست ہوئی ہے۔ ایک ideology Zionism اور اس کا دیو Netanyahu اور دوسری ideology Hindutva اور اس کا بانی مودی۔

So, Pakistan by effectively involving itself in a peace deal has not only established peace in the region, it has also pushed back two ideologies, Mr. Speaker. However, I want to caution this House that this peace is still fragile.

اور پھر کیونکہ اس میں Israel شامل نہیں تھا، ایک طریقے سے اچھا ہے کہ Israel شامل نہیں تھا، لیکن وہ اپنی شرارتیں جو ہیں، ہو سکتا ہے وہ جاری رکھیں۔ ایک اور issue ہے جو اس دنیا کی تصویر پر ایک searing wound ہے۔ ہم نے جہاں اپنے time میں ایک historical peace deal دیکھی، وہاں پر ہم نے ایک genocide بھی unfold ہوتے ہوئے دیکھا ہے، جناب سپیکر اور میں Gaza کے بارے میں ذکر کر رہی ہوں۔ Gaza بھی ایک searing wound ہے۔ Mr. Speaker! It is a modern day example of settler colonialism. Settler colonialism کیا ہے؟ Settler colonialism وہ ہے جس میں پوری کی پوری نسلیں wipe out کی گئی ہوں، اور اس وقت Gaza میں وہی جاری ہے. even now as we speak.

Mr. Speaker! I hope that Pakistan will play its role, continue to be the conscience of the world, continue to allow the two rivals to engage in permanent peace. And at the same time, continue to speak up for a permanent settlement and the right to statehood to the people of Gaza. And at this point, let me applaud the PML (N) leadership, but I also want to put the Pakistan Peoples Party in the picture.

دنیا نے پاکستان میں وہ اہلیت دیکھی کہ ساری دنیا نے اس کو دیکھا کہ آپ peace enforce کرائیں۔ تو اس کے پیچھے تین permanent policy approaches تھیں جو seventies میں، جن کی بنیاد رکھی گئی تھی، اور شہید ذوالفقار علی بھٹو نے ان کی بنیاد ڈالی تھی۔ پہلا aspect تھا China کی نظر۔ اگر پاکستان اور China کے strategic ties نہ ہوتے تو شاید پاکستان یہ deal enforce نہ کرتا۔ یہ شہید ذوالفقار علی بھٹو کا vision تھا۔ دوسرا، جو ہمیں یہ طاقت اور دماغ دیتا تھا، nuclear deterrence تھا اور third، جو ہماری engagement رہی ہے Gulf کے ساتھ، وہ بھی شہید ذوالفقار علی بھٹو کا vision تھا۔ میں اپنی پارٹی کو perspective میں لانا چاہتی ہوں۔ یہ ایک incremental achievement ہے، اور اس میں historical factors ضرور ہیں۔

جناب سپیکر! بجٹ کی ایک کتاب یہ ہے، Federal Budget in Brief، جو spreadsheets اور numbers کے بارے میں ہے۔ اور ایک کتاب یہ ہے the Economic Survey. And for me, Budget is secondary. اس وقت پاکستان جن challenges کی زد میں ہے، جن economic challenges کی زد میں ہے۔ اور اگر IMF programme میں پچیسویں دفعہ گیا ہے، اور اگر آج بھی نکل نہیں سکتا because of the picture painted here, Mr. Speaker. And not on the main pages, but in between those pages. And I want to talk a little bit about that. But, before this, I want to know from the Government.

میں اس کے بارے میں تھوڑا سا بات کرنا چاہتی ہوں، لیکن پہلے میں جاننا چاہتی ہوں کہ آپ نے stabilization کی۔ مجھے کہنا چاہیئے کہ PML(N) نے fiscal discipline maintain کیا، ایک primary surplus بھی achieve کیا، ایک جو fiscal deficit ہے اس کو contain کیا۔ But, beyond that ہم تیسرے یا چوتھے سال میں ہیں اس IMF programme کے۔ مجھے یہ بتائیں کہ اس Economic Survey کے پیچھے Prime Minister صاحب نے بہت بڑا کارنامہ اور معرکہ achieve کیا along with Army Chief کے ساتھ۔ اب مجھے بتائیں وہ کارنامہ کہ پاکستان کے عوام کب IMF کے شکنجے سے نکلیں گے، جناب سپیکر؟ اور

اس کے لیے صرف یہ Economic Survey کی picture جو ہے، وہ کوئی encouraging نہیں ہے، کافی مایوس کن ہے۔ لیکن اس سے پہلے میں چاہوں گی کہ حکومت اپنی vision تو دے۔

جناب سپیکر! اب ایک vision آیا ہے ہمارے سامنے۔ Let's discuss this vision۔ اس vision کا نام ہے Uraan Pakistan which means Flight Pakistan. بظاہر یہ Uraan Pakistan کوئی برا vision نہیں ہے، لیکن اس میں جو numbers دیے گئے ہیں جناب سپیکر، اور آج جو ہم نے Economic Survey میں numbers دیکھے ہیں، اس میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اب اس Uraan Pakistan میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہم ایک strategic transformation in economy لے کر آنا چاہ رہے ہیں، اور انہوں نے یہ کہا ہے کہ ہم 2029 میں which is just two years from now اس میں ہم 6% growth achieve کر لیں گے۔ It is most unrealistic. پھر انہوں نے کہا ہے کہ ہم 50 billion dollar کا export کریں گے جناب سپیکر۔ And do you know what the figure of the export today is? دس ماہ میں 27 billion dollar کی export ہوئی ہے۔

پھر انہوں نے ایک اور خواب دکھایا ہے Uraan میں، وہ ہے 60 billion remittance کا۔ 50 billion انہوں نے کہا ہے کہ ہمارے IT میں حاصلات ہوں گی اور 30 billion dollar کی investment ہوں گی جناب سپیکر۔ None of this is happening according to the Pakistan Economic Survey.

جناب سپیکر! اگر ہمیں IMF کے شکنجے سے نکلنا ہے تو ہمیں کچھ چیزیں کرنی ہوں گی جو ہم نہیں کر رہے۔ First and foremost، پاکستان کو اپنے exports بڑھانے ہوں گے۔ Unfortunately، آج ہمارے exports stagnant ہیں، or in fact they are on the downturn اور جب تک ہمیں یہ زرِ مبادلہ نہیں ملتا، ہمارے foreign reserves مستحکم نہیں ہوں گے۔ جناب سپیکر! Productive economy کے دو حصے ہیں، real economy میں تو تین ہیں، جو ہمارا services sector ہے اس کو میں الگ کر دوں گی۔ Because services sector, in a population like Pakistan, will always do well, it will do reasonably well.

جناب سپیکر! اگر اس ملک کو پیروں پر کھڑا کرنا ہے تو آپ کو زراعت میں investment کرنا ہوگی۔ اور میں نے اس Budget میں، ان کے vision میں کچھ نہیں دیکھا ہے کہ زراعت کو کیسے promote کریں گے۔ اور ہماری جو اس وقت crop کی growth ہے، 1.44%, that is not very encouraging. اسی طریقے سے industry بھی ہمیں کہیں نہیں دکھتی۔ لیکن سب سے زیادہ، اور میں یہ بتاتی چلوں کہ India میں taxation کی بات ہوتی ہے کہ زراعت کو tax کریں، زراعت کو tax کریں۔ اگر آپ ہمارے

زمینداروں سے پوچھیں، جیسے میں نے کہا تھا، کہ وہ اب یہ سوچ رہے ہیں کہ زمینیں خالی کریں یا پیداوار کریں۔اور اگر زراعت کو کچھ ہوا، then this is a major, major collapse of our economy.بھارت کہتا ہے ناں ہم دشمنوں سے بھی سیکھتے ہیں۔ China کیسے superpower بنا؟ America سے اس نے سیکھا۔ Indiaجو ہے،GDP 2% to 3%زراعت کو دیتا ہے،اور آپfigures ڈھونڈیں کہ زراعت کدھر ہےIt's nowhere, Mr. Speaker! But the most important thingجو stories میںPakistan Economic Survey in between the linesہیں and these are the real victims of the IMF stabilization programmeبہت successfulتھا۔آپ نے fiscal deficit حاصل کیا،اس کا marginبہت اچھا تھا۔آپ نے primary surplus دیا۔لیکن اس کا جو خمیازہ ہے یا اس کا cost ہے،وہ پاکستان کے عوام کے کندھوں پر ہم نے ڈالا ہے۔Now let me show you کہ dataبہت زیادہ ادھر دیا گیا ہے، but I have to repeat it because, at the end of the dayاگر معیشت کو آپ کو ٹھیک کرنا ہے then it has to be on the shoulders of the people of Pakistan,اور آپ اب دیکھیں کہ Pakistan is officially the poorest country in South Asia. Pakistan is officially the last country on the planet on gender rights.148 ہے ہمارا gender gap index and officially it is the 146th countryجس کا ہمارا human development indexکا dataہے۔ جس میں آپ کے اڑھائی کروڑ بچے out of schoolہیں۔آپ کے 90 ملین لوگ غربت کے نیچے ہیں،آپ کی 40%آبادی بچوں کی وہ stuntedہے۔اور جناب سپیکر! In a qualityمجھے تو حیرت ہے کہ جب ایگریکلچر ٹیکس کی بات کرتے ہیں۔

مسٹر سپیکر! اگر یہ زمیندار نہ ہوتاas an intermediaryتو آج آپ کے شہر،آپ روتے ہیں کہ کراچی کیوں اتناdailyدس ہزار لوگ، پچاس ہزار لوگ آتے ہیں؟ کیوں آتے ہیں؟ کیونکہ وہ ان کی زمینیں ہاریوں کی productive نہیں رہیں،وہ کہاں جائیں گے؟

اس لیے جناب سپیکر! آپ کو rural areaکو مستحکم کرنے کے لیےrural investmentکرنی ہے۔آج inequalityکی شرح 38%ہے اور آج آپ کی جو rural povertyہے وہ بھی اسی کے لگ بھگ ہے۔

Mr. Speaker, when you talk about the Budget, the Budget touches only اب 50% of the economy. 50%آپ کیformal economyہے۔کیا ہمیں پتہ ہے کہ the other Pakistanجو غریب ہیں،جو خواتین ہیں،جو domestic workersہیں،جو لیبر ہیں،ان کا اس وقت سہارا کیا ہے؟ And that is the non-formal economy.اس ملک میں کبھی ہم نےnon-formal economyکے بارے میں سوچا ہے کہ وہ کیسے چلتی ہے؟ اس کو کون چلاتا ہے؟ اس میں کونسے سیکٹرز ہیں؟ It's actually a double-edged sword کہ آپ کی non-formal

What is the story or the vision ۔economy وہ buffer ہے جو 70% of labour کو سہارا دیے ہوئے ہے۔ that this government has کہ اس non-formal economy کو ہمیں formal کیسا کرنا ہے؟ Retail کو آپ کو کیسے آگے لے کر آنا ہے؟ Micro industry کو کیسے آگے لے کر آنا ہے؟ Micro enterprise کو artisanal wealth کو کیسے آگے لے کر آنا ہے؟

We don't see anything there, Mr. Speaker. Now I also want to speak of one black hole. and that black hole is the energy crisis in جس کی وجہ سے پاکستان کی معیشت نہیں اُٹھ پا رہی Pakistan and let me quote three figures which shows us what a terrible, terrible mess we are in Mr. Speaker, اگر میں ایک کہوں کہ اس ملک کی معیشت کی horror story ہے تو وہ energy sector ہے۔ اب آپ یہ اندازہ لگالیں اور مجھے نہیں پتہ بجٹ میں کہاں اس کا mention ہے؟ لیکن جو ہمیں پتہ ہے out of our own research پانچ ہزار ارب کے گردشی قرضے ہیں۔ جس میں 1500 ارب مسٹر سپیکر! وہ electricity میں ہے اور 3500 million گیس کی مد میں ہیں، ایک figure ہے۔

دوسرا figure جہاں یہ گردشی قرضے ہیں۔ تو وہاں پر تو بہت بڑے بڑے اور اچھے اچھے اور کامیاب energy investments ہونی چاہیئے تھیں۔ لیکن Mr. Speaker, the truth of the matter is کہ 50 ہزار میگا واٹ یا around 50 gigawatts میں سے we are using only about 20. ہم 20 use کر رہے ہیں۔ Pakistan is one of the most energy-starved country اور یہ 30 میگاواٹ بنانے کے لیے یہ پانچ ہزار ارب کے گردشی قرضے ہم نے لیے ہوئے ہیں۔ ہم IPPs کو دے رہے ہیں، ہم Power Plants کو دے رہے ہیں، ہم creditors کی جیبوں میں پیسے ڈال رہے ہیں، ہم foreign banks کی جیبوں میں پیسے ڈال رہے ہیں۔ لیکن ایک چیز جو ہم نہیں کر رہے کہ with all this expenditure ہمارے غریب کو بجلی نہیں مل رہی جناب سپیکر۔ ہمارے لیے بالخصوص سندھ کے لیے یہ economic قتل ہے ایک طریقے سے۔

اور میں یہ بھی بتاتی چلوں کہ we have to be alert کہ even as I speak میں نہیں سمجھتی کہ حکومت نے کوئی lesson سیکھا ہے۔ اگر ہم اب اس وقت generation plan حکومت کا مسٹر سپیکر! اس کی طرف جائیں۔ تو آج بھی we are going to make costly investments جس سے بجلی سستی نہیں ہوگی، بجلی مہنگی ہوگی۔ So in effect the Federal Government is in a cuckoo land پتہ نہیں کونسی وہ پالیسی approaches ہیں ان کے، آج بھی ہمارا جو indicative energy generation plan ہے that is not غریبوں کے کندھوں سے بجلی کے بل 50 روپے فی یونٹ، وہ کم نہیں ہوں گے۔

لیکن the irony is کہ اس وقت آپ کے پاس سندھ میں سستی ترین بجلی available ہے۔ خیبر پختونخوا کے پاس سستی ترین بجلی available ہے، بلوچستان کے پاس سستی ترین بجلی available ہے۔ لیکن وہ سستی بجلی نہ وہ دے سکتے ہیں، نہ بیچ سکتے ہیں کیونکہ آپ نے stranded cost جمع کیے ہوئے ہیں This is the biggest horror story of Pakistan. Now moving forward, I want to talk about four issues جو اس House کو energy sector as a policy, میں بات کرنی ہوگی No. 1, energy sovereignty Mr. Speaker. What do I mean by energy sovereignty, energy sovereignty? یہ ہے کہ indigenous آپ چین سے، آپ کسی اور ملک سے investments لے کر قائداعظم سولر پلانٹ کے ملبے تلے نہیں دبے come up with your own indigenous resources, which includes Tharcoal, small dams in KP and your solar energy. So, let's rely on cheap indigenous resources and cheap and local investments. This is called energy sovereignty, Mr. Speaker! and we learned that was because کہ جو Gulf war میں ہمیں تکلیف ہوئی of our, you know, import dependency. The second I want to talk about is energy democracy اور energy federalism اور جب تک اویس صاحب چاروں صوبوں کو بٹھا کر energy policy نہیں ترتیب دیں گے this is energy federalism کبھی بھی آپ energy crises سے نہیں نکالیں گے۔ Remember I want to remind you that شہید بی بی وزیراعظم تھیں، اس وقت تھرکول کا منصوبہ ہوا تھا لیکن انہوں نے کہا، وفاق نے یہ نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ lignite ہے، یہ brown coal ہے، 20 سال ہمیں انتظار کرنا پڑا پڑا we were late by 20 years. So, energy federalism کے بغیر آپ انرجی کے crisis نہیں حل کر سکتے۔

Energy equity, Mr. Speaker, what a person in Nawabshah or Khairpur cannot afford 50 rupees اور ان کا per capita آپ دیکھیں۔ آپ یہ ان کو کہیں، یہاں سے میں سنتی ہوں جی آپ بجلی چوری کرتے ہیں۔ اب ایک بندہ جو wage earner ہے، اس کو آپ نے کہا کہ آپ 50 روپے کی بجلی دیں۔ تو وہ کہاں سے دے گا؟ This is most unfortunate, so you have to have energy equity, energy federalism, energy democracy, and energy sovereignty. Without that, your energy problem is not going to be solved, and without solving the energy issue, you cannot come out of your IMF programme. You cannot stand on your own two feet. Finally, Mr. Speaker, I will thank you for your patience because اس کے slides ہیں ایک دو میری Budget کی میں بات کروں گی. you have been very patient and اس بجٹ کا آج کل سوشل میڈیا میں this term جو ہے وہ wipe بہت ہمارے نوجوان

کرتے ہیںwhat's the Budget buzz or Budget wipe Mr. Speaker جو باہر ہمارے لوگ جو انڈسٹری کے لوگ

it is neither good nor bad, it neither hurts nor heals. کہ at best, they are saying، ہیں

we are going short of کہstabilizations سے نکلے ہیں۔ لیکن آپinertiaمیں ہیں But I would also add growth, and the people of Pakistan cannot now afford another phase of stabilization. We have to move towards growth. Mr. Speaker, what is the sunny side of this Budget? The sunny side of this Budget is کہ آپ نےsalariedطبقے کو چھوٹا موٹاreliefدیا

ہے، آپ نے businesses کو چھوٹا موٹا super tax دے دیا ہے، آپ نے بالکل چھوٹی export کو تھوڑا reliefدیا ہے، اور آپ نے

real estateکو کافیreliefدیا ہے۔ جناب سپیکر! مجھے 15 سال ہو گئے ہیںserving the Finance Committee۔ اس وقت

ہم اندر بیٹھے ہوئے FBR کی سب گفتگو سن رہے ہیں، do you know that 90 % جو ہمارا تقریباً 17ہزار ارب کے لگ بھگ کا tax

collectہو رہا ہے، 90 % of that کے لیے FBR ٹس سے مس نہیں ہوا۔ وہ اپنے ڈربوں میں بیٹھے ہیں، اپنے offices میں بیٹھے ہیں، ان

کو کچھ نہیں کرنا پڑتا۔ سارے collection agents خود، tax collect کر کے اُن کو دے دیتے ہیں۔ اب یہ بات ہے کہ اُن کی

imaginationصرف اس حد تک ہے کہ ایکscheduleسے دوسرےscheduleمیں نکال دیں۔

اب میں باہر جاؤں گی، مجھے ایک بندہ ملے گا کہ چوزوں کے اوپر tax لگا دیا، ایک بندہ ملے گا کہ ٹین ڈبوں کے اوپر tax بڑھا دیا، ایک بندہ

مجھے ملے گا کہ دودھ پتی کے اوپر tax انہوں نے بڑھا دیا، ایک کہے گا کہ pencil sharpener، جو China سے import ہو رہے ہیں،

اس کے اوپر آپ نے tax بڑھا دیا، ایک لوہار مجھے ملے گا کہ why do they do these small things Mr. Speaker? Why do they not come up with reforms? Now the only reform they are come up with, کہ پہلے اپنی چار دیواری میں بند تھے، اب وہ چار دیواروں کے پیچھے ہوں گے because they are introducing the new faceless, this is the new vibe. اب آپ کا faceless tax ہو گا۔ Finally, ایک اور dark side of the Budget. پھر میں ایک بات کروں گی جو NFC کے حوالے سے ہے then I'll conclude. The darkest side of the Budget is جو Federal Governmentکا net revenueہے وہ تقریباً 11000ارب کے لگ بھگ ہے۔ اس کا 60 % interest paymentsمیں چلا جاتا ہے۔ This is the darkest side. The people you, me, whoever pays tax, we are squeezed. This is an extractive economy. Federal Governmentسارا

کو دے دے کر وہ 60 % عوام کے اوپر خرچ ہی نہیں ہوتا۔ وہ امیرlendersکے اوپر چلا جاتا ہے، وہforeign investorsکے حوالے سے

bond holders, speculators، یہ ان کے حوالے ہوتا ہے اور جب تک ہم اپناdebt auditنہیں کریں گے کہ یہ پیسے کس نے لیے؟

کب لیے؟ کیوں لیے؟ We will not be able to come out of the shackles. Finally میں چیئرمین صاحب کی بات بالکل repeat کروں گی کہ صوبے آپ کے IMF programme کے لئے قربانی دے رہے ہیں۔ Even today آپ صوبوں کو تو 8800 ارب transfer کر رہے ہیں اُس میں سے they will never spend. % 35 وہ بینکوں میں پڑے ہوں گے یا وفاق میں واپس جائیں گے and this is the surplus اور final چیز یہ ہے کہ again میں نے energy federalism کی بات کی، آپ نے cooperative federalism کا ایک لفظ invent کیا کیونکہ وفاق کو کچھ پیسے چاہئیے تھے، صوبوں نے willingly دے دیئے security issues کے لئے، لیکن آپ please fiscal federalism, economic federalism, agriculture federalism جب تک آپ آئین کا سہارا لیتے ہوئے صوبوں کو ترقی میں partner نہیں بنائیں گے، اُن کو حریف سمجھیں گے، ان کو رقیب سمجھیں گے۔ you will not be able to move forward. Thank you very much, Mr. Speaker.

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب نصیر احمد عباس سدھو صاحب۔

چوہدری نصیر احمد عباس: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ (عربی)، جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اپنی گفتگو کا آغاز پاکستان کے 25 کروڑ عوام کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے کرنا چاہتا ہوں۔ گزشتہ چند ہفتوں میں دنیا نے ایک نیا پاکستان دیکھا، ایک ایسا پاکستان جو صرف اپنے دفاع کی صلاحیت نہیں رکھتا بلکہ امن کے قیام کے لیے بھی کردار ادا کر سکتا ہے۔ جب مشرقِ وسطیٰ میں کشیدگی میں اضافہ ہوا، جب پورے خطے کو ایک بڑے تصادم کا خطرہ لاحق ہوا، جب یہ خدشہ پیدا ہو گیا کہ جنگ کی آگ پورے خطے کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہے، تب پاکستان نے ایک ذمہ دار ریاست کا کردار ادا کیا۔ میں یہاں پہ Field Marshal Asim Munir Sahib, وزیراعظم پاکستان Shehbaz Sharif صاحب، نائب وزیراعظم Ishaq Dar صاحب، وفاقی وزیر داخلہ Mohsin Naqvi صاحب کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں، جنہوں نے پاکستان کے مؤقف کو دنیا کے سامنے مؤثر انداز میں پیش کیا اور امن و استحکام کیلئے مذاکرات کی حمایت کی۔

جناب سپیکر! پاکستان کی جو 75 سالہ تاریخ ہے، اس میں شاید پہلی مرتبہ پاکستان کو اس قدر اعتماد، احترام اور سنجیدگی سے سنا جا رہا ہے۔ آج دنیا پاکستان کو ایک ذمہ دار ریاست کے طور پر دیکھ رہی ہے۔ یہ ہر پاکستانی کے لیے باعثِ فخر ہے۔ یہ وہی پاکستان ہے جس نے حالیہ معرکہ حق میں پوری دنیا کو اپنی طاقت، اپنے عزم اور اپنی صلاحیتوں کا عملی مظاہرہ دکھایا۔ ہماری بہادر افواج، خصوصاً پاک فضائیہ نے، دشمن کے عزائم خاک میں ملا دیئے۔ پوری دنیا نے دیکھا کہ پاکستان کا دفاع مضبوط ہاتھوں میں ہے۔ پوری دنیا نے دیکھا کہ جب قوم متحد ہو، قیادت پُرعزم ہو، افواج تیار ہوں، تو کوئی طاقت پاکستان کی طرف میلی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتی۔

جناب سپیکر! میں Field Marshal Asim Munir کو اور Air Chief Marshal کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں، جن کی قیادت میں ہماری فوج نے قوم کا سر فخر سے بلند کیا۔ پوری قوم اپنی فوج کے ساتھ کھڑی ہے اور ان کی قربانیوں کو سلام پیش کرتی ہے۔

جناب سپیکر! اب اگر ہم بجٹ کو موجودہ حالات کے تناظر میں دیکھیں تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ پاکستان کو غیر معمولی معاشی اور علاقائی challenges کا سامنا رہا ہے۔ عالمی سطح پر غیر یقینی صورتحال، خطے کی کشیدگی، معاشی دباؤ اور بیرونی challenges کے باوجود حکومت نے معیشت کو سنبھالا، استحکام برقرار رکھا، اور عوام پر کم سے کم بوجھ رکھنے کی کوشش کی۔ میرے خیال میں موجودہ حالات میں اس سے زیادہ متوازن اور حقیقت پسندانہ بجٹ پیش کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا۔

میں پھر سے اپنے وزیراعظم پاکستان Shehbaz Sharif Sahib اور وزیر خزانہ Muhammad Aurangzeb Sahib کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے مشکل حالات کے باوجود ایسا بجٹ پیش کیا جس میں معاشی استحکام اور عوامی relief کے درمیان توازن قائم رکھنے کی کوشش کی گئی۔

جناب سپیکر! میں تمام صوبائی حکومتوں کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے قومی مفاد کو مقدم رکھتے ہوئے وفاق کا ساتھ دیا اور مالی نظم و ضبط کے قیام میں اپنا کردار ادا کیا۔ میں اپوزیشن جماعتوں کے ذمہ دارانہ کردار کو بھی سراہتا ہوں۔ خاص طور پر Chairman Bilawal Bhutto Zardari سمیت تمام سیاسی قیادت نے کئی قومی معاملات پر سنجیدگی اور برداشت کا مظاہرہ کیا۔ قومی مفاد کے معاملات میں یہی طرزِ عمل حکومت کو آگے لے کر جاتا ہے۔

بلوچستان اور خیبر پختونخوا کو درپیش مسائل، ان صوبوں کے مسائل نہیں بلکہ پورے پاکستان کے مسائل ہیں۔ ہمیں مل کر ان کا حل تلاش کرنا ہوگا۔ پنجاب نے ہمیشہ بڑے بھائی کا کردار ادا کیا ہے اور آئندہ بھی کرتا رہے گا ان شاءاللہ۔

میں دفاعی بجٹ میں اضافے کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ گزشتہ کئی برسوں سے دفاعی بجٹ شدید دباؤ کا شکار تھا۔ جب مہنگائی اور دفاعی ضروریات میں مسلسل اضافہ ہو رہا تھا، ہماری افواج نے ہر مشکل وقت میں قوم کا بھرپور ساتھ دیا۔ معرکۂ حق میں ثابت کر دیا کہ مضبوط دفاع ہی مضبوط پاکستان کی ضمانت ہے۔ آج دنیا جس سمت جا رہی ہے، اس میں قومی سلامتی کی اہمیت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ چکی ہے۔ میں سمجھتا ہوں، اگر مالی گنجائش موجود ہو تو دفاعی ضروریات کا مزید جائزہ بھی لیا جانا چاہیئے، تاکہ ہماری افواج جدید تقاضوں کے مطابق اپنی صلاحیتوں کو مزید بہتر طریقے سے بروئے کار لاسکیں۔

جناب سپیکر، میں حکومت کے ان اقدامات کو بھی سراہتا ہوں جن کے ذریعے تنخواہ دار طبقے کو ریلیف فراہم کیا گیا ہے۔ مشکل مالی حالات کے باوجود تنخواہ دار طبقے کے لیے ٹیکس میں نرمی اور Housing Sector کی حوصلہ افزائی، کاروباری سرگرمیوں میں فروغ کے لیے اقدامات خوش آئند ہیں۔ یہ ایسے اقدامات ہیں جو معاشی سرگرمیوں میں اضافہ، روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں مدد و معاون ثابت ہوں گے۔

تاہم، میں سمجھتا ہوں کہ زراعت کے شعبے پر مزید خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ پاکستان کی معیشت کی بنیاد زراعت پر ہے۔ اگر کسان مضبوط ہوگا تو پاکستان مضبوط ہوگا۔ جنابِ سپیکر! حکومت پاکستان کو چاہیئے کہ کسانوں کے لیے خصوصی پیکج متعارف کرائے۔ معیاری بیج، کھاد، زرعی

مشینری اور کسان قرضوں کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ آج دنیا کے حالات ہمیں خود انحصاری کا سبق دے رہے ہیں۔ جو قومیں خوراک میں خود کفیل ہوتی ہیں، وہ بیرونی دباؤ کا بہتر مقابلہ کرتی ہیں۔ اس لیے زراعت میں سرمایہ کاری اصل میں پاکستان کے محفوظ مستقبل میں سرمایہ کاری ہے۔

جناب سپیکر! میں وزیر خارجہ جناب سینیٹر اسحٰق ڈار صاحب کی توجہ Overseas Pakistanis کے مسائل کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ میرے حلقے سمیت پورے پاکستان کے لاکھوں نوجوان بیرونِ ملک خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ یہ Overseas Pakistanis ہمارے قومی ہیروز ہیں۔ جناب، وہ اپنے خاندانوں کی کفالت بھی کرتے ہیں، اربوں ڈالر وطن بھیج کر پاکستان کی معیشت کو سہارا بھی دیتے ہیں۔ اگر ہمیں ترسیلاتِ زر کے بلند اہداف حاصل کرنے ہیں تو اپنے Overseas Pakistanis کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں فراہم کرنی ہوں گی۔ جنابِ سپیکر! متحدہ عرب امارات میں پاکستانیوں کے ویزوں کی تجدید سے متعلق بعض مسائل کی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔ میں اسحٰق ڈار صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ اس معاملے کا جائزہ لیا جائے اور ہمارے پاکستانی بھائیوں کے لیے آسانیاں پیدا کی جائیں۔

جناب سپیکر! میری ایک تجویز یہ ہے کہ جس طرح حکومت کی کوششوں سے برطانیہ کے لیے PIA کی براہِ راست پروازیں دوبارہ شروع ہوئیں، اسی طرح ہمارے، خصوصاً میرے حلقے میں، بے شمار Overseas Pakistanis ہیں اور میری یہ حکومت سے درخواست ہے کہ اٹلی، سپین، ڈنمارک اور ناروے میں بھی PIA کی direct پروازیں شروع کی جانی چاہئیں۔

جناب سپیکر! آخر میں، میں وزیر اعظمِ پاکستان اور وزیرِ خزانہ کی اس تجویز کی بھرپور حمایت کرتا ہوں کہ سیاسی جماعتیں معیشت کے معاملے میں ایک مشترکہ قومی لائحۂ عمل اختیار کریں۔ سیاسی اختلافات جمہوریت کا حسن ہیں اور رہیں گے، لیکن جنابِ سپیکر، پاکستان سب سے مقدم ہے۔ ہمیں ایک قومی Charter of Economy کی طرف بڑھنا چاہیئے۔ معاشی استحکام، سرمایہ کاری، روزگار اور ترقی ایسے قومی مقاصد ہیں جن پر پوری قوم کو متحد ہونا چاہیئے۔ معرکۂ حق میں ہماری کامیابی قومی اتحاد کا نتیجہ تھی۔ معاشی میدان میں کامیابی بھی قومی اتحاد سے ہی حاصل ہو گی۔ آج ہمیں نفرت نہیں، اتحاد کی ضرورت ہے۔ اسی کے ساتھ میں اپنے خیالات کا جو اظہار کیا اس پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ، خرم منج صاحب۔

جناب خرم منور منج: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ آج سب سے پہلے میں خراجِ تحسین پیش کرنا چاہوں گا اپنے لیڈر مردِ قلندر عمران احمد خان نیازی کو، جو پچھلے تین سالوں سے جیل میں قید ہیں اور اپنے نظریے، اپنی سوچ اور اپنی تاریخ پر ڈٹ کے قائم ہیں۔ میں سلام پیش کرنا چاہتا ہوں ان PTI کے سینئر رہنماؤں اور ہمارے workers کو، جو پچھلے تین سالوں سے، بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصے سے، جیلوں میں قید ہیں۔

میں سلام پیش کرنا چاہتا ہوں ان گیارہ MNAs کو جو 2024 میں ہمارے ساتھ تھے، انہوں نے oath لیا اور انہیں ایک ایک کر کے یہاں سے نکال دیا گیا۔ جن میں ہمارے Leader of the Opposition عمر ایوب صاحب، زرتاج بی بی ہماری پارلیمانی لیڈر، احمد چٹھہ صاحب

ہمارے ڈپٹی پارلیمانی لیڈر، جناب حامد رضا صاحب SIC کے چیئرمین، بلال اعجاز صاحب گوجرانوالہ سے MNA تھے، رائے حسن نواز صاحب ساہیوال سے MNA تھے، رائے حیدر صاحب، فراز نون صاحب، چوہدری احسن ورک صاحب، جمشید دستی صاحب اور لطیف چترالی صاحب۔ یہ جو گیارہ MNAs ہیں جن میں سے بعض کو ساٹھ ساٹھ سال اور بعض کو پچاس پچاس سال سزا ہو گئی ہے، لیکن وہ پہلے سے زیادہ تگڑے ہو کر عمران خان کے ساتھ کھڑے ہیں، میں ان سب کو سلام پیش کرتا ہوں۔

یہ شہباز شریف صاحب کا پانچواں بجٹ ہے، IMF کا 27-2026 کا یہ بجٹ پیش کیا گیا ہے۔ غریبوں کو اس میں کوئی relief نہیں ہے۔ یہ غربت مٹاؤ نہیں، یہ غریب مٹاؤ programme پر چل رہے ہیں۔ جس طرح کہ آپ کو پتا ہے، یہ عوام دشمن بجٹ ہے۔ غریب کو اس میں کوئی relief نہیں ملا۔

2024 میں جب عمران خان صاحب وزیراعظم تھے تو ہمارے اس ملک کا total قرضہ جو تھا، اس وقت 44 ہزار ارب روپے تھا، اور اب یہ چار سال میں اس کو 84 ہزار ارب روپے پر لے گئے ہیں۔ چار سال میں double کر گئے ہیں۔ ستر سال میں 44 ہزار تھا اور انہوں نے چار سال میں تقریباً 44 ہزار بڑھا کر اس قرضے کو double کر دیا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ ہر پیدا ہونے والا بچہ جو پاکستان میں پیدا ہو گا، وہ تقریباً ساڑھے تین لاکھ کا مقروض ہو گا۔

جناب سپیکر! economy کے growth rate کی یہ صورتحال ہے کہ جب عمران خان صاحب نے اپنی حکومت چھوڑی تھی تو 6.2 تھا growth rate۔ اس میں COVID بھی آیا، اس میں lockdown بھی آیا، لیکن اس کے باوجود growth rate 6.2 تھا، اور اب تقریباً آدھا رہ گیا ہے، 3.7 پر۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں youth پر بات کرنا چاہوں گا، نوجوانوں پر بات کرنا چاہوں گا، اور آنے والی جو ہماری نسل ہے، ہمارا مستقبل ہے، ان پر بات کرنا چاہوں گا۔ ہماری نسل، ہمارے آنے والے بچے، کسی نے matric کی ہے، کسی نے inter کی ہے، کوئی graduation کر چکا ہے، کسی نے specifically کوئی engineering کی degree حاصل کی ہوئی ہے۔ unfortunately، میرے حلقے میں بلکہ میرے ضلع میں کافی industry ہے، 50 سے 60 percent بند ہے، اور باقی 40 percent جو industry ہے وہ بھی downsizing کر رہی ہے۔ روز لوگ، ہمارے نوجوان، ہمارے پاس آتے ہیں نوکریوں کے لیے، لیکن unfortunately انہیں نوکریاں نہیں مل رہیں۔ ان کو یہاں پر کوئی روشن مستقبل نظر نہیں آ رہا، جس کی وجہ سے وہ نوجوان کچھ نہ کچھ بیچ کر، اپنے والدین کی کوئی property بیچ کر، باہر جانے کی کوشش کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایک کاشتکار ہوں، اور جو کاشتکاروں کا حال پچھلے چار سال سے ہے، وہ عوام بخوبی جانتی ہے۔ ہماری agriculture policy اتنی بری ہے کہ اس سال ہمیں گندم، جس پر ہم خود کفیل تھے، وہ بھی import کرنی پڑنی ہے۔ جناب سپیکر! DAP, Urea اور

diesel کے ریٹ آسمانوں کو چھو رہے ہیں، اور اس کے عوض کسان دن بہ دن نیچے آ رہا ہے، اور اس میں کوئی بہتری نہیں ہو رہی۔ ان کے پاس کوئی proper agriculture policy نہیں ہے۔

جناب سپیکر! education اور health کے پنجاب میں یہ حالات ہیں کہ آپ نے 60 percent schools اور 60 percent BHUs, Rural Health Centers، وہ سارے ٹھیکے پر دے دیے ہیں۔ اگر آپ نے چیزیں ہی ٹھیکے پر دینی ہیں تو یہ ملک بھی ٹھیکے پر دے دیں۔

آخر میں میں یہ ضرور کہوں گا کہ معاشی استحکام اس وقت تک اس ملک میں نہیں آئے گا جب تک سیاسی استحکام نہیں آئے گا، اور سیاسی استحکام اسی وقت آئے گا جب عمران احمد خان نیازی رہا ہوں گے۔ اور دن وہ بھی نہیں رہے، رہنے یہ بھی نہیں ہیں۔ ان شاءاللہ، اس نے بہت جلدی باہر آ جانا ہے۔

آخر میں میں اپنے حلقے NA-116 کی بات کروں گا، جو شیخوپورہ کا ایک وہ حلقہ ہے جو تقریباً سارا rural area ہے۔ اس میں عام سہولیات لوگوں کو مہیا نہیں ہیں۔ Infrastructure, roads، کچھ بھی نہیں ہے۔ پچھلے پینتیس سال سے PML(N) کی ادھر Government ہے، اور very unfortunately پنجاب میں پینتیس سال ہو گئے اس Government کو، لیکن unfortunately NA-116 کے حلقے میں کوئی development کام نہیں ہوا۔ جو تھوڑا بہت ہوا ہے، چوہدری پرویز الٰہی صاحب جب CM تھے، انہوں نے ایک دو کیے تھے۔ میں request کروں گا کہ فاروق آباد میں M-2 کے اوپر ایک Interchange بنایا جائے تاکہ بارہ سے پندرہ لاکھ لوگ اس سے مستفید ہو سکیں۔ اور ایک road ہے جو شیخوپورہ سے خانقاہ ڈوگراں جاتا ہے، اس کو بنایا جائے، کیونکہ وہ ہمارے حلقے میں خونی روڈ کے نام سے بھی بولا جاتا ہے۔ ادھر بہت حادثات ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ میں اپنی تقریر اختتام کرتا ہوں۔

عمران خان زندہ باد، پاکستان پائندہ باد۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ، سنجے پروانی صاحب۔

جناب سنجے پروانی: بہت شکریہ، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر صاحب! Budget 2026-27 پر آپ نے مجھے موقع دیا بات کرنے کا۔ پہلے تو میں شکر گزار ہوں اللہ تعالیٰ کا، اپنے والدین کا، اور پھر اپنی پارٹی کا جس نے مجھے تیسری بار اس Assembly کو represent کرنے کا موقع دیا۔ جناب سپیکر! ہم minorities کو represent کرتے ہیں۔ پاکستان میں ہم اس اسمبلی کے 10 ممبرز ہیں۔ آج بھی میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس بجٹ میں ہر سال کی طرح، ایک روپیہ نہ گردوارہ کے لیے رکھا گیا ہے، نہ Church کے لیے رکھا گیا ہے، نہ کسی Temple کے لیے رکھا گیا ہے۔ جناب سپیکر! مجھے یہ چیز سمجھ میں نہیں آتی کہ پھر آپ نے یہ Members بنائے کیوں ہیں؟ کیا ہم لوگ، MNAs، یہاں صرف فوٹو کھنچوانے کے لیے بیٹھے ہوتے ہیں؟ مگر ہمیں

کوئی fund نہیں ملتا۔ ہمیشہ کی طرح، ہر سال ہم یہی speech کرتے ہیں، کیونکہ یہ میری بھی تیرہویں speech ہے یہاں پر، اور ہر سال یہی روتے ہیں کہ نہ Hindus کے لیے، نہ Christians کے لیے، نہ Parsis کے لیے، نہ Gurdwaras کے لیے، نہ Sardars کے لیے، نہ Sikhs کے لیے کوئی بجٹ رکھا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! جب ہم کسی official tour پر پاکستان سے باہر جاتے ہیں تو ہمیشہ ہمارا introduction کرایا جاتا ہے کہ یہ ہمارے Member ہیں۔ میں ہمیشہ کہتا ہوں، "I am the white in the flag." پھر اگلے ہم سے پوچھتے ہیں کہ اس کا مطلب کیا ہے؟ میں کہتا ہوں کہ جیسے پاکستان کا سبز جھنڈا ہے، اس میں سفید رنگ minorities کو represent کرتا ہے اور میں minorities کو represent کرتا ہوں۔ اسی حساب سے، اس جھنڈے میں جتنا سفید حصہ دیا گیا ہے، ہمیں اتنا حصہ بھی ملنا چاہیئے۔ اسی طرح ہمیں اسی حساب سے نوکریاں بھی ملنی چاہییں۔ ہمارا elected House 266 plus کا ہے، minorities ملا کر 342 کا House بنتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر 5 فیصد ratio بھی مانی جائے تو ہماری نشستیں 14 کے قریب بنتی ہیں، مگر آج بھی 2002 سے وہی 10 نشستیں ہیں، وہ آگے بڑھتی بھی نہیں ہیں۔ ہم تو 1947 میں partition کے وقت سے یہاں موجود ہیں۔ ہمارے جتنے بھی ہندو ہیں، سکھ ہیں، Christians ہیں، جو یہاں رہتے ہیں۔ میرے grandfather 1937 سے ممبر ہیں سید سیڈل داس پیرومل، جو Sindh Legislative Assembly کے Member تھے، اور تب سے ایسی کوئی اسمبلی نہیں ہے جس میں ہم Member نہ رہے ہوں۔ یہ ہماری فیملی کی روایت رہی ہے۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ 2002 سے پہلے جب elections ہوتے تھے، 1985، پھر 1988، پھر 1993، پھر 1997، اس کے بعد 2002 میں بھی elected assemblies میں ہم لوگ ہمیشہ جیت کر آتے رہے ہیں۔ میری فیملی ہمیشہ ہر نشست جیتتی رہی ہے۔ اس کے علاوہ 2002 سے ہم representation کرتے آئے ہیں اور آج تک تین بار میں خود Member National Assembly بن کر آیا ہوں۔ میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ضروری نہیں کہ صرف reserved seats پر آنا چاہیئے۔ ہم لوگ تو elections جیت کر ہمیشہ آتے رہے ہیں اور ہم 1937 سے elections جیت رہے ہیں۔ ہمیں funds بھی دیے جائیں۔ پاکستان کا کام ہے کہ minorities کا خیال رکھے۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ minorities کی representation، حتیٰ کہ آج Minority Commission بھی ہم نے بنا یا ہوا ہے، مگر آج تک ہم اسے فعال نہیں کر سکے۔ ہم نے اسی اسمبلی سے ہنگامی بنیادوں پر Bill پاس کرایا تھا۔ اس کے Members بھی select ہو چکے ہیں، مگر آج تک اس Commission کا Chairman کیوں نہیں بن رہا، کس چیز کا انتظار کیا جا رہا ہے؟ اگر بنانا ہے تو بنائیں، نہیں بنانا تو نہ بنائیں۔ کچھ دن پہلے Law Minister نے بھی اپنی speech میں کہا تھا کہ جو forced marriages ہیں، یا

minoritiesکے جو مسائل ہیں، ہم اس Commission کے اندر لے کر آئیں گے اور پھر ان کو address کریں گے۔ مگر وہ Commission کب بنے گا؟

میں سمجھتا ہوں کہ National Assembly کے Members کی بھی نہیں چلتی۔ آج چاروں صوبوں میں ایک صوبہ سندھ ہے جو پھر بھی minorities کے لیے funds رکھتا ہے۔ چاہے ہمارے کتنے ہی اختلافات Pakistan People's Party کے ساتھ ہوں، چاہے میری ذاتی سطح پر ہوں یا ہماری پارٹی کے ساتھ ہوں، مگر وہ minorities کو ان کا حصہ دیتے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں۔ مگر پنجاب ہو یا Khyber Pakhtunkhwa، میں نے نہیں سنا کہ وہ minorities کی development کے لیے funds رکھتے ہوں۔

میں اس سے آگے بڑھتا ہوں اور یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم پاکستان کی economy کی بات کر رہے ہیں۔ Food Ministry کے underایک چھوٹی سی commodity ہے، betel nut۔ مجھے یہ چیز سمجھ میں نہیں آ رہی کہ آج 7 مہینے ہو گئے ہیں، لوگ پریشان گھوم رہے ہیں، لوگوں کے containers پھنسے ہوئے ہیں، چیزیں پھنسی ہوئی ہیں۔ پاکستان Government کو کم از کم سات بلین روپے کا نقصان ہو چکا ہے، اس کے علاوہ smuggling بڑھتی جا رہی ہے۔ اس چیز کو banned کر دیں، زیادہ اچھا ہے، تا کہ لوگوں کا نقصان نہ ہو۔ Prime Minister House سے instructions نکلتی ہیں کہ smuggling کو روکا جائے، مگر اس چیز میں smuggling بڑھ رہی ہے اور وہ اسے control نہیں کر پا رہے۔ جب میں 2013 میں National Assembly کا Member تھا تو میں نے وزیر اعظم نواز شریف صاحب سے درخواست کی تھی کہ Mirpurkhas سے لے کر Mirwah Gorchani تک Sui Gas دی جائے۔ وہ projectآج تک پھنسا ہوا ہے۔ میرا خیال ہے 13 سال ہو گئے ہیں۔ پلیز اس چیز کو دوبارہ دیکھا جائے اور Mirwah Gorchani کو Sui Gasدی جائے۔ آخر میں، میں ایک closing tribute دوں گا:

As I conclude, I must extend my deepest gratitude to Prime Minister of Pakistan, Shehbaz Sharif, Field Marshal General Asim Munir, DG ISI, DG C،for giving Pakistan a new identity, one rooted not only in strength against aggression from India but also in wisdom through dialogue with Iran for the sake of global peace. Sir! Their leadership reminds us that Pakistan's destiny is not confined to borders; it is tied to the stability of the wider world. In the Budget, let us honour that vision by investing in justice, health and unity at home, while supporting peace abroad. Sir! Pakistan Army Zindabad, Pakistan Zindabad. Thank you

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ ڈاکٹر درشن صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بحری امور (جناب درشن): شکریہ، سپیکر صاحب! آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ Pakistan Muslim League (N) اور اتحادی جماعتوں کا سب سے اچھا اور تاریخی بجٹ ہے۔ یہ متوازن ترقیاتی ترجیحات اور معاشی اثرات کا بجٹ ہے، اور اسی پر میں وزیر اعظم پاکستان میاں محمد شہباز شریف کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور وزیر خزانہ محمد اورنگزیب صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اتنا اچھا اور تاریخی بجٹ دیا ہے۔

سپیکر صاحب! بجٹ پر تفصیل سے بات کرنے سے پہلے میں ایک بات کہوں گا کہ اس صدی کے جو دو بڑے واقعات ہوئے ہیں، ان پر میں بات کروں گا۔ سب سے پہلے، آج پاکستان کا جو نام روشن ہوا ہے، پاکستان کی جو عزت ہوئی ہے، جو پاکستان سرخرو ہوا ہے، وہ America-Iran جنگ بندی کرواکر اور امن معاہدہ کرواکر ہوا ہے۔ یہ پاکستان کا ایک تاریخی قدم ہے۔ پاکستان نے دنیا کو امن کی روشنی دی۔ پاکستان نے نہ صرف دنیا میں امن کروایا بلکہ دنیا کو معاشی تباہی سے بھی بچایا اور Third World War ہونے سے بھی بچایا۔ اس پر میں اپنے قائد میاں محمد نواز شریف، وزیر اعظم پاکستان میاں محمد شہباز شریف، Field Marshal جنرل عاصم منیر، Deputy Prime Minister اسحاق ڈار صاحب اور محسن نقوی صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور ساتھ ہی پوری پاکستانی قوم کو بھی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ یہ اس صدی کا سب سے بڑا تاریخی موقع ہے اور پاکستانی تاریخ کے 75 سالوں میں ایسا موقع نہیں آیا۔ اس سے نہ صرف پاکستان کی عزت ہوئی ہے بلکہ پوری دنیا میں پاکستان کے passport کی بھی عزت ہوئی ہے، اور ہر جگہ پاکستان کا نام عزت کے ساتھ لیا جا رہا ہے۔ جناب سپیکر! پاکستان نے ہمیشہ امن کی بات کی، پاکستان ہمیشہ سب کے ساتھ امن سے رہنا چاہتا ہے، لیکن میں یہ سب دنیا کو بھی بتانا چاہتا ہوں کہ جو ہماری امن کی یہ کوششیں، ہماری امن کی یہ جو بات ہے، اس کو ہلکے میں نہ لیا جائے۔ اگر کوئی ہمیں چھیڑے گا تو ہم اس کو چھوڑیں گے نہیں۔

جناب سپیکر! اس پر میں آپ کے توسط سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس پر ہمارے وزیر اعظم صاحب میاں محمد شہباز شریف اور فیلڈ مارشل عاصم منیر کو نوبل انعام ملنا چاہیئے جو انہوں نے دنیا میں امن قائم کروایا ہے۔

اور ایک اور جو افسوسناک بات ہے، ہماری سندھی ہندو کمیونٹی کے روحانی پیشوا، پوری دنیا میں سب سے بڑے سائیں سادھ رام صاحب کا پچھلے مہینے دیہانت ہو گیا، اور ڈہرکی کا ہمارا علاقہ ہے، سندھ میں اور وہ سچو ستر ام کی گدی تھی، امر شہید بھگت کنور رام کی گدی تھی، اسی کے وہ جانشین تھے۔ ان کی death ہو گئی، اس وجہ سے پوری دنیا میں ان کے لیے سوگ منایا گیا اور ان کے انتم سنسکار میں بھی لاکھوں لوگوں نے شرکت کی۔ ہر مذہب کے لوگ، ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی بلکہ پوری دنیا میں تین سو سے زیادہ شہروں میں ان کے لیے شردھانجلی پیش کی گئی۔ سادھ رام صاحب وہ ایک درویش صفت انسان تھے، مہان پرش تھے، اور انہوں نے ہمیشہ امن، بھائی چارے اور انسانیت کی خدمت کی، ہر مذہب کی انسانیت کی خدمت کی، اور اسی پہ ان کی جو death ہو گئی تھی تو اسی میں ہم سب لوگ سوگوار بھی تھے۔ اور یہاں پہ اب ان کے بیٹے ہیں، سائیں رویت لال صاحب، جن کو اس گدی پہ بٹھایا گیا ہے، اور وہ ایک نوجوان اچھے انسان ہیں، اور ہم ارداس کرتے ہیں کہ وہ ان کے mission کو، جو انسانیت کی خدمت کا mission ہے، اس کو

آگے لے کے چلیں گے۔اور میں یہاں پہ آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جناب سپیکر!اور پورے اس ایوان کا بھی اور خاص طور پر خالد لنڈ صاحب کا جنہوں نے یہاں پر بات بھی کی اور ان کے لیے ایوان نے ایک منٹ کی خاموشی بھی کی تھی۔

جناب سپیکر! جہاں پہ آج شاید ہمارے وہ دوست یہاں نہیں بیٹھے ہوئے، ہمارے PTI کے دوست ہی تھے، جنہوں نے کہا تھا کہ یہاں پہ کبھی Production Orders جاری نہیں ہوتے۔ میں ان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ Production Orders، ان کا کوئی MNA تو اس جیل میں ہے ہی نہیں، جو انہوں نے Production Orders جاری کیے تھے، وہ تو تقریباً ہماری سب leadership, میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف، مریم نواز، احسن اقبال، اسحٰق ڈار صاحب، خواجہ سعد رفیق صاحب، سب جیل میں تھے، اور ان کی وجہ سے ان کو مجبوراً کبھی کبھی Production Orders جاری کرنے پڑتے تھے، ورنہ تو انہوں نے Production Orders کبھی کیے بھی نہیں ہیں اور ایک دوست نے کہا تھا کہ اگر خان صاحب وزیراعظم ہوتے تو America ایران پر حملہ نہ کرتا۔ جناب سپیکر! پتہ نہیں کون سی جنت میں وہ رہتے ہیں۔ مجھے یہ بتائیں جب انڈیا 370-A ختم کر رہا تھا، کشمیر میں جو United Nations کی قراردادیں ہیں، اس وقت تو خان صاحب نے کچھ کیا نہیں، حالانکہ میاں محمد شہباز شریف نے کہا تھا کہ بھائی آپ فیصلہ کریں، ہم آپ کے ساتھ ہیں، تو وہ کہتے ہیں کیا میں جنگ کروں؟ جناب سپیکر! یہ تو صرف باتیں کرتے ہیں، وہاں تو جنگ کر نہیں سکے، الٹا 9 مئی کر دیا، لیکن میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہم جو ہیں ہمیشہ پاکستان کی بات کرتے ہیں، ہم 10 مئی والے ہیں، ہمیشہ پاکستان کی سربلندی کی بات کریں گے۔ اور یہاں پہ آپ دیکھ لیں، پاکستان میں جو بھی کام ہوئے، جب بھی کام ہوئے، سب پاکستان مسلم لیگ (ن) نے کیے۔ آپ ایٹمی دھماکوں سے لے کر میاں نواز شریف نے جو کیا تھا، جو بھی project اٹھائیں گے، سب میں میاں محمد نواز شریف کا نام نظر آئے گا، اور اسی vision کو آگے لے کر چلتے ہوئے میاں شہباز شریف بھی وہی کام کر رہے ہیں، اور پنجاب میں مریم نواز صاحبہ بھی وہی کام کر رہی ہیں، جس کو سب appreciate کر رہے ہیں، پوری دنیا appreciate کر رہی ہے۔ یہ تو صرف خالی باتیں کرتے ہیں، حالانکہ پاکستان مسلم لیگ (ن) نے ہمیشہ کام کیے، ہر وقت کام کیے۔ آپ نے دیکھا کہ پچھلے وقت جب پاکستان پہ برا وقت آیا تو پاکستان مسلم لیگ (ن) نے ریاست پہ سیاست کو قربان کیا، لیکن دن رات محنت کی، اور اب آپ دیکھ لیں پوری دنیا میں پاکستان کا نام ہو رہا ہے، اور پوری دنیا میں پاکستان معاشی استحکام کی طرف آگے بڑھ رہا ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پہ میں Minority کی بھی بات کرتا چلوں کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ Minority Commission بنا ہے، اور اس پر میں میاں محمد شہباز شریف، وزیراعظم پاکستان، اور Law Minister اعظم نذیر تارڑ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے بھرپور interest لے کے Minority Commission بنایا اور میں پارانی صاحب کو بتانا چاہتا ہوں کہ جلدی جہاں ابھی ان کی Commission کے جو Members ہیں وہ بھی بن جائیں گے۔ اور میں وزیراعظم صاحب کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے Minority MNAs کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا کہ funds کا تیرہ کروڑ کا وہ انہوں نے پورا کیا۔ اور آئندہ بھی ہم امید کرتے ہیں کہ اس بجٹ میں

بھی Minorities کے لیے ایک funds رکھا جائے بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ Minority پورے پاکستان میں ہیں، ممبر صرف آٹھ یا دس ہوتے ہیں تو پورے پاکستان میں ہمیں دینا ہوتا ہے۔ تو Minorities کے لیے جیسے سب لوگوں کا fund ہوتا ہے وہ fund رکھنا چاہیئے۔

ایک بات یہ ہے جناب سپیکر! آپ بھی اتفاق کریں گے کہ جو ہمیشہ اخبار میں ایک advertisement آتی ہے Sanitary Workers کے لیے کہ یہ جو ہے یہ non-Muslims کے لیے ہے، یہ ایک discrimination ہے۔ کیونکہ Sanitary Workers صرف اس میں لکھا جائے کہ یہ non-Muslims کے لیے ہے، یہ صحیح نہیں ہے۔ چلیں آپ اگر لکھ دیتے تو میں آپ سے request کرتا ہوں تو ان کو کہیں کہ سب non-Muslims کو اٹھا لیں، لیکن آپ list منگوائیں گے تو اس میں آدھے سے زیادہ تو non-Muslims نہیں ہوتے۔ تو اسی میں بھی یہ بات note کی جائے۔

ابھی حال ہی میں مردان میں پرسوں کی بات ہے وہاں پہ ہمارا ایک گردوارہ ہے، وہاں پہ ایک husband اور wife جو وہاں پہ سیوادار تھے ان کو murder کر دیا گیا۔ جناب سپیکر! یہ ایک بہت ظلم اور زیادتی کی بات ہے۔ ایک طرف وزیراعظم صاحب اور فیلڈ مارشل جنرل عاصم منیر صاحب محنت کرتے ہیں پاکستان کا نام پوری دنیا میں بلند کرتے ہیں، image بڑھاتے ہیں، اور دوسری طرف کچھ شر پسند لوگ ایک آدھ شر پسند لوگ ہوں گے جو یہ کام کرتے ہیں پھر یہ بات پوری دنیا میں پھیل جاتی ہے جو ایک اچھی بات نہیں۔ اس میں ہم سکھ بھائیوں کے ساتھ ہیں، جن میں غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ لیکن ایک آپ سے request ہے کہ آپ KP گورنمنٹ کو کہیں کہ کم سے کم ان کو جلدی گرفتار کیا جائے تاکہ یہ معاملات آگے نہ بڑھ سکیں۔ اور 5 percent quota پر بھی عمل نہیں کیا جا رہا، جناب سپیکر! اس کو بھی آپ یقینی بنائیں۔

اسلام آباد میں ابھی حالیہ دنوں میں ہماری Christian community کے بھائی یہاں پہ رہتے ہیں، وہ کافی سالوں سے رہ رہے ہیں، تو ان کی جگہیں خالی کرا دی گئی ہیں۔ یہاں پہ طلال چوہدری صاحب سے request کروں گا کہ ICT میں جو ہماری Christian community and minority کے جو لوگ ہیں، جو غریب لوگ ہیں، ان کو کوئی alternative جگہ دی جائے تاکہ وہ اپنی جگہ پر رہ سکیں۔

جناب سپیکر! بس میں جلدی ختم کروں گا۔ میرا تعلق گھوٹکی میرپور ماتھیلو سے ہے۔ جہاں پہ اگر کوئی notes لے رہا ہے تو وہ میرے NHA کے حوالے سے لے کہ پچھلے تین سالوں سے میرپور ماتھیلو motorway interchange جو PSDP میں تھا لیکن اس دفعہ انہوں نے نہیں رکھا۔ اور یہ ہمارے چیئرمین صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، جکھرانی صاحب، میں ان سے بھی request کروں گا کہ تین سال سے اور گھوٹکی ضلع ایسا ہے جو کراچی کے بعد revenue generate کرتا ہے۔ اور کراچی میں پانچ، سات اضلاع ہیں، اگر آپ ضلع وائز break up لکھائیں گے تو گھوٹکی شاید سب سے زیادہ ہو جائے گا۔ وہاں پہ Pakso (Pak Agro) Fertilizer, Acid Chemical, Liberty Power Plant, Qadirpur Gas Field, Mari Gas Field ہیں تو وہاں پہ interchange بہت ضروری ہے اور وہاں پہ

ابھی تک تین سالوں سے نہیں ہوااور اس دفعہ تو PSDP میں بھی نہیں رکھا۔ پتہ نہیںNHA سندھ کے ساتھ خاص کر کے میں تو گھوٹکی کی بات کروں گا کہ وہاں پہ کیا یہ سوتیلی ماں والا سلوک ہے کہ وہاں پہ roadsکی حالت بھی خراب ہے۔ وہاں پہ آپ چلیں اتنے اتنے گڑھے پڑے ہیں، پتہ نہیں کہ ہم کسی دیہات کے roadپہ گھوم رہے ہیں یا کسی سڑک پہ۔ تو یہ میں آپ سےrequestکرتا ہوں کہ اس کو اسی میں پھر رکھوایا جائے۔

جناب سپیکر! جیسے میں نے پہلے کہا کہ گھوٹکی میں ہمارے ہاں جو کراچی کے بعد سب سے زیادہrevenuegenerateکرتا ہے وہاں پہ نہ اچھے ہسپتال ہیں نہ کوئی اچھے سکول ہیں، نہ کوئی بچوں کو سکھانے کے لیے training centers ہیں، کچھ بھی وہاں نہیں ہے۔ تو میں وزیر اعظم صاحب سے بھی requestکروں گا، آپ سے بھی requestکروں گا کہ آپ سندھ گورنمنٹ سے بات کریں کہ وہاں پہ ایک یونیورسٹی بنوادیں، ایک اچھا سا ہسپتال ہو، اور ایک دانش سکول ہو۔ وزیر اعظم صاحب سے میری request ہے کہ وہاں پہ ہمارے ضلع گھوٹکی میں بنا دیں اور وہاں پر پینے کا پانی بھی صاف نہیں ہے۔ آپ دیکھ لیں کہ وہاں پر پانی کی بات ہے۔ سندھ میں ویسے ہی پانی کی قلت ہے۔ ہمارے سندھ میں آپ چلیں سر! میں آپ کو دکھاؤں کہ وہاں پہ لوگ زمینوں میں فصل بھی اُگا سکتے، پانی نہیں ہے۔ لوگوں نے اپنا کھاد بیج بھی واپس کر دیا بیچاروں نے۔ تو جب ہمارا ایگریکلچر ملک ہے، ایگریکلچر ملک کی وجہ سے ہم جو آگے بڑھتے ہیں وہ بھی نہیں ہو گا۔ تو یہ پانی کے لیے اس کا بھی مسئلے کو حل کروائیں تاکہ عوام کوئی روزگار کر سکے۔

سپیکر صاحب! یہاں پر بات بجٹ میں تنخواہ دار طبقے کے لیے 7 percentاضافے کی بات کی گئی تھی، تو میں کوشش یہ کروں گا کہ کم سے کم ان کی تنخواہ 20 پرسنٹ کروادیں۔ جو مہنگائی ہے، جو حالات ہیں تاکہ ان کے گھر کا چولہا تو چل سکے۔ اور یہاں پہ اسمبلی کے ممبر جو ہمارے یہاں پہ employeesہیں ان کو ہمیشہ آپ honorarium دیتے ہیں۔ تو اس دفعہ آپ دریادلی کے ساتھ ان کے بھی چھ honorariumکروا دیں سر، وہ بھی آپ کو بھی دعائیں دیں گے۔ کام صبح سے لے کے رات تک کام ہوتا ہے۔ تو یہ بھی کروادیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہاں پہ ہمارے اور ڈیپارٹمنٹ بھی ہے جو کام کرتے ہیں جیسے پی آئی اے ہے، ریلوے ہے یا اور بھیdepartmentsہیں، جن کو یہ نہیں ملتے۔ تو انہیں بھی آپ اس بات کا پابند کریں کہ وہ بھی یہ کروادیں۔

سپیکر صاحب! یہاں پہ ایک بات میں کہنا چاہوں گا کہ پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ میاں محمد نواز شریف نے یہاں پہ کام کیا ہے۔ آپ دیکھیں ایٹمی دھماکہ میاں نواز شریف نے کیا اور اسی ایٹمی دھماکے کی وجہ سے ہم نے 10 مئی کر دیا۔ ایٹمی دھماکے کی وجہ سے جو نواز شریف نے کیا تھا اس کی وجہ سے 10 مئی ہوا۔ اور 10 مئی میں آپ دیکھ لیں کہ جو وہ کہتے تھے، جو مودی کا غرور تھا اس کو خاک میں ملا دیا، یہ نواز شریف نے جو کیا تھا اس کی وجہ سے ہوا۔ اور نواز شریف نے ہمیشہ ہمیشہ پاکستان کی بات کی ہے۔ اتنا کام کیا ہے کہ پہلے جو لوگ اس کے خلاف بھی تھے وہ بھی اس کے حمایتی ہو گئے۔

موٹروے سے لے کر آپ power plants کو دیکھ لیں، آپ economy کو دیکھ لیں۔ تو اسی لیے یہاں پہ میں ان کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں جو پاکستان میں اگر نواز شریف کے کام نکال دیے جائیں، تو آپ کو کچھ بھی نظر نہیں آئے گا۔

آخر میں، میں اس شعر کے ساتھ آپ نے مجھے ٹائم دیا اور مجھے بھی لگ رہا ہے کہ اور کافی دوست بات کرنا چاہتے ہیں۔ تو میں اس شعر کے ساتھ یہ سب دوستوں کے لیے ہے، یہ پی ٹی آئی والوں کے لیے بھی یہی ہے کہ ایسا نہیں کہ میں صرف نون لیگ کی بات کروں گا۔

خدا کرے میری ارض پاک پر اترے

وہ فصل گل جسے اندیشہ زوال نہ ہو

خدا کرے کہ میرے اک بھی ہم وطن کے لیے

حیات جرم نہ ہو زندگی وبال نہ ہو

میاں محمد نواز شریف زندہ باد، میاں محمد شہباز شریف زندہ باد۔ پاکستان پائندہ باد۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب زبیر خان صاحب۔

جناب زبیر خان وزیر: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ جناب ڈپٹی سپیکر صاحب۔ آج آٹھ ماہ بعد Budget 2026-27 میں بولنے کا موقع ملا ہے۔ سپیکر صاحب! بہت دکھ اور افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ پچھلے بجٹ میں 64 billion merged districts کے لیے رکھے تھے اور اسی بجٹ میں 56 billion رکھے ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو merged districts میں دہشتگردی جاری ہے۔

سپیکر صاحب! ہمارے ساؤتھ وزیرستان کے لوگ بہت زیادہ مشکل میں ہیں کوئی ایک بھی بندہ ایسا نہیں بچا کہ جس سے وہ پیسے نہیں لے رہے۔ وہاں پہ حد سے زیادہ مشکلات میں ہے میرا حلقہ۔

سپیکر صاحب! آپ کی توجہ چاہیئے۔ سپیکر صاحب! ساؤتھ وزیرستان میں ہمارے جتنے بھی مشران ہیں ملک صفدر علی کے گھر پہ حملہ ہوا، اس کے دو گھر والے شہید ہو گئے ہیں۔ ملک خدیر کے گھر پر حملے میں بھی دو تین بندے شہید ہو گئے ہیں۔ ملک جمیل کے ابھی 10، 15 دن پہلے تین بیٹے شہید ہو گئے ہیں اور اس کا ایک بیٹا بھی زندہ نہیں بچا۔

یہ ہمارے مشران ہیں اور ملک طارق جو ہمارے احمزئی کا قبیلے چیف تھا اس کو بھی target کیا گیا۔ میرے دو کزن تھے ایک ہیلتھ میں تھا، ایک واپڈا میں تھا، ایک کو تو شہید کیا اور دوسرا ہسپتال میں پڑا ہے۔

سپیکر صاحب! ہمیں سمجھ نہیں آرہی ہے کہ یہ ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ سپیکر صاحب! وہاں پہ اب ہم حد سے زیادہ مجبور ہو گئے ہیں۔ وہاں پہ ہم نے جرگے بلائے ہیں۔ سپیکر صاحب! وہاں پہ جرگے بیٹھے ہیں۔

سپیکر صاحب! آپ کی توجہ چاہتا ہوں ۔ سپیکر صاحب ! ایک ضروری بات سن لیں۔وہاں وزیرستان میں جرگہ بیٹھا ہوا ہے ۔ میں request کرتا ہوں کہ ادھر ہمارے ڈیفنس منسٹر اور انٹیریئر منسٹر سے request کرتا ہے کہ ایک کمیٹی بنادیں ہمارے ساتھ، ہمارے جو senior ہے اچکزئی صاحب، گوہر صاحب ہوں، اسد قیصر صاحب، ان کی نگرانی میں ہو اور یہ ہمارے ساتھ بیٹھیں۔ ہم زمینی حقائق بتادیں گے۔

سپیکر صاحب! یہ جو ہمارے پورے اپر وزیرستان کو 2009 سے 2012 تک IDPs بنایا تھا۔ حد سے زیادہ غربتیں ہیں ہمارے ساؤتھ وزیرستان میں اور اسی طرح ہمارا انگور اڈہ پچھلے جو ڈھائی سالوں سے بند پڑا ہے۔ میں request کرتا ہوں کہ جتنا بھی border ہے افغانستان کے ساتھ اس کے لیے ایک کمیٹی بنائی جائے۔ اس میں ہمیں بھی اعتماد میں لیا جائے تاکہ افغانستان کے ساتھ مذاکرات کرلیں۔ ادھر اگر انڈیا کے ساتھ جنگ بھی ہو پھر بھی واہگہ بارڈر کھلا رہتا ہے۔ تو اب یہ اگر میں بتادوں کہ ساؤتھ وزیرستان میں غربت کا یہ حال ہے تو غربت کو دور کرنے کے لیے یہ بارڈر کھولنا بہت ضروری ہے۔ ہمیں بھی اعتماد میں لیں اور اس پہ سنجیدگی سے کام کریں اور اس بارڈر کو کھول دیں۔

سپیکر صاحب! ہمارا جو یوتھ ہے جس طرف ہمارے یوتھ کا رحجان ہے اگر دیکھ لیں کہ ہم اس کو نہیں بچا سکتے۔ وہاں پہ اسکولز بھی نہیں ہیں۔ تو میں request کرتا ہوں کہ ہمارے جتنے بھی نوجوان لڑکے ہیں۔ ان کو روزگار کے مواقع دیں اور request کرتا ہوں اپنے PM صاحب کو، ابھی تو بیٹھے نہیں ہیں کہ merged districts میں ساؤتھ وزیرستان best ہے۔ One million کی آبادی ہے۔ اگر ایک Danish School کی میں request کرتا ہوں۔ ویسے بھی ساؤتھ وزیرستان کے لوگ زیادہ وہاں پہ لوگ شہید ہو رہے ہیں۔ اس علاقے کے بچے زیادہ تر یتیم ہوتے ہیں۔ ہم request کرتے ہیں کہ وہاں پہ اگر Danish School بن جائے تو دہشت گردی میں بہت کمی آسکتی ہے۔ دوسری ایک اور request ہے کہ زرک سے ژوب تک CPEC کی جو روڈ جارہی ہے یہاں جنوبی وزیرستان سے افغانستان کے ساتھ link کرنے کیلئے بہت نزدیک راستہ ہے، اگر یہ روڈ بن جائے تو بہت نزدیک بھی ہے افغان بارڈر اور اس سے دہشت گردی میں کمی بھی آئے گی۔

آخر میں، میں کہوں گا کہ ابھی پرائم منسٹر صاحب نے جو speech کی تھی، ایران اور امریکہ کی جو جنگ ہوئی تھی اس میں ہماری حکومت نے جو ثالثی کا کردار ادا کیا ہے اس پر وہ یقیناً داد کی مستحق ہے۔ جناب سپیکر! اگر دیکھیں تو پچھلے دور میں خان صاحب نے اُس آدمی سے absolutely not کہا تھا میں اپنے visionary leader کے vision کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ اُس وقت انہوں نے جو فیصلہ کیا تھا وہ ٹھیک فیصلہ تھا۔ آج ہم نے جو ثالثی کی ہے تو یہ خان صاحب کا جو vision تھا، اُس وقت انہوں نے جو فیصلہ کیا تھا، تو اُسی وجہ سے آج ہم یہاں پر کھڑے ہیں۔ آخر میں میں ایک دفعہ پھر request کرتا ہوں کہ جنوبی وزیرستان کے لوگ بہت زیادہ مشکل میں ہیں، لوگ وہاں پر جرگے بنا رہے ہیں، یا ہمیں موقع دے دیں کہ ادھر Defence Minister کو میرے ساتھ بٹھادیں تاکہ میں ان کو زمینی حقائق بتادوں، دو تین دنوں میں یہ کام کردیں، اگر ابھی ممکن نہیں ہے تو اسی سیشن کے بعد، بلوچستان اور کے پی میں جو دہشت گردی ہو رہی ہے اس کیلئے دو تین دن کا ٹائم رکھیں کہ ہم آکر بات کرلیں، شکریہ، مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب حفیظ الرحمٰن دریشک صاحب۔

جناب حفیظ الرحمٰن خان دریشک: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ (عربی) عزت اور ذلت کا مالک میرا اللہ ہے۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ کہ جناب نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ میں وزیرِ اعظم پاکستان میاں شہباز شریف صاحب اور ان کی معاشی ٹیم اور خصوصی طور پر وزیرِ خزانہ صاحب کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں، جنہوں نے شبانہ روز محنت و لگن سے default ہوتی ہوئی معیشت کو سنبھالا دیا اور عزم و ہمت سے کام کرتے ہوئے مستحکم کیا۔ بجٹ خسارہ تاریخ کی کم ترین سطح پر لانا یقیناً مسلم لیگ (ن) کی معاشی ٹیم کا عظیم کارنامہ ہے۔

جناب سپیکر! اس موقع پر میں وزیرِ اعظم پاکستان اور فیلڈ مارشل جناب عاصم منیر صاحب کو سراہتا ہوں، جن کی دن رات کی کوششوں اور کاوشوں سے دنیا کو تیسری عالمی جنگ سے بچایا گیا اور پاکستان اور پاکستانی قوم کا سر فخر سے بلند کیا گیا۔

جناب والا! میرا حلقہ پنجاب کی tail پر پسماندہ ترین district راجن پور ہے، اس کے بارے میں میں چند گزارشات جناب کو پیش کروں گا۔ ہر سال hill torrents کا پانی آتا ہے، جن سے ہزاروں ایکڑ فصلیں، مال مویشی اور مکانات تباہ ہو جاتے ہیں، اور نہریں بھی breach ہو جاتی ہیں۔ جو کچھی کینال ہے، یہ خاص طور پر دو تین جگہوں پر breach ہوتی ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس پانی کو dam کے ذریعے یا channelize کر کے سنبھالا جائے، اور کم از کم اسی پانی سے پنجاب اور بلوچستان کا بنجر علاقہ سیراب کیا جائے۔

میری دوسری گزارش یہ ہے کہ سوئی راجن پور کے ساتھ ہے، لیکن یہ واحد district ہے جس کے headquarters پر Sui Gas نہیں ہے۔ لاہور اور اسلام آباد تک Sui Gas پہنچ چکی ہے، لیکن راجن پور میں نہیں ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ ہمیں اس سے مستفید فرمایا جائے۔ ''کوئی نیڑے تر سدے مر گئے، کوئی دوروں جھولیاں بھر گئے'' ہمارا بھی یہی حال ہو رہا ہے۔ میری گزارش ہے کہ ہمیں بھی Sui Gas سے مستفید فرمایا جائے۔

جناب والا! ہمارا district ایک پسماندہ ضلع ہے۔ Education کے لحاظ سے اس کا کسی اور صوبے یا district سے comparison نہیں کیا جا سکتا۔ میری گزارش ہے کہ ہمارے district کے لیے quota مقرر کیا جائے تاکہ ہمارے علاقے میں بے روزگاری ختم ہو سکے۔

صحت کے لحاظ سے میری گزارش ہے کہ ہمارے قائدِ محترم میاں محمد نواز شریف نے ایک special hospital وہاں پر بنوانے کا وعدہ فرمایا تھا اور جس کا رقبہ بھی allocate ہو گیا تھا لیکن شومئی قسمت، اُن کے چلے جانے کے بعد جو نئی Government آئی، انہوں نے سارا کام ٹھپ کر دیا۔ میری گزارش ہے کہ ہمیں صحت کے لحاظ سے وہی hospital دوبارہ چلانا چاہیئے، اور وہاں تمام سہولتیں میسر ہونی چاہئیں، جو علاقے کے لوگوں کو ترقی میں شامل کر سکیں۔

جناب والا! ہمارے area میں university کا وعدہ کیا گیا تھا، جو ابھی بھی زیرِ تکمیل ہے۔ اس کا رقبہ بھی allocate ہو گیا ہے۔ میری Ahsan Iqbal صاحب سے request ہے کہ اس کو pursue کریں، اور اس پر کام ہونا چاہیئے۔ زراعت ہماری ریڑھ کی ہڈی ہے۔ کہنے کے لیے تو سب ضرور کہتے ہیں کہ زراعت ہماری ریڑھ کی ہڈی ہے، لیکن کسان کا کوئی پرسانِ حال نہیں ہے۔ DAP کھاد 17 ہزار پر پہنچ چکی ہے۔ spray، بجلی، کھاد، پٹرول، سب مہنگا ہے، اور کاشتکار کو جنس کا rate بھی نہیں ملتا۔ میری جناب سے یہ استدعاء ہے کہ مہربانی فرمائیں اور کاشتکار کے ساتھ اتنا ظلم نہ کریں۔ کاشتکار کو سہولیات دی جائیں، اور جنس کا rate اُس کو ملنا چاہیئے جو اُس کا حق بنتا ہے۔

میں آخر میں شکر گزار ہوں کہ جناب نے مجھے موقع فراہم کیا۔ آخر میں میں یہی عرض کرتا ہوں کہ مہربانی فرما کر میں نے جو گزارشات کی ہیں، ان پر عمل درآمد ہونا چاہیئے۔ بڑی مہربانی، شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب شہباز بابر صاحب۔

چوہدری محمد شہباز بابر: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب ڈپٹی سپیکر! Thank you very much۔ میں آج اپنی تقریر کا آغاز سب سے پہلے اپنے شہداء کو یاد کر کے کروں گا۔ ہماری Pakistan Army کے شہداء، جنہوں نے جانوں کا نذرانہ دے کے ہماری دھرتی کو سنوارا ہوا ہے، ہمیں safe کیا ہوا ہے۔ ان کی شہادت کی وجہ سے ہمارے بچے، ہم اور آپ سب اس ملک میں چین کی نیند سوتے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ گزشتہ دنوں Muzaffarabad میں helicopter گرنے سے ہمارے 22 جوان شہید ہوئے ہیں۔ ان میں ہماری Christian community کے دو فوجی بھائیوں نے ملک کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا ہے۔ میں اس کے ساتھ ساتھ آج یہ بھی یاد کروں گا کہ پچھلے سال کی بات ہے کہ جب مئی میں انڈیا نے operation Sindoor کے نام پر ایک false flag operation کرنے کی کوشش کی۔ اس false flag operation کی وجہ سے، انڈیا دنیا کو دکھانا چاہتا تھا کہ وہ اس علاقے کی super power بن گیا ہے۔ اس نے show کیا کہ ہمارے پاس military power بہت زیادہ ہے، economic power بہت ہے۔ مگر میرے رب کے کرم سے، نبی پاک ﷺ کے صدقے سے، ہماری پاک فوج نے، ہماری Air Force نے، ہماری Navy نے اپنے ملک کا دفاع کرتے ہوئے ہمارے دشمن کے عزائم کو خاک میں ملایا۔ بے شک، اس کے لیے میں یہی کہوں گا کہ جب ساری قوم اپنی فوج کے ساتھ کھڑی ہوتی ہے تو ہمارے فوجی بھائیوں کا حوصلہ بلند ہوتا ہے اور وہ اپنے کام، انہیں جو کیے ہیں، وہ دنیا کے آگے دکھا دیئے گئے ہیں۔

اس کے بعد سے پورے خطے کا balance change ہو گیا ہے، جیسے کہ پاکستان کو ہمارے کافی brother ممالک بھی سمجھتے تھے کہ یہ کمزور ملک ہے، ہمارا بھائی کمزور ہے۔ اس کے بعد آپ کے سامنے جو نذرانہ پیش کیا گیا ہے، سب چیزیں دیکھی گئیں ہیں اور ہر ایک کی نظر ہمارے اوپر ہے، Pakistan Army, Pakistan Air Force اور Pakistan Navy ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم China کو بھی یاد رکھتے ہیں کہ جس نے اس وقت پاکستان کا ساتھ دیا۔ اس کے بعد ہم سب کے سامنے February میں Israel نے دہشت گردانہ طریقے سے

ایران کے Supreme leader کو شہید کیا Iran کے اندر۔ جس طریقے سے ان کو شہید کیا گیا، تو دنیا کا balance change ہو گیا۔ دنیا نے دیکھا کہ ہم power کے ساتھ جائیں گے۔ دنیا نے Israel کی حمایت کرنے کی کوشش کی مگر پاکستان اپنے پاؤں پہ کھڑا رہا، اور پاکستان نے حق اور سچ کا ساتھ دیتے ہوئے، Iranکا ساتھ دیا، Americaاور Saudi اور Qatariبھائیوں کو سمجھایا۔ اس جنگ کو Third World Warبننے سے روکا جائے۔ اس خطے کے اندر Third World War ہونے جارہی تھی جس کو روکا گیا ہے۔

جس کے اندر میں ہمارے Prime Minister میاں محمد شہباز شریف صاحب، Chief of Defence Forcesعاصم منیر صاحب، Deputy Prime Ministerاسحاق ڈار صاحب اور محسن نقوی صاحب کو خراجِ تحسین پیش اور سلام پیش کرتا ہوں۔

اس کے بعد میں تھوڑی سی گفتگو کروں گا اپنے قائدِ محترم میاں محمد نواز شریف کی۔ یہاں پہ ہم بیٹھتے ہیں جب بھی تو لوگ باتیں کرتے ہیں، کہ آپ PML(N) کی Government میں میاں نواز شریف صاحب نے کیا کیا، PML(N)نے کیا کیا؟ میں ان کو یہ یاد دہانی کراؤں گا کہ یہ میاں نواز شریف صاحب ہی تھے جو پاکستان کے اندر سب سے پہلے privatization لے کر آئے ہیں۔ سب سے پہلے یہاں پہ motorwaysبنائیں اور اسی دور میں پاکستان نے ترقی کرنی شروع کی۔ میاں نواز شریف جس نے آکے پاکستان کو atomic power بنایا۔ وہ میاں نواز شریف کا ہی vision تھا، کہ پاکستان atomic powerبنا، جس کی وجہ سے آج Israel پاکستان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا۔ اس کے دل میں خواہشات بہت ہوتی ہیں مگر اس کو ڈر ہے، کہ یہ ایک atomic power ہے۔ اس کی وجہ سے دنیا میں پاکستان کی قدر ہے۔

اس کے بعد میاں نواز شریف صاحب نے ہی پاکستان سے اندھیروں کو ختم کیا۔ میاں شہباز شریف صاحب کی as a CMشب و روز محنت سے پنجاب میں power houses لگے اور ہمارے سمندری کے ساتھ ہی ساہیوال ہے وہاں پر power plantلگائے گئے۔ Chinese آکے پریشان ہو گئے، کہ یہ Shehbaz Speed ہے کیا؟ جو books میں time لکھا ہوا تھا، تو اس سے پہلے یہ ساری چیزیں مکمل کی گئی ہیں۔ میاں نواز شریف صاحب نے دہشت گردی کے خلاف جنگ لڑی ہے اور میاں نواز شریف صاحب نے پاکستان کو دوبارہ روشن، پر سکون اور رہنے والا ملک بنایا ہے۔

اس کے بعد، by the grace of Allah، شہباز شریف صاحب نے as Prime Minister پاکستان کو defaultسے نکالا۔ آپ اور ہم سب یہاں پر اکٹھے تھے۔ یہاں پر ہمارے سیاسی کولیگ کہتے تھے کہ یہ تو Sri Lanka بن جائے گا، یہ آج کی بات ہے، کل کی بات ہے۔ یہ باتیں ہوتی رہی ہیں مگر اللہ کے کرم سے اور شہباز صاحب کی شب و روز محنت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں عزت دی اور ہمیں defaultسے نکالا۔ اس کے بعد سے سارا کچھ ہوا ہے۔ میں یہ کہوں گا، بلکہ جیسے کہ یہ آپ کے سامنے ساری باتیں نظر آرہی ہیں، ہمارا جو یہ ایک دفعہ کا Budget ہے، اس کے اندر ظاہری بات ہے کبھی ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ % 100 صحیح ہے۔ ہمیشہ اس کے اندر improvementکی ضرورت ہوتی

ہے۔ہمارے Budget کے اندر tax slabs میں نمایاں طور پر کمی کی گئی ہے۔ہمارے Budget میں super tax کو اس کے اندر سے ختم کیا گیا ہے۔ Hyderabad motorway جو ہے، اس کے لیے پیسے رکھے گئے ہیں۔اس کے اندر ملازمین کی تنخواہوں کو بہتر کیا گیا ہے اور ہماری جو salaried class ہے، ان کے لیے Budget کے اندر tax میں کمی کی گئی ہے۔اور Benazir Income Support Programme کے اندر بھی نمایاں اضافہ کیا گیا ہے۔اور CVT بھی ختم کیا گیا ہے۔

مگر اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی اپنے Finance Minister سے request کروں گا کہ ہمیں industrialization پر بھی کام کرنا چاہیئے۔اگر industrialization پاکستان کے اندر ہوگی تو بے روزگاری ختم ہوگی۔بے روزگاری ختم کرنا Government کا کام نہیں ہے۔ Government اتنی jobs نہیں دے سکتی ہے۔ہم industrialization کو فروغ دینے کے لیے policies لے کر آئیں، تاکہ industries ہمارے ملک میں لگیں، ہمارے ہاں foreign industrialists بھی آئیں اور industrial-ization کا فروغ ہو، تاکہ بے روزگاری ختم ہو۔

اس کے ساتھ ساتھ میں IT کی طرف بھی توجہ دلانا چاہوں گا۔ جیسے کہ ہم نے اور آپ نے دیکھا، آج کل UK کے اندر ہوا ہے، اس سے پہلے Australia کے اندر ہوا ہے کہ social media پر جو 15 years کی ایک age limit ہے، اس کو قید کیا گیا ہے۔اس کے اوپر بھی میری request ہوگی کہ اس کے اوپر دیکھا جائے۔یعنی کہ House اس کے اوپر سوچے، اس کو لے کر آئے کہ ہماری آگے آنے والی نسلوں کو ایسی چیزوں سے بچایا جائے۔اور باقی میں یہ آپ سے request کروں گا کہ global warming کا پاکستان بہت بڑا شکار ہے۔ پاکستان میں ہمیشہ ہر monsoon کے اندر glaciers پگھلتے ہیں اور سیلاب آتے ہیں۔تو ہمیں global warming پر بھی کام کرنے کی ضرورت ہے۔اس پر بھی توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔ climate change پر بہت ضرورت ہے کہ کام کیا جائے۔

باقی میں آپ سے یہ request کروں گا کہ ہم یہاں بیٹھتے ہیں۔ہمارے پرائم منسٹر صاحب نے بار بار کہا ہے، کہ ہمیں Charter of Economy پر کام کرنا چاہیئے۔یہ ملک ہمارا ہے، ہم سب نے مل کے کام کرنا ہے۔اور Charter of Economy پر کام کریں گے تو ان شاءاللہ مل جل کے پاکستان کو ہم نے دنیا کے اندر economic power بنانا ہے۔

ہماری فوج نے عسکری طاقت دکھادی ہے۔ہم بہت stable ملک ہیں۔اب economic stability کے لیے ہم سب کو مل کے کام کرنے کی ضرورت ہے اور توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

میں اس کے ساتھ اپنے حلقے کی بات بھی کروں گا کہ میں یاد دلانا چاہوں گا پرائم منسٹر صاحب کہ وہ Faisalabad آئے تھے تو وہاں پہ انہوں نے motorway کے ایک link کے لیے announcement کی تھی۔وہاں پہ Rana Sanaullah صاحب نے اس وقت receive کیا تھا Faisalabad کے اندر کہ Faisalabad سے لے کے Satiana اور Satiana سے آگے جو

Lahore to Multan motorway جارہی ہے،اس پر interchange کی request کی تھی۔انہوں نے وعدہ کیا تھا۔اس کی میں یاددہانی ضرور کراؤں گا۔

اس کے ساتھ میرے اپنے حلقے کے لیے،اللہ کرے ہمارے Iran کے ساتھ جیسے ہی حالات بہتر ہو جاتے ہیں، جنگ ختم ہو جاتی ہے،تو جو Iran سے gas آجائے گی،ان شاءاللہ،جو کہ بہت بڑا منصوبہ ہے پاکستان کے لیے،ہماری industry کے لیے،ہمارے لوگوں کے لیے،تو میرے حلقے کی بہت بڑی demand ہے gas کی۔تووہ بھی میں request کروں گا پرائم منسٹر صاحب سے کہ جیسے ہی gas پاکستان میں وافر ہو،تو ہمارے حلقے کے لیے، ہماری ماؤں اور بہنوں کو gas دی جائے،ہر گھر میں دی جائے تاکہ اس کا استعمال کریں اور ان کو لکڑی سے اور باقی چیزوں سے چھٹکارا ملے۔

اس کے ساتھ اپنے حلقے کے لیے میں request کروں گا کہ ہمارا جو hospital ہے، Samundri کا، جو میرا حلقہ Samundri ہے،وہاں پہ جو کوئی بھی اگر شخص جاتا ہے تو اس کو آگے refer کر دیا جاتا ہے Faisalabad میں علاج کے لیے۔تو میری request ہوگی Government سے،یہاں سے وفاق کے اندر بھی اور Punjab Government کو بھی یاددہانی کرواؤں گا کہ اسے upgrade کیا جائے اور اس کو اس طرح بنایا جائے کہ وہاں جو بھی patients جائیں،ان کو Faisalabad refer نہ کیا جائے بلکہ ان کو وہیں پر ہی بہترین سہولیات دی جائیں۔اور اس کے ساتھ ساتھ میں کہوں گا کہ جو یوریا اور دوائیوں کی prices بڑھی ہیں،وہاں پر ایک black market کام کر رہی ہے اور ہر کسان بھائی کو بہت نقصان ہو رہا ہے۔اس کے لیے میری گزارش ہے کہ کسانوں کو یوریا اچھے ریٹ پر ملے۔پچھلی فصلوں میں کسانوں کا نقصان ہوا ہے،نہ آلو اور نہ کینو کی فصلوں میں ان کو کوئی بچت ہوئی ہے۔آگے بھی گندم آئی ہے،آپ کو پتہ ہے جو حالات چل رہے ہیں،ان کو صحیح ریٹ نہیں مل رہا کہ جوان کا حق ہے۔براہ مہربانی اس طرف نظر ڈالی جائے۔اس کے ساتھ ہی میں کہوں گا، thank you very much پاکستان زندہ باد۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔فضل محمد خان صاحب۔

جناب فضل محمد خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔جناب سپیکر! شکریہ۔آپ نے موقع دیا۔بات شروع کروں گا کہ عجیب نظام میں ہم رہ رہے ہیں،ذوالفقار علی بھٹو کو مارنے کے بعد بے قصور ٹھہرایا گیا۔جنرل مشرف کے انتقال کے بعد ان کو قصوروار ٹھہرایا گیا۔اسی طرح جس کو آج ملک کا وزیراعظم ہونا چاہیئے تھا،اس کو جیل میں ڈالا گیا۔اسی طرح بلوچستان،جو گیس کا hub ہے،وہاں کے لوگ گیس کو ترس رہے ہیں۔اسی طرح خیبر پختونخوا جو بجلی کا hub ہے،وہاں کے لوگ بجلی کو ترس رہے ہیں۔اسی طرح پاکستان ایک زرعی ملک ہے،کسان رو رہا ہے۔ہم گندم import کرتے ہیں۔یہ خرابی کہاں پر ہے؟اس پر سوچنا پڑے گا۔اگر ملک اور قوم کو ٹھیک سے چلانا ہے تو ان مسئلوں کا حل چاہیئے اور یہ حل مشکل نہیں ہے،یقیناً ان کے لیے کوئی serious ٹیم،جس کو حقیقت میں پاکستان اور پاکستانی قوم کا ہمدرد ہو۔

میں اپنے حلقے کی بات کروں گا20 to 18 گھنٹے بجلی کی load shedding ہے۔دو تین گھنٹے اگر بجلی ہوتی ہے تو وہ بھی اس قسم کی ہوتی ہے کہ water pump اس قابل نہیں ہوتا کہ پانی کی ضروریات پوری کر سکے۔ ہم Opposition والوں کو فنڈز نہیں مل رہے، کیونکہ ہمارا تعلق PTI سے ہے، اس کی وجہ سے ہمارے حلقے کے لوگ effect ہو رہے ہیں۔ کیا وہ پاکستان کا حصہ نہیں ہیں؟ ہمیں چھوڑیں، ہمیں فنڈز نہ دیں، آپ لوگوں کے جو وہاں پر نمائندے ہیں ان کے ذریعے فنڈز لگائیں، لیکن کم از کم ان کو فنڈز سے محروم نہیں رکھنا چاہیئے۔

جیسے میں نے کہا، بھٹو صاحب کو مارنے کے بعد فیصلہ آیا کہ وہ بے قصور تھے۔ عمران خان کو آج تین سال اور کچھ دن اوپر پورے ہو گئے، بے قصور جیل میں پڑا ہوا ہے۔ شاید 5 سال بعد کوئی ایسا فیصلہ آئے کہ عمران خان بے قصور تھا؟ زندگی کے آٹھ قیمتی سال جیل میں وہ کیوں گزارے؟

اور اس بات کو ہم appreciate کرتے ہیں کہ ایران کا مسئلہ اچھے طریقے سے حل ہوا اور پاکستان نے ایک اچھا کردار ادا کیا۔ میری درخواست ہو گی کہ serious لوگوں کی ایک ٹیم بنائی جائے۔ ایران کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے تو عمران خان جو بے قصور جیل میں پڑا ہوا ہے؟ ملاقاتیں نہیں ہو رہیں، اخبار، TV اور دیگر سہولیات نہیں ہیں، ان کا مسئلہ کیوں حل نہیں ہو سکتا؟

میری یہ درخواست ہو گی کہ پاکستان پر رحم کیا جائے۔ جو یہ چند باتیں کی ہیں، ان پر غور کیا جائے۔ خیبر پختونخوا میں 20 کلو آٹے کا تھیلا 2700 to 2600 روپے میں بک رہا ہے اور لوگ رو رہے ہیں۔ افغانستان کے ساتھ کاروبار بند ہے، ادھر پنجاب نے گندم بند کی ہوئی ہے۔ Flour mills مالکان رو رہے ہیں۔ یہ کیا انصاف ہے؟ امن نہیں ہے، بجلی نہیں ہے، گیس نہیں ہے، آٹا نہیں ہے؟ ہمارے لوگ کہاں جائیں؟ آپ لوگ فنڈز نہیں دے رہے۔ ہمارا کیا قصور ہے۔ ہمارے لوگ شرمندگی محسوس کرتے ہیں کیونکہ ہم واقعی نمائندے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ اس Floor پر ہم آپ کے نوٹس میں یہ باتیں لائیں؟ میرا یہ مشورہ ہو گا کہ یہ باتیں ایک کان سے سن کے دوسرے کان سے نہ نکالی جائیں بلکہ ان باتوں پر غور کیا جائے اور خیبر پختونخوا کے لوگوں کے ساتھ انصاف کیا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ، شمشیر علی مزاری صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مذہبی امور بین المذاہب ہم آہنگی (جناب شمشیر علی مزاری): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ بہت شکریہ، جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا بے حد مشکور ہوں۔ Iran America conflict میں جس طرح پاکستان کو اللہ پاک نے عزت دی، ایک pride moment ہے پاکستانیوں کے لیے۔ اس میں جس طرح ہمارے Prime Minister, Army Chief صاحب اور ان کی ٹیم نے دن رات محنت کی، وہ قابلِ تحسین ہے۔ Mr. Speaker! Pakistan by design ایک زرعی ملک ہے۔ آپ دیکھیں، ہمارے دو صوبے پنجاب اور سندھ کے نام دریاؤں کے نام ہیں، لیکن افسوس کے ساتھ پچھلے 80 سالوں سے زراعت کے لیے کوئی پالیسی نہیں بنی ہے۔ اس سے بھی زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ ہاؤس میں ہمیشہ زراعت سے منسلک نمائندوں کی اکثریت رہی، لیکن افسوس کہ کبھی کوئی ایسی پالیسی نہیں آئی، ہم ایسے رہے ہیں جیسے گونگے بہرے ہوں۔ جو دو سال پہلے گندم کے ساتھ ہوا، آج اس کا رزلٹ دیکھ لیں۔ دسمبر میں گندم کا کیا حال ہو گا، وہ

سب کے سامنے عیاں ہے، یہ policy makers جو اوپر بیٹھ جاتے ہیں، ٹھنڈے کمروں میں خدا کا واسطہ ہے زرعی لوگوں کو ان policy makers کی جگہ بٹھایا کریں یہ ملک بار بار تجربوں کا متحمل نہیں ہو سکتا، ایک ہی چیز جو آپ کی GDP چلا سکتی ہے وہ زراعت ہے، ہمیں کسی قسم کی بھی مراعات نہیں چاہئیں، ہمیں ہماری crop کا proper rate دے دیں ہم اس پہ بھی خوش ہیں، جب ہم جب گندم کاشت کرتے ہیں تو ہمیں cost تین ہزار روپے پڑتی ہے اور ہم سے Government بائیس سو روپے خریدے یا آڑھتی بائیس سو روپے خریدے یا middle man بائیس سو روپے خریدے تو مجھے بتائیں کہ کس طرح یہ زراعت چل سکتی ہے۔ انڈسٹری یہاں چل نہیں رہی زراعت یہاں جان بوجھ کے بٹھائی جا رہی ہے۔ مجھے تو یہ لگتا ہے کہ جیسے اس ملک میں ایسے عناصر آ گئے ہیں جو جان بوجھ کے اس ملک کی economy کو تباہ کر رہے ہیں۔ لیکن افسوس کی بات ہے کسی کی توجہ اس طرف نہیں ہے۔

اب جس طرح اس وقت جو خطے میں تبدیلیاں آ رہی ہیں، اس میں پاکستان کی Government نے جس انداز سے role play کیا ہے۔ اب ہمارا اس سے بھی بڑھ کے امتحان شروع ہو گیا ہے، وہ اللہ نے جو ہمیں عزت دی ہے۔ اب اس خطے میں تبدیلی کے جو ثمرات آنے ہیں کیا ہم ان کے لئے تیار ہیں یا کیا ہم ان کے لئے تیاریاں کر رہے ہیں، کیونکہ ایران کے ساتھ اگر ہماری trade شروع ہو جاتی ہے تو وہ trade ایران کے لئے جتنی beneficiary ہے اس سے ہزار درجہ وہ ہمارے لئے beneficiary ہے۔ لیکن ملحقہ علاقہ بلوچستان ہے، کیا بلوچستان کو neutralize کرنے کے لئے کوئی policy اس وقت زیرِ غور ہے؟ کیا وہاں کے نوجوان کو پاکستان کے ساتھ دوبارہ منسلک کرنے کے لئے کوئی policy بنائی جا رہی ہے؟ کیونکہ میں خود ایک بلوچ ہوں اور border area پہ ہی رہتا ہوں سارے pro Pakistani ہیں۔ لیکن ایک غلط آدمی جب آ کے غلط سیٹ پہ بیٹھ جاتا ہے تو اس کا impact پورے خطے پہ پڑتا ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت میرے بھائی پلیین صاحب میرے ساتھ بیٹھے ہیں ان سے میری یہی discussion ہو رہی تھی کہ پچیس ہزار صوبائی jobs ہیں اور پچیس ہزار یا بیس ہزار کے قریب وفاق میں 6% کا quota ہے۔ میں یہ request کروں گا کہ فوراً ان quotas کو fill کیا جائے اور بلوچستان کے نوجوانوں کو on board لیا جائے اور یہ جو impact آپ کا آئے گا آنے والے وقتوں میں اس خطے میں تبدیلی کا، اس میں پورے پاکستان کو شامل کیا جائے۔

اب ہم آتے ہیں اپنے پنجاب کی طرف جناب والا! سنٹرل پنجاب اور جنوبی پنجاب۔ سنٹرل پنجاب الحمدللہ بہت well off ہے، اب باری ہے جنوبی پنجاب اور سرائیکی بیلٹ کی، اب اس طرف بھی ہمیں توجہ دینی چاہیئے، وہاں پہ جیسے آپ کے سندھ میں Public Service Commission کا quota ہے، یہاں کے districts میں Public Service Commission کا quota ہے ہر یہی کوٹہ جنوبی پنجاب کے ضلع میں دیا جائے۔ مجھے بتائیں وہاں facilities اب روجھان کی اور لاہور کی یا راجن پور کی یا لاہور کی ایک جیسی ہو نہیں سکتیں تو وہ ہمارے سے competition same کیسے ہے، پھر یا تو ہمیں same وہی facilities دیں جو سنٹرل پنجاب کو ملتی ہیں، پھر ہمیں

مقابلے کے اس امتحان میں اسی طرح بٹھائیں، جب آپ ہمیں اس طرح وہاں پہ نہیں oblige کرتے، تو کم از کم ہمیں وہاں relief تو دیں تاکہ ہمارے نوجوان آگے تو آسکیں اور آنا کس نے ہے، آنا سفید پوش لوگوں نے ہے کسی elite نے نہیں آنا وہاں سے جو afford نہیں کر سکتے Aitchison Collegeجو afford نہیں کر سکتے لاہور، اسلام آباد، پنڈی، فیصل آباد یا ملتان کو۔ ان لوگوں کا کوئی قصور تو نہیں ہے، یہ ریاست کی ذمہ داری ہے۔

میں سلام پیش کرتا ہوں بھٹو صاحب کے اس vision کو کہ انہوں نے سندھ میں جس طرح یہ quota system رائج کیا آج ہم دیکھتے ہیں وہاں پہ میرے ایک دوست ہے شاہنواز چاچڑ صاحب کشمور سے اس وقت SSP بدین ہیں، وہ ایک سکول ٹیچر کے بیٹے ہیں اگر انہیں یہ facilityنہ ملتی اور یہ quota system وہاں نہ ہوتا تو وہ کبھی بھی اس stage تک نہ پہنچتے، آج وہ اپنی اگلی نسل کو چلانے کے لئے بالکل تیار بیٹھے ہیں اور ہم بھی یہی حق چاہتے ہیں جنوبی پنجاب والے اور سرائیکی بیلٹ والے کہ وہاں پہ بھی اسی طرح quota system رائج کیا جائے۔ وہاں کے لوگ جو صدیوں سے رہ رہے ہیں، جو پاکستان بننے سے پہلے کے وہاں رہ رہے ہیں ان کو یہ مواقع دیے جائیں۔

Industrial zones بنائے جائیں ہماری طرف جناب سپیکر! یہ جس طرح fixed tax چھوٹے دکانوں پہ لگایا ہے پچیس ہزار کے حساب سے، دیکھیں سر! اس کو اگر آپ calculate کریں تو per day یہ seventy rupees per shop پڑتے ہیں، جو کچھ بھی نہیں ہے۔ لیکن اس سے جو income آئے گی وہ آپ کی economy کو بہت بڑا سہارا دے گی۔ اسی طرح جو non-growing areasہیں، ہمارے interior Sindh کے Balochistan کے Punjab کے، وہاں پہ اسی طرح کے zones بناکے fixed taxلگا دیے جائیں، تاکہ وہ وہ areas grow کریں اور اس کے علاوہ اب میں specially Punjab government کا بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے Tehsil Rojhan اور Tehsil Sadiqabad کو 23ارب روپے کا کچا package دیا۔ سر! یہ کچا package ہے کیا۔ یہ ہے کہ وہاں تیس سال سے ڈاکوؤں کا راج تھا، بے پناہ ہتھیار تھے قتل و غارت گری تھی، اغوا برائے تاوان تھا۔ وہاں پہ technology کی مدد سے ان پہ drone technology سے control کیا گیا، پھر وہاں ان سے بات چیت کی گئی، انہیں engage کیا گیا، تین سو ڈاکوؤں نے وہاں surrender کیا State کے سامنے اور ہتھیار ڈال دیے۔ آج الحمد للہ چھ مہینے ہو گئے ہیں وہاں پہ crime zero ہے کوئی اغوا برائے تاوان نہیں ہے، کوئی وہاں چوری نہیں ہے even رات کو اگر کوئی بندہ motorcycle پہ ہے تو اس سے کوئی نہیں پوچھتا تم کہاں جا رہے ہو۔

جناب والا! اسی طرح یہ بات چیت کا جو سلسلہ ہے یہی آپ کے مسئلے حل کرے گا۔ Pakistan میں جہاں جہاں جو جو مسائل ہیں ان کا حل صرف اور صرف بات چیت ہے، بات چیت سے معاملات جو حل ہوتے ہیں وہ لاٹھی نہیں کر سکتی، خاص کر جو Baloch قوم ہے وہ تو لاٹھی کو بالکل نہیں مانتی، بلوچوں سے بات کریں ان کو لے کے آئیں قومی دھارے میں لے کے آئیں وہ آنے کے لیے تیار ہیں۔ ابھی جس طرح یہاں

surrenderہوا ہے تو بلوچستان کے کچھ لوگوں نے رابطہ کیا کہ ہم بھی surrender کرنا چاہتے ہیں۔ان کے لیے policies بنائیں ہمارا، بلوچستان کا CM بہت energetic ہے اس کے پیچھے مکمل طور پر اگر Pakistan کی State کھڑی ہو جائے تو وہ آپ کو ان شاءاللہ بہت اچھے results دے سکتا ہے۔

جناب والا! بلوچستان میں چھ سو کلومیٹر coastal belt ہے، Gwadar سے لے کے Karachi تک ٹوٹل سات سو کلومیٹر coastal belt ہے۔ لیکن چھ سو کلومیٹر coastal belt بلوچستان میں خالی پڑی ہے،وہاں international دنیا کو لے کے آئیں اور industrial zones بنائیں، جب پیسہ آئے گا تو peace خود بخود جائے گا۔ یہ خالی زمین اگر پچاس سال بھی پڑی رہے اور کوئی فائدہ کسی کو نہ ہو تو دیکھیں اس وقت بلوچستان جو ہے وہ minerals سے بھرا ہوا ہے، پوری دنیا کی نظریں اس خطے پہ ہیں اور اس کو جان بوجھ کے disturb کیا جا رہا ہے۔ ہماری BLA والے سے لڑائی ہوئی تو اس کا mobile ہمارے ہاتھ آ گیا۔ یقین مانیں اس نے اپنے commander کو message کیے ہوئے تھے کہ سر! مجھے تین مہینوں سے تنخواہ نہیں ملی، تنخواہ کتنی تھی پچیس، تیس ہزار،اس طرح ان نوجوانوں کو گمراہ کیا جا رہا ہے۔ یہ ریاست کیوں نہیں کرتی؟ ریاست انہیں کیوں نہیں اس طرح لے کے آتی؟ پچیس، پچاس ہزار کیا چیز ہے ریاست کے لیے؟ کتنے نوجوان وہاں ہوں گے؟ یہ ریاست کے کام ہیں۔ اس پر توجہ دی جائے اور ان شاءاللہ اس کا result اچھا آئے گا۔

ہمارا ایک شیخ خلیفہ پل ہے، کیونکہ اس وقت ہمیں Federal Government کی طرف سے، Science and Technology Institute دیا گیا ہے راجن پور کو، جو تین ارب روپے کا ہے اور Punjab Government کی طرف سے 23ارب روپے دیا گیا ہے۔ کیونکہ لوگوں کی demand ہے کہ وہاں ایک شیخ خلیفہ پل ہے جو کافی عرصے سے تیار ہے، صرف اس کی سات کلومیٹر approach road بنی ہے۔

میں یہ request کروں گا جناب PM Sahib سے، وہ پنجاب کا منصوبہ ہے، اس کو یہاں PSDP میں block allocation میں لا کے، یہ اگر سات کلومیٹر روڈ ہمارا بن جائے۔ تو یقین مانیں رحیم یار خان اور روجھان کا اس وقت فاصلہ تقریباً 180کلومیٹر ہے، وہ پھر صرف 60کلومیٹر رہ جائے گا،اور اس سے Indus highway اور motorway دونوں link ہو جائیں گی۔ بلوچستان اور کشمور link ہو جائے گا۔ یہ آپ کی Indus highway to Peshawar ، سارا link ہو جائے گا۔ یہ سارا خطہ صرف 7کلومیٹر کی وجہ سے اس وقت ادھورا پڑا ہوا ہے،اور پل بھی UAE Government نے بنا کے دیا ہے۔ صرف ہمیں یہ 7کلومیٹر روڈ ہماری Government دے دے، کوئی اتنا بڑا مسئلہ بھی نہیں ہے، تو انشاءاللہ یہ مسئلہ ہمارا حل ہو جائے گا۔

ایک issue NHA کا ہے، جو میں نے بار بار NHA کے سامنے اٹھایا ہے۔ وہاں پر Indus highway بن رہا ہے، double ہو رہی ہے، ابھی road نہیں بنی۔ تو انہوں نے toll plazas لگا دیے ہیں، ایک سال سے۔ بھائی toll tax تو اس وقت آپ لے سکتے ہیں جب آپ کی road بنی ہوئی ہو۔ لیکن یہاں اندھیر نگری ایسی ہے، roadابھی بن رہا ہے اور toll tax پہلے لینا شروع کر دیا گیا ہے۔

اور پھر دوسرا سونے پہ سہاگہ یہ دیکھیں کہ روجھان بذریعہ کشمور تا DG Khan 220 کلومیٹر ہے۔ سر!220کلومیٹر میں تین toll plazasایک سو کلومیٹر میں ہیں اور ایک سو بیس کلومیٹر میں کوئی toll plaza نہیں ہے۔ یعنی کہ کوئی planning نہیں ہے departmentsکی۔ کہیں پہ کچھ نہیں ہے، جہاں دل کرے بادشاہوں کی طرح اپنے فیصلے کرتے ہیں۔ پھر ان کے غلط فیصلے کے بارے میں ان سے بات کریں تو غلط فیصلے کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش بھی نہیں کرتے۔

میں کئی دفعہ جنابMinister Sahib سے ملا، ہماری,Committee جناب اعجاز خان جکھرانی صاحب نے اس پہ کافی دفعہ standلیا، لیکن کچھ نہیں ہوا۔

بہر حال یہ ہماری صدائیں ہیں، سنی جائیں۔ میں پھر اپنے Prime Minister کا، اپنے Army Chiefکا بہت مشکور ہوں اور توقع رکھتا ہوں کہ جس طرح یہاں پہ آپ نے محنت کی ہے، اب جو positive ثمرات آنے ہیں، خیر سے اس پہ ان سے زیادہ محنت ہونی ہے، اور ہم توقع رکھتے ہیں کہ آنے والا جو time ہے، وہ ان شاءاللہ پاکستان کا ہے۔ پاکستان پائندہ باد، بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب احمد رضا مانیکا صاحب۔ مانیکا صاحب نہیں ہیں؟ میرے پاس دوسرا نام لکھا ہے، رانا ارادت شریف صاحب ہیں۔

رانا ارادت شریف خان: شکریہ جناب سپیکر۔ آج آپ نے Budget 2026-27 پہ بولنے کا موقع دیا۔

اور آج جو سب سے hot issue ہے، کہ America اور Iran کے درمیان امن کا معاہدہ ہوا ہے، اور اس میں جو پاکستان کے وزیراعظم شہباز شریف صاحب اور Field Marshal عاصم منیر صاحب نے جو کردار ادا کیا ہے، دنیا میں امن اور، economic prosperityکے لیے، کیونکہ اس جنگ سے بہت سارے ملکوں میں جو energy crisis آ گیا تھا، inflationآ گئی تھی، اس کو ختم کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے، اور اس کا جو اثر ہے، وہ نہ صرف پاکستان میں بلکہ پوری دنیا میں دیکھا جائے گا اور جو آپ کی global economy ہے، اس کو ایک recession سے بچا لیا گیا ہے۔

اسی طرح ہم نے دیکھا کہ پچھلے سال جب بھارت نے پاکستان کی طرف میلی نظر سے دیکھا۔ تو ہماری سیاسی اور عسکری قیادت نے یکجا ہو کے بھارت کو شکست فاش دی، جس کے بعد آئندہ ہم امید کرتے ہیں کہ کبھی بھارت کی یہ ہمت نہیں ہو گی کہ دوبارہ پاکستان کی طرف میلی نظر سے دیکھے۔

جناب سپیکر! پچھلے سال وہ جو India میں incident ہوا تھا، اس کو بہانہ بنا کے India نے وہ Indus Waters Treatyکے framework سے باہر نکلنے کی کوشش کی تھی۔ جو Indus Waters Treaty ہے، یہ پاکستان کے لیے ایک economic lifelineہےاوراس کے لیے پاکستان کواقدامات کرنے چاہئیں کہ India کو دوبارہ Indus Waters Treaty کے frameworkمیں لے کے آئیں، کیونکہ India قانونی طور پراس سے نکل نہیں سکتا۔اس کے لیے جو اقدامات کرنے چاہئیں، تاکہ انڈیا جو Indus Waters Treatyکی violations کر رہاہے، اس کو روکا جاسکے اور پاکستان کے جو water rights ہیں، ان کو preserveکیاجاسکے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد پاکستان کی economy کا سب سے بڑامسئلہ productivityکاہے کہ آپ industrial sector، agriculture sectorیاکوئی بھی sector دیکھ لیں، اس میں جو سب سے بڑا issue productivity کا آرہاہے، کہ جتناہمارا input لگتاہے، اتناہمیں نہیں ملتا۔اس کی وجہ سے چیز کی قیمت بھی زیادہ اور پیداوار بھی کم ہوتی ہے۔

تواس کے لیے ہمیں اپنا mindset change کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم ایک low productivity cycle سے high productivity cycleپہ جائیں، جس کی وجہ سے ہماری پیداوار بھی زیادہ ہو اور قیمت بھی کم ہو۔

جناب سپیکر! Agriculture sectorپاکستان کے لیے سب سے اہم sector ہے، کیونکہ پاکستان کے جیسے بھی حالات معیشت کے معاملات رہے ہیں، یہ ایک ایسا sector ہے کہ جو بے انتہا resilient رہاہے اور جس نے ہمیشہ پاکستان کو rescue کیاہے۔

اس sector کو promote کرنے کی ضرورت ہے۔ جو ہمارا کاشتکار اور کسان ہے، اس کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے تاکہ یہ ملک کی تعمیر و ترقی میں ایک کلیدی کردار ادا کرسکے۔

اس میں جو سب سے اہم چیز ہے، وہ یہ ہے کہ جو agriculture inputs ہیں، ان کی قیمت کم کی جائے، جس طرح DAP, Urea, بجلی کے rate کو کم کیاجائے تاکہ پیداوار کی قیمت کم ہو اور اس کا فائدہ پوری قوم کو مل سکے۔

اسی طرح دوسراایک issue آجاتاہے agriculture storage کا۔ہمارے ہاں agriculture storage کے مواقع بہت کم ہیں۔ اس کی وجہ سے کسان کو فوری طور پر اپنی فصل بیچنی پڑتی ہے، کیونکہ اس کے پاس agriculture storage کا infrastructureنہیں ہے، جس کی وجہ سے اس کو صحیح دام نہیں مل سکتا۔

اس سلسلے میں اقدامات کرنے چاہئیں، بینکوں کے ساتھ مل کے، Government sectorاور private sector کو مل کے، کہ ہماری agriculture storage facilities کو مضبوط کیاجائے۔اس میں villageاور، Tehsil levelپہ، ایک ایسا

infrastructureبنایاجائے تاکہ ہمارے کسان کے پاس یہ صلاحیت آجائے کہ وہ اپنی پیدوار کو لمبے عرصے تک رکھ سکے اور market میں جب صحیح دام ملیں تب اس کو فروخت کرے۔

اس کے علاوہ ایک جو main issue آرہا ہے پچھلے چند سال سے، وہ wheat procurement کا ہے۔اس کے متعلق کوئی consistent policy نہیں ہے۔اس میں کسی سال بالکل procurement نہ ہونے کی وجہ سے rate بہت کم ہو جاتا ہے اور کسی سال وہ گھروں کے اندر سے فصل نکال لی جاتی ہے۔اس پہ ایک uniform policy بنانی چاہیئے تاکہ لوگ اس کے حساب سے اپنی کاشت کریں، اور اسی حساب سے سارے معاملات کی planning کر سکیں۔

اس کے علاوہ جو زراعت میں ایک بہت بڑا مسئلہ آرہا ہے، وہ پانی کا ہے۔ Water conservation کی ضرورت ہے۔ ہمیں High Water Intensive Agriculture Techniquesسے نکل کر Water Efficient Agriculture Techniquesکی طرف جانے کی ضرورت ہے۔

اس میں government کا کردار بہت زیادہ اہم ہے۔جتنے بھی ہمارے agriculture channels ہیں، نہریں ہیں، ان سب کو پکا کرنے کی ضرورت ہے۔ leakagesکو روکنے کی ضرورت ہے تاکہ جو ہمارا پانی ہے، خاص طور پر ہمارے صوبوں کے درمیان بھی پانی کا مسئلہ ہوتا ہے، حتیٰ کہ ہمارے پنجاب کے اندر بھی پانی کا مسئلہ ہے۔جو نہر کے tail end پہ بیٹھا ہوتا ہے، اس کو پانی اس طرح نہیں ملتا۔اس تک پانی پہنچتے پہنچتے نہر سوکھ جاتی ہے۔تو اس سلسلے میں ہمیں Water conservation کو یقینی بنانا چاہیئے اور یہ ensure کرنا چاہیئے کہ جو نہر کے آغاز پہ بیٹھا ہے اور جو tail پہ بیٹھا ہے، ان کو برابر پانی مل رہا ہو۔

اس کے بعد ہمارا ایک بہت بڑا issue یہ ہے کہ ہم سود والے system پہ چل رہے ہیں۔ہم ابھی تک اتنے سال کے بعد، ایک اسلامی جمہوریہ ہونے کے باوجود، ہمارے آئین میں بھی یہ ہے کہ ہم نے Riba-Free Economic System کی طرف جانا ہے، لیکن ابھی تک ہم اس سود کی لعنت سے جان نہیں چھڑا سکے۔

تو اس سلسلے میں ہمیں حقیقی معنوں میں ایک Islamic Economic System کی طرف جانا پڑے گا، اور جب ہم Islamic Economic Systemکو اپنا لیں گے اور ہم سود سے جان چھڑا لیں گے، تو یہ possible نہیں ہے کہ ہم economically grow نہ کریں۔اس کے علاوہ، جناب سپیکر، ایک اور جو ہماری economy کا fundamental issue ہے، وہ ہے inequality in distribution of wealth resources. اس میں جو ہمارا دولت کی تقسیم ہے، وہ بہت برابر نہیں ہے۔ اس میں بہت زیادہ equality نہیں ہے۔ ایک چھوٹا سا طبقہ ہے، اس کے پاس ساری دولت ہے، اور باقی جو آپ کی population ہے، اس کے پاس نہ resourcesہیں نہ ability ہے۔تو اس میں سرمایہ دار اپنا سرمایہ ایک جگہ پہ park کر لیتے ہیں اور وہ circulate نہیں کرتا۔اس کے لیے

ہمیں اقدامات کرنے چاہئیں to reduce the inequality in distribution of wealth and promote the circulation of wealth. اس کے بعد، جنابِ سپیکر، جب ہم equality اور دولت کی مساوی تقسیم کی طرف جائیں گے، تو اس سے ہمارے معاشرے میں غربت ختم ہو گی اور ترقی آئے گی۔

جناب سپیکر! جن ملکوں نے ترقی کی ہے، وہاں بہت زیادہ، کردار رہا ہے venture capitalism کا اور entrepre-neurship کا۔ یہ جو چیز ہے، اسی سے نئی inventions ہوتی ہیں، آپ کے نئے business develop ہوتے ہیں، نئی services provide ہوتی ہیں، جو eventually آپ کے لیے روزگار پیدا کرتی ہیں۔ کیونکہ کسی بھی ریاست کے پاس یہ capacity نہیں ہے، کہ وہ ہر بندے کو روزگار دے سکے۔ اس لیے ہمیں entrepreneurship کے through job creation پر focus کرنا پڑے گا۔ ہمیں skill development پر focus کرنا پڑے گا۔ ہمیں seed capital کو ensure کرنا پڑے گا۔ اس کے لیے ہمیں easy اور low interest پر loans available کرنے پڑیں گے تاکہ ہم ایک self sustained job creation کی طرف جا سکیں۔ نئی facilities آئیں، ہماری society میں لوگوں کے پاس نئے options ہوں، نئی developments اور inventions پر ہم focus کر سکیں۔

اس کے بعد، جناب سپیکر، Iran کی جنگ کے بعد، جو ایک بہت بڑا issue پاکستان اور پوری دنیا نے face کیا، کہ جب آپ کی energy کے ذرائع imported ہوں، اور آپ indigenous energy میں self sufficient نہ ہوں، تو اس کی وجہ سے آپ عالمی supply and price shocks کی وجہ سے بہت زیادہ vulnerable ہو جاتے ہیں۔ اس سے یک دم آپ کا سارا economic cycle disturb ہو جاتا ہے۔ تو اس لیے ہمیں ان چیزوں پہ focus کرنا چاہیئے کہ ہم renewable energy کی طرف جائیں، solar، wind اور جو دیگر چیزیں ہیں، ان کو promote کریں۔ کیونکہ اس سال بھی اگر آپ بجلی کی قیمتوں میں اضافے سے بچے ہیں تو وہ solar کی وجہ سے ہی بچے ہیں۔

اسی طرح جو ہمارا transport sector ہے، اس میں آپ کو EVs کی طرف جانا چاہیئے تاکہ کل کو، خدانخواستہ، کسی اور economic cycle کی وجہ سے، کسی اور عالمی معاملے کی وجہ سے دوبارہ price shock آئے تو آپ better equipped ہوں۔ اس لیے، جناب سپیکر، جب 1973 میں oil crisis آیا تھا دنیا میں تو اس سے ایک بہت بڑی transition آئی تھی کہ ترقی یافتہ ممالک میں لوگ بڑی گاڑیوں سے چھوٹی گاڑیوں پہ آ گئے تھے، جس کی وجہ سے ایک نئی، آپ کی خاص طور پر جو Japanese گاڑیاں تھیں، اس کی وجہ سے ان کو بڑی promotion ملی کیونکہ وہ fuel efficient زیادہ تھیں۔

اب ہمیں solar energy کی طرف زیادہ جاناچاہیئےاور electric vehicle، جو hundred percent electric vehicle ہیں،ان کو ہم جتنازیادہ promote کر سکیں کریں،یہی ہمارے لیےایک economic independence کاذریعہ ہو گا۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ایک ہمارا بہت بڑامسئلہ climate change کاہے۔اس کی awareness بھی بہت کم ہےاور اس پہ عملی اقدامات جتنے ہونے چاہئیں اتنے نہیں ہیں۔ اس کی وجہ سے کبھی پانی کی ہمیں کمی ہو جاتی ہے اور کبھی ہم سیلاب میں ڈوب رہے ہوتے ہیں۔ ہمارے جو changing climate patterns ہیں،اس پہ بھی بہت کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اپنے آپ کو جو carbon free اور carbon neutral کرنے کی ضرورت ہے تاکہ جوماحولی آلودگی ہے، بے شک climate change اور global warming میں Pakistan کا کردار بہت کم ہے۔اس میں زیادہ کردار ان ملکوں کا ہے جن کی industries کے carbon emissions کی وجہ سے ماحول آلودہ ہے، اور ہم سب suffer کر رہے ہیں اس کی وجہ سے ہمیں climate change اور global warming کو compete کرنے کے لیے، سب سے بڑامسئلہ ہے اس ٹائم آپ کی economy کا، آپ کے ملک کی growth کا، آپ کے زرعی شعبے کا، اور even آپ کی health کا۔ بہت زیادہ ہمارے ہاں اب جو cancer عام ہو گیاہے، اس کی وجہ pollution ہے۔اس کے علاوہ respiratory diseases بہت زیادہ عام ہو گئی ہیں۔اور clean air بھی اب بڑی limited ہو گئی ہے۔اس کی وجہ سے آپ کو ان چیزوں پر بھی focus کرناچاہیئے۔

اس کے علاوہ، جناب سپیکر، ایک اور ایساہمارا society کا segment ہے جس پہ ہم بالکل کام نہیں کرتے، وہ ہیں special people، special children۔ یہ ایک ایسا segment ہے جس کو ہم نے دھتکار کے اپنے سے علیحدہ کر دیاہے۔ان کے لیے ہم نے کیا کیاہے کہ یاتو سڑکوں پہ بھیک مانگیں یاگھروں کے اندر بند رہیں یا mental health institutes میں رہیں۔ان کے لیے جو facilities ہونی چاہئیں، وہ اس طرح سے نہیں ہیں۔

جو special بچے ہیں، ان کے لیے اگر تو وہ special بچے کسی بہت زیادہ امیر خاندان میں پیداہوئے ہوں گے تو ان کے لیے بہت زیادہ facilities ہوں گی، لیکن اگر کسی غریب آدمی کا بچہ autistic ہے، تو ساری زندگی اس طرح رہے گا۔ حالانکہ بہت سارے special اور autistic بچوں کے مسئلے therapy اور treatment سے حل ہو سکتے ہیں، لیکن ہمارے معاشرے میں اس چیز کی awareness نہیں ہے۔اور بہت زیادہ neglect کیا گیاہے۔

Autism ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ Autism کی وجہ سے بہت سارے بچوں کا مستقبل تباہ ہو رہا ہے، لیکن ہم نے ان بچوں کو ignore کیاہواہے اور یہ وہ چیزیں ہیں کہ آپ بچوں کو independent کر سکتے ہیں۔اگر بچے therapies پہ جائیں گے، لیکن ہم اس طرح focus نہیں کرتے اور بچے continuous dependence کی طرف چلے جاتے ہیں اور بہت سارے بچوں کی families

afford کو autism treatment نہیں کر سکتیں۔ توان بچوں کے لیے ہمیں proactive strategy بنانے کی ضرورت ہے، جس کی وجہ سے ہم ان بچوں کو، جو قوم کا مستقبل ہیں، ان کو ہم آگے لے کے جائیں۔ دوسرے ملکوں میں autistic لوگ جو تھے، جو special لوگ تھے، ان میں Einstein اور Elon Musk جیسے لوگ بھی نکلے ہیں، جنہوں نے اپنا نام پیدا کیا ہے کیونکہ ان کو proper facilities دی گئی ہیں۔ ہمارے ملک میں یہ facilities نہیں ہیں۔ ہمیں ان بچوں کے لیے بہت زیادہ proactive ہو کے کام کرنے کی ضرورت ہے۔

اس کے علاوہ، جناب سپیکر، میں اپنے حلقہ عارف والا کے کچھ مسائل بیان کرنا چاہوں گا۔ سب سے پہلے، ہمارے شہر میں University کا campus ہونا چاہیئے کیونکہ ہمارے شہر کے بچوں، بچیوں کو دوسرے شہروں میں جانا پڑتا ہے higher education کے لیے۔ تو اگر ہمارے اپنے شہر میں campus ہو گا University کا تو اس سے بہت زیادہ تعلیم کو فروغ ملے گا۔

دوسرا ہمیں health کا issue آتا ہے کہ جو ہمارے شہر کے لوگ ہیں، ان کو پہلے ساہیوال refer کر دیا جاتا ہے اور ساہیوال سے پھر ان کو آگے لاہور refer کر دیا جاتا ہے۔ تو اس کی وجہ سے بہت سارے لوگ راستے میں ہی دم توڑ جاتے ہیں۔ لیکن اب ساہیوال میں Cardiology Hospital، اور Teaching Hospital بننے کی وجہ سے کافی زیادہ سہولت ہے، لیکن یہ سہولیات ہمارے اپنے شہر عارف والا میں بھی ہونی چاہئیں۔ ہمیں Cath Lab اور اس طرح کی دیگر health facilities ملنی چاہئیں تاکہ مریضوں کا علاج ادھر ہی ہو سکے۔ اس کے علاوہ، جنابِ سپیکر، میں دوبارہ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سعد اللہ خان صاحب۔

جناب محمد سعد اللہ: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ سر! میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے بجٹ پر مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔

سر! سب سے پہلے تو میں بجٹ کے اعداد و شمار پر نہیں جاؤں گا کیونکہ کافی دوستوں نے بجٹ کے اعداد و شمار پہ بات کی ہے۔ میں سر! ایک چھوٹا ساز میندار ہوں اور زراعت کیونکہ ہمارے ملک میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے اور سر! میرا حلقہ بھی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ اپنا موبائل مائیک سے دور کریں، پلیز۔ وہ آپ کے مائیک کو disturb کر رہا ہے۔

جناب محمد سعد اللہ: سر! 90 فیصد لوگ میرے حلقے کے زراعت سے منسلک ہیں۔ تو میں پہلے زراعت پہ بات کروں گا۔ اس وقت زراعت پہ ہمارے کافی سارے دوستوں نے بات کی ہے۔

سر! میرے حلقے میں دو شوگر ملز ہیں۔ فیصل آباد میں پانچ شوگر ملز ہیں جناب، ان دو شوگر ملوں کے حالات یہ ہیں کہ تین، تین سال کے پیسے زمینداروں کے ابھی تک ان کو ادا نہیں ہوئے اور جو اپنے ملوں کے مالک ہیں وہ بہت بڑے بڑے عہدوں پہ آج بھی حکومت میں شامل ہیں۔

سب سے پہلے میں request کروں گا کہ ان غریب کاشتکاروں کے پیسے، جن کے حالات اب یہ ہیں کہ ان کے پاس پیچ دوائی کے پیسے نہیں ہیں کہ وہ اپنی فصلوں پر دوائی ڈال سکیں اور کھاد لے سکیں۔

عام آدمی جو اس وقت زراعت سے منسلک ہے۔اس کے حالات آپ کے سامنے ہیں جیسے مزاری صاحب نے بات کی کہ گندم کے یہ حالات ہیں کہ جب زمیندار گندم فروخت کرتا ہے تو اس کا ریٹ 2200 روپے ہوتا ہے اور دو تین ماہ بعد اسی گندم کا ریٹ 4،5 ہزار روپے تک پہنچ جاتا ہے۔تو ان چیزوں کو حکومت کو دیکھنا چاہیئے اور خاص طور پہ آج تو یہ حالات ہیں کہ زمیندار اپنے گھر کی چیزیں اور عورتوں کے زیور بیچ کر اپنا قرضہ ادا کر رہا ہے جو انہوں نے فصل کو تیار کرنے کے لیے لیا ہوا تھا۔

سر! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ مہربانی فرما کر تھوڑا سا اگر آپ زمینداروں کو اس بجٹ میں relief دیں گے۔تو اس سے زمیندار کے حالات بہتر ہو جائیں گے۔اب diesel کو دیکھ لیں۔آج بھی وزیراعظم صاحب نے کہا ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ آج کچھ rates کم ہوں گے۔تو اس حساب سے rates بڑھے ہیں۔ان کو کوشش کرنی چاہیئے کہ اسی حساب سے ریٹ کم بھی کریں تاکہ عام آدمی کو ذرا فائدہ ہو۔

اس وقت سب سے زیادہ پسا ہوا طبقہ سفید پوش ہے۔یقین کریں ان کو صرف اپنے سفید کپڑے بچاتے ہیں۔ان کے پاس یہ حالات ہیں کہ ہمارے ادھر مطلب میں ہے مکئی ماشاءاللہ بہترین فصل تھی، آلو بہترین فصل تھی۔لیکن جب پک کے تیار ہوتی ہے تو ان کا ریٹ ہی کوئی نہیں ہوتا۔اب آلو کے یہ حالات ہیں کہ لوگوں نے آلو اپنے جانوروں کو ڈالے ہیں۔ان آلوؤں کو منڈی میں لینے کے لیے کوئی تیار ہی نہیں تھا۔

دوسری بات جو سب سے اہم ہے۔میں اپنے حلقے کے حوالے سے کرنا چاہوں گا۔میرے تاندلیاں والے حلقے میں یہ راوی دریا کے ساتھ ساتھ بہت لمبا حلقہ ہے۔تو وہاں کا جو سب سے اہم مسئلہ ایجوکیشن کا ہے۔وہاں میرے اپنے علاقے تاندلیاں والہ میں کوئی بڑی یونیورسٹی نہیں ہے۔ہمارے بچے، بچیاں یا فیصل آباد، لاہور جاتے ہیں یا ساہیوال، اوکاڑہ کی طرف رخ کرتے ہیں۔تو میں گزارش کروں گا کہ تاندلیاں والہ میں ایک یونیورسٹی کا قیام انتہائی ضروری ہے۔

پچھلے دنوں وہاں ایک بڑا ناخوشگوار واقعہ پیش آیا کہ ہمارے اپنا تاندلیاں والہ شہر میں جتنی بھی کالونیز ہیں وہ تمام کی تمام تقریباً illegal ہیں۔کوئی بھی legal نہیں ہے۔ایک manhole کھلا ہوا تھا اس میں ایک چار سالہ بچی گری، جس کی لاش تقریباً آٹھ نو گھنٹے کے بعد ملی۔تو میں آپ سے گزارش کروں گا کہ ان کو حکم دیا جائے کہ کوئی بھی جب تک legal نہ ہو۔تو ان کو اجازت نہ ہو کہ وہاں وہ اپنی رہائش رکھیں یا کام شروع کر سکیں۔تو اس چیز کو مدنظر رکھا جائے۔

دوسرا، ماموں کانجن میرے حلقے میں ایک قصبہ ہے۔فیصل آباد میں جو سب سے زیادہ revenue اکٹھا ہوتا ہے وہ ماموں کانجن سے ہوتا ہے۔ماموں کانجن کے یہ حالات ہیں کہ شہر کے درمیان سے ایک گندہ سیم نالہ گزرتا ہے۔اور اس نالے کا پانی مطلب ہے بی بی سی کی رپورٹ کے

مطابق Hepatitis C کا باعث بنتا ہے تحصیل تاندلیاں والہ میں اور پھر ماموں کانجن میں، سب سے زیادہ اس سیم نالے کی وجہ سے ہے یا پختہ کیا جائے اس سیم نالے کو یا اس کا متبادل کوئی انتظام کیا جائے کیونکہ وہ شہر کے بالکل درمیان سے گزرتا ہے۔ تو اس سے جناب لوگوں کی زندگی اجیرن ہو گئی ہے۔

دوسرا ماموں کانجن جو میرے حلقہ میں ہے وہ تحصیل تاندلیاں والہ سے تقریباً 60 کلو میٹر کے فاصلے پہ ہے۔ تو کیونکہ وہاں revenue بھی زیادہ اکٹھا ہوتا ہے، ہمارے پورے فیصل آباد سے۔ تو ماموں کانجن کو تحصیل کا درجہ دیا جائے یہ اس کا right بنتا ہے۔

اور باقی میں میرے حلقے کی ایک اہم بات یہ ہے کہ ہمارا کیونکہ راوی کے ساتھ ساتھ حلقہ ہے تو شیر ازہ پتن میں پچھلی بار بھی جب سیلاب آیا تھا تو وہاں بند ٹوٹنے کی وجہ سے فصلیں بہت زیادہ خراب ہوئی تھیں۔ تو میں گزارش کرتا ہوں کہ ادھر شیر ازہ پتن پہ اور ماڑی پتن پہ بند کو مضبوط کیا جائے تاکہ پانی لوگوں کی فصلوں تک نہ آئے۔

اس کے ساتھ ساتھ میں تنخواہ دار طبقے کی بات کروں گا۔ حکومت نے تو بہت جناب دعوے کیے ہیں اور یہ کوئی تنقید برائے تنقید نہیں ہے۔ چار بار یہ مرکز میں ہمارے اوپر مسلط رہے ہیں اور سات بار صوبہ پنجاب میں رہے ہیں۔ تو حالات اگر ہمارے آج بھی ویسے کے ویسے ہی ہیں تو پھر ان کے ہونے کا تو کوئی فائدہ نہ ہوا جناب۔، چار، چار باریاں مرکز میں، سات باریاں پنجاب میں اور پھر بھی حالات عام آدمی کے یہ ہیں کہ عام آدمی کھانے سے یقین کریں تنگ ہیں، روٹی سے تنگ ہیں، ان کے پاس دوائی کے پیسے نہیں ہیں۔ بچوں کے لیے سکول کے فیس کے سر پیسے نہیں ہیں۔

تو حکومت کو چاہیئے کہ ذرا عام آدمی کی زندگی پہ بھی غور کریں۔ اور تنخواہ دار طبقہ جو ہے۔ اس کی تنخواہ انہوں نے 7% بڑھائی ہے جبکہ ٹیکس کہیں زیادہ ہیں۔ تو مہربانی فرما کر تنخواہ دار طبقے کی طرف بھی دھیان دیا جائے۔

آخر میں محرم کے حوالے سے سپیکر صاحب! آپ سید ہیں اور یہ مہینہ کربلا کا ہمیں یہ درس دیتا ہے کہ ہم حق اور سچ کی خاطر ڈٹ جائیں۔ تو اگلے روز شاید کل کی بات ہے۔ ہمارے ایک دوست، میرے قائد کے بارے میں یہ فرما رہے تھے کہ ان کے ساتھ جو ہونا چاہیئے تھا وہ ہو رہا ہے۔ آپ سے بہتر کوئی نہیں سمجھتا سپیکر صاحب! کہ کربلا کا پیغام کیا ہے؟ سپیکر صاحب! یہی پیغام ہے کہ حق اور سچ کی خاطر ڈٹ جائیں۔

اور سپیکر صاحب! امام جتنے بھی تھے وہ سارے قید رہے۔ انہوں نے بڑی بڑی سختیاں برداشت کیں لیکن حق اور سچ کی خاطر وہ ڈٹے رہے۔ سپیکر صاحب! میرا قائد بھی اپنی ذات کے لیے وہ کچھ نہیں مانگ رہا، وہ اس ملک اور عوام کی بہتری کے لیے اور آپ کے اور میرے کل کے لیے struggle کر رہا ہے اور حق ہی غالب آتا ہے اور ان شاءاللہ تعالیٰ حق غالب آئے گا۔

تو میں آخر میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے موقع دیا۔ بہت بہت شکریہ۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ سردار ملک اسد سکندر صاحب۔

ملک اسد سکندر: شکریہ ڈپٹی سپیکر صاحب! آپ نے مجھے اجازت دی کہ میں بجٹ پہ بات کر سکوں۔ کچھ باتوں پہ مجھے بڑاافسوس ہوا کہ یہاں وزراء صاحبان serious تو ہیں نہیں کہ کوئی نوٹ کریں۔ جو ہم تجاویز یہاں دیتے ہیں، کم از کم ان کو نوٹ کیا جائے۔ تو ہمیں پتہ چلے کہ ہم نے اپنے حلقے کی بات کی ہے اور اس کا کوئی جواب مل سکے۔

جیسے پچھلی دفعہ میں نے دو باتیں کہی تھیں۔ ایک RBOD کے سلسلے میں کہ یہ ہمارے لیے زہر بنتا جارہا ہے۔ وہاں منچھر سے جو گندا پانی آتا ہے وہ دریا میں گھومتا ہوا پورا KB feeder سے ہوتا ہوا کراچی تک جاتا ہے، اس میں صرف زہر ہی زہر ہے۔

سر! یہ میں نے اپنے لیے بات نہیں کی تھی، میں نے یہ بات غریب لوگوں کے لیے کی تھی۔ کوئی میں نے اپنے مفاد کے لیے نہیں کی تھی۔ میں آج بھی اس بات پہ قائم ہوں۔ اس کا کوئی جواب اس بجٹ میں بھی نہیں آیا۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ ہم MNAs جیت کے آتے ہیں، مگر یہاں ہمیں کوئی بھی جواب نہیں ملتا۔ تو کم از کم یہاں پہ وزیر صاحبان کو serious ہونا چاہیئے اور اس چیز کو note کرنا چاہیئے اور کیونکہ آپ سپیکر ہیں، آپ اِن کو کہیں کہ یہ note کریں، کیونکہ ہمیں کسی بھی سوال کا جواب نہیں ملتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہمارا ایک telegraph علاقہ ہے، اُس کا telecommunication سے تعلق ہے۔ اس کے بارے میں میں نے پچھلے بجٹ Session میں بات کی تھی، ایک سال گزر گیا ہے، کوئی جواب نہیں آیا۔ Aleem Khan صاحب یہاں موجود تھے، ان کو میں نے file دی کہ ان غریب لوگوں کو allotment دی جائے جو سو سال سے اپنے اُن quarters میں بیٹھے ہوئے ہیں اور خالی زمین خالی پڑی ہوئی ہے اس کو auction کیا جائے، اور اُن کی طرف سے کوئی بھی جواب نہیں آیا۔ مجھے بڑے افسوس اور دُکھ سے کہنا پڑتا ہے کہ ہم Parliament میں جیت کر تو جاتے ہیں، میں اپنے حلقے والوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھے vote دے کر کہا کہ آپ جائیں اور ہماری نمائندگی کریں۔ ہم یہاں نمائندگی کرتے ہیں تو وہاں سے کوئی جواب ہی نہیں آتا۔ کوئی seriousness نہیں ہے۔ اس بات پہ ہمیں بہت دکھ ہوا، اور مجھے امید ہے کہ آپ اور ہمارے Chairman Bilawal Bhutto صاحب، اور Prime Minister Shehbaz Sharif صاحب اس معاملے کو serious لیں گے کیونکہ یہ لوگوں کے مسائل ہیں۔

اب میں آپ کو پھر ایک نئی بات بتاؤں، کہ ایک treatment plant لگایا گیا ہے۔ وہ treatment plant کیا ہے؟ انڈسٹری کا گندا پانی اُس KB Feeder میں جا رہا ہے جو کہ زہر ہے، اور وہ treatment plant بالکل ناکارہ ہے۔ اُس کو نہ تو Environment والے دیکھتے ہیں اور نہ تو کوئی اور Government دیکھتی ہے۔ Sindh Government کو بھی دیکھنا چاہیئے۔ High Court نے اس کے اوپر ایک Ruling دی ہوئی ہے کہ اس کو چلایا جائے، ورنہ لوگ مر جائیں گے۔ میں ابھی بھی visit کرا سکتا ہوں کہ وہاں کے لوگوں کی حالت بری ہو چکی ہے۔ خدارا ہماری بات کو سُنا اور سمجھا جائے، اس کو serious لیا جائے۔ یہاں مجھے کوئی بھی seriousness نظر نہیں آتی۔ مجھے امید ہے کہ یہ لوگوں کی بھلائی کے کام کریں گے کیونکہ لوگ مر رہے ہیں۔

میری دوسری گزارش یہ تھی کہ Kirthar National Park اس وقت دنیا کے دسویں نمبر پہ ہے۔ پاکستان کی کوئی توجہ نہیں ہے، اور نہ ہماری صوبائی حکومت کی توجہ ہے۔ اگر توجہ دی تھی تو Zulfikar Ali Bhutto کے time پہ Mumtaz Ali Bhutto نے دی تھی، اس کے بعد کسی نے توجہ نہیں دی۔ آج اس National Park کا یہ حال ہے کہ وہاں درخت کاٹے جارہے ہیں، جس کے لیے ہم لڑ رہے ہیں۔ Government کو کچھ فکر نہیں۔ سر! دُکھ کی بات ہے کہ وہاں امریکہ اور ترکی سے اور British لوگ آتے ہیں، آپ کو سب پتا ہے، مگر حالت یہ ہے کہ اس کے لیے vehicles نہیں ہیں، کوئی FIR نہیں ہوتی ہے۔

سر! یہ ٹھیکہ صرف ملک اسد سکندر اور اس کے خاندان نے نہیں اٹھایا۔ یہ ٹھیکہ Government of Pakistan کو اٹھانا چاہیئے یا یہاں Wildlife Department اور Forest Department کو دیکھنا چاہیئے یا یہ Sindh Wildlife کو دیکھنا چاہیئے لیکن کوئی توجہ نہیں ہے، vehicles خراب ہیں۔

آج بھی اگر، خدا کی قسم، یہ محنت کریں، کچھ خرچہ کریں، تو اس کو ابھی بھی دنیا میں چوتھا نمبر مل سکتا ہے۔ دنیا والے اس کے لیے مرتے ہیں، اور ہم اپنی چیزوں کو بگاڑنے کے پیچھے ہیں۔ سر! یہ اس ملک کے اثاثے ہیں، ہمیں ان اثاثوں کو دیکھنا چاہیئے۔ اگر ہم نہیں دیکھیں گے تو اور کون دیکھے گا؟ میں خدارا Federal Government سے یہ request کرتا ہوں کہ اس چیز کو دیکھا جائے۔

سر! میری چوتھی بات یہ تھی کہ ہمارے پاس ایک Darawat Dam تو بن گیا، Federal Government نے بنایا، بڑی مہربانی۔ پانی ہم Jamshoro والے دیتے ہیں اور فائدہ Thatta والوں کو ہوتا ہے، اچھی بات ہے، وہ بھی ہمارے بھائی ہیں۔ مگر میں تو کہتا ہوں Dao Dam کو بنایا جائے۔ اگر Dao Dam بنے گا تو Jamshoro کے لوگوں کو فائدہ ہوگا۔ مہربانی کر کے اس ڈیم کو بھی World Bank کے through بنایا جائے۔ اگر اس dam کو یہ بنائیں گے تو ان کی بڑی مہربانی ہوگی۔ سر! مجھے اس بات کی بڑی خوشی ہوئی ہے، اِن کو 2 منٹ کے لیے تھوڑا serious کروائیں۔

Mr. Deputy Speaker: Order in the House please.

ملک اسد سکندر: سر! مجھے اِس بات کی خوشی ہے کہ ہمارے Bilawal Bhutto Sahib, Asif Ali Zardari صاحب اور Aseefa Bibi، جنہوں نے گلگت election میں جو کامیابی حاصل کی ہے وہ بڑی تاریخی ہے اور مجھے اس بات کی بڑی خوشی ہوئی ہے بی بی کے vision کو آگے لے کر چل رہے ہیں، ورنہ باتیں تو یہ بھی ہو رہی تھیں کہ Peoples Party صرف ایک صوبہ تک محدود ہے، مگر الحمدللہ یہ prove ہوا ہے۔ اس دفعہ جو محنت کی گئی، کہتے ہیں کہ وہ قومیں کامیاب ہوتی ہیں جو اپنا وجود تسلیم کراتی ہیں۔ الحمدللہ Pakistan People's Party نے اپنا وجود تسلیم کروایا۔ یہ وجود تسلیم کروانے کا credit Aseefa Bibi کو بھی جاتا ہے، Bilawal Bhutto اور Asif Ali Zardari کو بھی جاتا ہے، جو Benazir کے vision پر چلے اور کامیابی ملی، یہ خوشی کی بات ہے۔

سر! پہلی دفعہ میڈیا والوں نے یہ تسلیم کیا، میں نے Sohail Warraich کی statement پڑھی اور انہوں نے پہلی دفعہ یہ مانا کہ واقعی یہ election صحیح ہوئے ہیں۔ اس کے بعد ہمارے مسلم لیگ والوں نے یہ statement دی کہ یہ election صحیح ہوئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے کہا کہ Pakistan People's Party نے اچھا election لڑا۔ انہوں نے ہم سے اچھی campaign کی۔

اس کا مطلب ہے کہ ہمارے leaders نے اس دفعہ محنت کی ہے، جس کا اُن کو صلہ ملا ہے، اور امید ہے کہ ان شاءاللہ Peoples Party آگے بھی اسی طرح کامیاب ہوتی رہے گی، نہ صرف سندھ میں بلکہ پنجاب ، سرحد اور سبھی صوبوں میں کامیابی حاصل کرے گی۔ یہ Benazir Bhutto کے vision پر چل کر آگے بھی کامیاب ہوں گے۔

سر! جہاں تک ایران کی بات ہے، تو ایران کا مسئلہ اس خطہ میں ایک بڑا کشیدہ مسئلہ تھا۔ یہ پورا خطہ دہشت گردی کی لپیٹ میں تھا بڑے rockets اور missiles چل رہے تھے۔ میں اپنی Government کو خراجِ تحسین پیش کروں گا کہ ہمارے Prime Minister نے Asif Ali Zardari Sahib, Bilawal Bhutto Sahib اور خاص طور پر اس سارے معاملے میں Army Chief کا جو کردار رہا ہے۔

(اذان عصر)

جناب ڈپٹی سپیکر: سکندر صاحب۔

ملک اسد سکندر: سر! ایران کا جو مسئلہ تھا، اس خطے میں امن نہیں تھا، اس میں، میں خاص طور پر آرمی چیف کی بات نہ کروں تو غلط ہوگا کیونکہ آرمی چیف نے جو کردار ادا کیا۔ اگر کاش پہلے آرمی چیف بھی ایسا کردار ادا کرتے۔ اس دفعہ جو پاکستان کی ساری دنیا میں position بنی ہے، یہ سارا کریڈٹ ہمارے فیلڈ مارشل کو جاتا ہے۔ بیچ میں ایک ایسا وقت بھی آ گیا تھا۔ ایسے حالات بھی ہو گئے تھے جہاں پہ نیتن یاہو اور ٹرمپ نے ایک نئی بات کر دی کہ اسرائیل کو تسلیم کیا جائے۔ الحمدللہ ہمارے آرمی چیف نے بہت سمجھ داری سے اور ہمارے لیڈران نے، خاص طور پر فیلڈ مارشل، اور سعودی عرب اور قطر اور ترکی نے جس طرح سے اس چیز کو آگے بڑھایا، الحمدللہ ہم اس بات میں سرخرو ہوئے۔ ہم نے اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا اور الحمدللہ پاکستان اس چیز میں کامیاب ہوا، اور آج 19 تاریخ کو وہ امن معاہدہ طے پا گیا۔

یہ سارا credit اس گورنمنٹ کو جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس گورنمنٹ نے یہ بہت اچھا کام کیا ہے۔ جو پاکستان معاشی طور پہ کافی پیچھے چلا گیا تھا، جو landing کر بیٹھا تھا، الحمدللہ ان کوششوں سے مجھے لگتا ہے کہ ہمارا مستقبل، آگے جو مجھے نظر آ رہا ہے، 2027-28 میں ان شاءاللہ پاکستان take off کرے گا۔ اور پاکستان کامیاب رہے گا۔ اگر یہی policies رہیں تو پاکستان مزید کامیاب ہوگا۔
میں اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے ایک شعر کہوں گا:

تارے تو بہت ہیں آسمان پہ،

چاند جیسا کوئی نہیں۔

اس جہاں میں لوگ تو بہت ہیں،

محمد مصطفیٰ جیسا کوئی نہیں۔

ان شاءاللہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے صدقے، اللہ پاکستان کا حامی اور ناصر رہے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ، جناب صادق افتخار صاحب۔

Mr. Sadiq Iftikhar: Respected Chairman! Thank you for giving me the opportunity to address this august House and to speak about my constituency and Pakistan. Sir, as we look at this Budget, which has been unveiled with a historic number of Rs. 18.7 trillion Rupees, it is painted as a picture of an economy that has magically scaled to $452 billion dollars. Sir, my question is: which country are we referring to? Is this Pakistan?

Or, I would have recommended the Minister to have actually given us the name and the statistics of the country that he was referring to, because it's not Pakistan.

سر! یہ کس کی منافع بخشی کا Budget ہے؟ I have absolutely no idea what economy he is talking about آپ اگر اعداد و شمار پیش کرتے ہیں، People are not interested, they are interested in the relief that they are getting.Sir, it's not a Federal Budget. It's about maneuvering your balance sheet. Sir, یہ عوام کا محافظ Budget نہیں ہے۔

Sir, یہ میری constituency، جو کہ hardworking Constituency ہے، ان کی جیبوں پر ڈاکہ ہے۔ Sir, یہ جو balancing act دکھاتے دکھاتے، petroleum Levy بڑھاتے بڑھاتے،

It's not a maintainable Budget that is going to meet and we hope that we do not have to sit and debate about this anytime soon. Sir, in a country where middle and lower income classes are in such a situation where they have to choose between either giving their children education or having them work as child labor. Sir, these choices are not something that a parent should make and these are not choices that have automatically been given to children that they need to add to the economy so that their family can have a meal a day.

Sir, the electricity bill has risen to a point where a common man cannot afford it. The rent is cheaper than the electricity bill. Sir, this situation is terrible, especially now we are combating another major issue of stunted growth in Pakistan. The future leadership of Pakistan that we are leaving forward is going to be stunted.

Sir, this is not the legacy that Pakistan needs to adhere to and be known as. Sir, here we are giving tax breaks to the elites. Super Tax have been discounted and waived, whereas the middle class, salaried people are taking the brunt of this Budget. So whose Budget is it? Is it for the poor people or middle class or is it for the elites or the elites of the elites?

So this is something that really needs to be questioned. Sir, a nation's Budget is a clear reflection of a morality and this does not reflect the morality of this August House and its representatives that our Constituents, has set forth and moved us to a place where we can raise our voice for them.

سر! ترقیاتی بجٹ میں 173 بلین روپے کی کٹوتی کی گئی۔

Sir, your basis of progress has been stunted by cutting the progressive Budgets. Sir, when you cut the development Budget, you cut the throat of Pakistan's economy, they can’t move forward.

سر آپ نے ,EV and electric items جو کہ IMF کو reflection دینے کے لئے اور ایک opinion create کرنے کے لیے آپ نے وہاں EV human climate ان سے غریب کا کیا لینا دینا۔ EV کی آپ increase کر رہے ہیں یا decrease کر رہے ہیں۔ EV کا فائدہ کس کا ہے؟۔ سر! آپ کراچی میں دیکھیں تو EV کا سب سے زیادہ استعمال ہمارے کلفٹن ڈیفنس ایریا میں ہے۔ مجھے بتائیں کہ کس طریقے سے اس سے ہماری world economy کو یا پاکستان کی اکانومی کو یا ایک عام آدمی کو benefit ہو رہا ہے۔ مجھے تو کوئی logic اس میں سمجھ نہیں آتی۔

Sir, the tax burden be shifted from already a broken back of a common person to at least an elaborate system whereby, who is earning more has to take the burden. We are an underdeveloped country, which gives us an opportunity of being developed, Sir. But Budgets and numbers like these would constantly add to a downfall rather than any progress that we expect to see, Sir.

Sir, you talk about Karachi, my metropolitan city. I represent NA-238, it’s a melting spot of Karachi, which reflects all kinds of communities getting there and

living together. But, Sir, as you move along, it is in such a terrible position, Sir. It makes me to wonder that what we can contribute as an elected representative of that Constituency, Sir.

Sir, you walk down the roads or you drive down the roads. The pathetic system which does not let even the elites or the poor to get away. So, Sir, if the elites can't get away with it, what is the poor man going to do, Sir?

سر! سائیکل پنکچر اور کریانہ کی دوکان پر آپ جائیں تو آٹھ آٹھ سال کے بچے کام کر رہے ہیں

Sir, would you want to face a choice, respected Speaker, for my decision to be: should I take care of my father or my kid?If, God forbid, I have a father who is ill and my son who is ill, and I cannot afford basic health and education and nutrition, what decision will I take? Why are we putting our people, our representatives, our future, in such hands?It is only going to decline, Sir.

Are we losing our moral compass? Are we doing anything for them?I demand that, Sir, we again reconsider now and in the future to project numbers which actually make sense, which actually add to the progress of Pakistan and not to the decline of Pakistan, Sir.

Again thank you for giving me the opportunity, Mr. Speaker. Pakistan Zindabad.

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ، جناب ذوالفقار بھٹی صاحب۔

جناب ذوالفقار علی بھٹی: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر تقریر کرنے کا موقع دیا۔ بڑے دنوں سے بجٹ speeches جاری ہیں اور ہم ایوان میں بجٹ speeches کو بڑے غور سے سن رہے ہیں۔ میں 2013 میں پہلی دفعہ MNA بنا تھا، میرا یہ تیسرا tenure ہے۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ جتنا ہم ایوان کا یہ وقت مختلف باتوں اور موضوعات پر ضائع کرتے ہیں، لیکن ہم اپنے عوام کی بات generally تو کرتے ہیں لیکن ہم ان کو specific لے کر نہیں آتے تاکہ ہمارے ملک کے اور ہماری youth کے مسائل حل ہوں۔ میں بھی دو چار چیزوں پر بات کر کے specific چیز کی طرف آؤں گا تاکہ آپ کا اور ایوان کا وقت ضائع نہ کروں۔

ہمیں یہ بڑی خوشی ہوئی ہے اور آج ہم الحمدُاللہ پوری دنیا میں سرخرو ہوئے ہیں کہ ہم نے انڈیا کے خلاف پاکستان نے اپنے کم وسائل کے باوجود جنگ جیتی اور یہ میرے خیال میں اس صدی کا بہت بڑا معجزہ بھی کہہ لیں اور بہت بڑی ہمارے لیے عزت کی بات ہے۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے آج اس کو conclude کیا، امریکہ ایران جنگ بندی کو، جس پر آج وزیر اعظم پاکستان نے یہاں پر speech بھی فرمائی اور آج انہوں نے

پاکستانی قوم کے لیے خوشخبری بھی سنائی کہ انشاءاللہ تعالیٰ پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں خاطر خواہ کمی ہوگی۔ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ آج پاکستان کا کردارپوری دنیامیں ثالث کے طور پر اور اس انداز میں آیا ہے کہ پوری دنیاپاکستان کو appreciate کررہی ہے اور دعائیں دے رہی ہے کہ پاکستان ایک امن کاداعی بنا۔

جناب والا! اس کے باوجود کہ ہم نے سفارتی انداز میں بھی پوری دنیامیں اپنانام پیدا کیا، دنیاکے ہر ملک سے سوائے اسرائیل کے، انڈیاکے، اور آج کل کچھ تھوڑابہت ہماراافغانستان کے ساتھ چل رہاہے، اس کے علاوہ پوری دنیاکے ساتھ ہمارے اچھے تعلقات ہیں۔

مگر میں سمجھتاہوں کہ معاشی لحاظ سے ہمیں ابھی کچھ مشکلات کا سامنا ہے۔ بطور حکومتی ممبر میں بالکل اس کااعتراف کرتاہوں کہ پاکستانی عوام نے جوووٹ ہمیں دیایاجو پاکستانی قوم کی توقعات تھیں، کچھ international مسائل اور کچھ جو PTI کی بارودی سرنگیں تھیں جو پاکستانی معیشت کے لیے بہت سارے issues create کرکے گئے تھے، ان کو صاف کرتے ہمارا وقت لگے گا۔

جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ معیشت اس وقت تک ٹھیک نہیں ہو سکتی جب تک ہماری youth کو skilled کرکے employment نہیں ملے گی، اس وقت تک ہمارے ملک کی معیشت بہتر نہیں ہو گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ بڑے شہروں میں تو ہم نے skilled centers اور universities بھی بنائیں، لیکن آج کل ہماری universities کا تجزیہ کریں تو تقریباً پونے تین سو کے لگ بھگ universities ہیں، لیکن وہ بے روزگاری کا ایک ذریعہ بن گئی ہیں۔ وہاں جو بچے ہمارے تعلیم حاصل کر رہے ہیں، نہ وہ بچے ہمارے skilled ہیں، نہ ان کو روزگار ملتاہے۔

میں یہ چاہتاہوں کہ ہر حلقے میں، skill centers بنیں، ہر حلقے میں Agri-Tech اور agriculture پر کام ہو، اور اس کی جو supervision ہے اس حلقے کے نمائندے کو دی جائے تاکہ equal growth ہو پورے پاکستان میں۔ اسی طرح سے ہر ضلع اور ہر حلقے کا Budget جائے اور اس Budget کے مطابق وہاں پر youth کو train کیاجائے اور اس کو industry سے link کیاجائے۔

اب ہمارے سکولوں کے نصاب کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے سکولوں، colleges اور universities میں جو پڑھایاجا رہاہے، اس کو پاکستان کی ترقی کے لیے تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ ایک رکاوٹ ہے نہ کہ اس کا فائدہ ہے۔

یہاں پر ہمارے منسٹر احسن اقبال صاحب بیٹھے ہیں۔ انہوں نے skill پر بڑی دفعہ ادارے بھی قائم ہوئے، Planning Department نے کیے، IT Department نے کیے، Education Department نے کیے، TEVTA نے کیے۔ میں یہ سمجھتاہوں کہ ان اداروں کو ایک چھتری کے نیچے لاناچاہیئے تاکہ ان اداروں کا output آئے۔ اگر ان اداروں کو ہم ایک چھتری کے نیچے لاکران کو organized طریقے سے چلائیں گے تب result آئیں گے۔

اور foreign countries میں ہماری labour جارہی ہے،وہ بھی unskilled ہیں۔اگر ہم اپنے لوگوں کو skilled کریں گے توتب جاکران کو employment کے اچھے chances ملیں گےاوران کی تنخواہیں بھی بہتر ہوں گی۔

میں یہ سمجھتاہوں کہ دو تین چیزیں ہیںsector-wise ۔ہمارا ایک role bureaucracy کا بھی ہے۔میں پانچ دن سے یہ تقریریں سن رہاہوں لیکن میں سمجھتاہوں کہ ہمارے اس ملک میں یہ جو bureaucracy،CSS model ہے اس کو بھی تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔آج جو یہاں پر میرے خیال میں کوئی ممبر بھی یہ بات کرنے کو تیار نہیں ہوگااور شاید کوئی بھی نہیں کرے گا، لیکن میں جرأت کے ساتھ یہ بات کر رہا ہوں کہ جب تک آپ پاکستان کی bureaucracy کو ٹھیک نہیں کریں گے، جب تک ہماری bureaucracy cooperate نہیں کرے گی،اس وقت تک یہ ملک ترقی نہیں کر سکتا۔

زراعت کی بات سارے دوستوں نے کی ہے، جب پاکستان کی population 70% کاانحصار زراعت پر ہے، لیکن زراعت میں ہم کسی نئی technique میں نہیں گئے، ہم نےاس میںvalue-addition نہیں کیا، ہم اپنی crops کو بہتر طریقے سے نہیں لے رہےاور ہم اسی طریقے سے زراعت کارونا روتے رہیں گے۔

اسی طریقے سے ساری دنیاITسےAIپر چلی گئی اور ہم نے ابھی تک Digital Pakistan Bill پاس کر کے سارے system کو digitize نہیں کیا۔ہمیں تیزی سے AI کی طرف جاناچاہیئے۔

اس کے علاوہ جوoverseas employment کے لیےادارے کام کررہے ہیں،انہیں بھی ایک چھت کے نیچے لاکر منظم طریقے سے skilled labour کو بھی ہمیں باہر بھیجناچاہیئے کیونکہ جتنی population پاکستان کی بڑھ رہی ہے۔جناب سپیکر صاحب!آپ ذرااس کا2050کا figure دیکھیں کہ اس سے double جب ہماری population ہو جائے گی تو بے شک ہم جتنے مرضی سکول،اسپتال، universitiesیاroadsبنالیں، ہمارے وسائل اس gap کو پورا نہیں کر سکتے۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں اپنی population کو بھی control کرنا چاہیئے اور اس کے بعد ہمارے لوگ جو باہر سے remittances بھیجتے ہیں، یہ ایک اچھاذریعہ ہے۔ہمیں انہیں skilled کر کے باہر بھیجناچاہیئےاورIT exportsکو بھی بڑھاناچاہیئے۔

اس کے علاوہ industry کو ہمیں facilitate کرناچاہیئے۔جب تک ہمارے پاس کوئی product تیار نہیں ہوگی ہماری exportsکیسے بڑھیں گی؟ابھی یہ بات یہاں ہورہی تھی کہ ہمیں اپنی exports کو بڑھاناچاہیئے۔Exportsتوتب بڑھائیں گے جب آپ کی agricultureبہتر ہوگی،آپ کی IT بہتر ہوگی،آپ کی industry کوئی چیز بنائے گی۔جب تک آپ کی یہ چیزیں بہتر نہیں ہوں گی توآپ اپنی exports کو کیسے بڑھائیں گے؟

اس کے علاوہ ہمیں Green Energy پر کام کرنا چاہیئے۔ابھی تک پیٹرول پر انحصار ہے۔لوگ EV پر چلے گئے ہیں۔حکومت اس پر اپنی EV Policy لائی ہے لیکن ہم بہت slow جارہے ہیں، ہمیں اس پر بہت تیزی سے کام کرنا چاہیئے۔ میں تو سمجھتا ہوں اگر پیپلز پارٹی والے ناراض نہ ہوں تو Benazir Income Support Programme کا سارا fund ITاور skill programmes پر لگانا چاہیئے اور اس میں permanent funding وہاں سے جو پیسے وصول ہوں وہ ان لوگوں میں تقسیم کرنے چاہیئں۔

جناب سپیکر! میں اب اپنے حلقے کی طرف آتا ہوں۔ 2022 میں جناب وزیر اعظم پاکستان نے میرے حلقے کے لیے وہاں پہ سرگودھا کے لیے، سرگودھا سے motorway link تو ہوتا ہے، لیکن motorway جو ہے وہ سرگودھا سے نہیں گزرتا تو اس وقت انہوں نے سرگودھا سے کوٹ مومن سے سرگودھا، سرگودھا سے جھنگ براستہ سلانوالی کا linkمنظور کیا تھا۔لیکن 2022 کے بعد اس پہ کوئی progress نہیں ہوئی یہ آپ کے Budget میں بھی دو تین دفعہ رکھا گیا ہے۔ لیکن اس پہ میں یہ چاہوں گا کہ اس کو اور نہیں تو PPP mode پہ ہی کر دیں، ہم اس کے لیے تیار ہیں بے شک یہ PPP mode میں چلا جائے۔

دوسرا یہ ہے کہ میرے ضلع کی کینو export ہوتی ہے، پاکستان کو کافی export کینو کی ملتی ہے۔لیکن وہاں پہ میرے لوگوں کے لیے نہ کوئی Export Zone اور نہ Dry Portاور نہ Airport بنا ہے کوئی facility نہیں ہے۔اس کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔

میرے سرگودھا میں University of Sargodha تو ہے لیکن Sargodha Universityمیں اگر ایک Technology Zoneیا Technology Park بن جائے تو بہتر ہے اس کے علاوہ پورے پنجاب کی Crush Market کے پہاڑ میرے حلقے میں ہیں جو اس کو crush مہیا کرتے ہیں۔اور وہاں تقریباً ایک million labour ہے، اور ان بیچاروں کو کسی قسم کی EOBI کی بھی سہولت نہیں ہے، یہ وفاقی حکومت کے underآتا ہے اس کو organize کرنا چاہیئے۔

NADRA Centreجو ہے، پوری میری تحصیل میں ایک NADRA Centre چھوٹا سا بنا ہوا ہے تحصیل سلانوالی میں اور وہاں پہ میں چاہوں گا کہ وہاں شاہ نکڈر میں ایک بنے تاکہ ایک اور centreبن جائے اور اسی طرح تحصیل سرگودھا میں بھی ایک اور centre 46آیا جنوبی میں بن جائے تاکہ لوگوں کو facility ملے۔

اس کے علاوہ جناب سپیکر صاحب FESCO ہماری بجلی کا distribution networkہے وہ کچی آبادیوں کو بالکل بجلی sponsored colonyکرکے نہیں دیتا۔آج میں نے اپنے Minister Sahib سے request کی تھی وہ اس پہ کام کررہے ہیں میں ان کا بہت مشکور ہوں۔

اس کے علاوہ میرے حلقے میں Sargodha Cantt بھی آتا ہے، ہوائی اڈا جو ہے سرگودھا کا وہ میرے حلقے میں آتا ہے لیکن وہاں پہ ہو کیا رہا ہے اس کے ہوائی اڈے کی وجہ سے میرے جو دیہات ہیں ساتھ والے وہ تو Cantt میں شامل ہو گئے ہیں۔ لیکن وہ

underdevelopedدیہات ہیں، غریب لوگ ہیں اور ان کو Cantt کا سمجھ کے اس پہ نہ Provincial Government پیسے لگاتی ہے نہ Federal Government لگاتی ہے، حالانکہ وہ Cantt نہیں ہے تو اس کو DHA کے طور پہ consider کیا جائے۔

جناب والا! سرگودھا، خوشاب میں Dual Carriageway کا پہلے tender ہوا تھا اس پہ بھی کام ہونا چاہیئے۔ ایک سب سے بڑا مسئلہ میرے حلقے سلانوالی کا ہے کہ railway کیساندل ایکسپریس بڑے عرصے سے بند ہے حالانکہ یہ profit میں جا رہی تھی۔ میری وفاقی وزیرِ Railway سے گزارش ہے کہ ساندل ایکسپریس کو سلانوالی کے لیے بحال کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب اسامہ احمد صاحب، موجود نہیں ہیں۔ محمد خان ڈاھا صاحب، موجود نہیں ہیں۔ جناب بابر نواز صاحب۔

جناب بابر نواز خان: شکریہ جناب ڈپٹی سپیکر! میں انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا بولنے کا۔ اب میں تھوڑا زیادہ time لوں گا، بہت زیادہ time نہیں لوں گا۔ سب سے پہلے پاکستان کو اور پوری دنیا کو مبارک ہو کہ ہم تیسری جنگِ عظیم کے بالکل دہانے پر پہنچ چکے تھے۔ لیکن الحمدللہ اللہ نے یہ عزت پاکستان کے حصے میں رکھی کہ ہمارے وزیر اعظم پاکستان، Field Marshal ، وزیرِ خارجہ نے جس طریقے سے دن رات ثالثی کے لیے کوشش کر کے ایک بہترین اس پوری دنیا کو تحفہ دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں چونکہ recently 23rd November کو election جیت کے آیا تھا، تو میں جس حلقے سے تعلق رکھتا ہوں اس حلقے میں صدرِ پاکستان، اس وقت کے جو ایک خودساختہ Field Marshal سے لے کے ایک عام اگر وزیر تک کی بات کریں تو ضلع ہری پور میں رہے ہیں۔ اور اگر ضلع ہری پور کی قربانیوں کی بات کروں تو پاکستان کو آدھے سے زیادہ روشن کرنے والا تربیلا ڈیم ہری پور میں ہے، آپ کے پنڈی اور اسلام آباد کو پانی دینے والا خانپور ڈیم ہری پور میں ہے، اگر اس وقت industry کی بات کروں تو ملک کی اس وقت سب سے بڑی Hattar Industrial Estateموجود ہے۔

جب میں کشمیر کے لوگوں کو دیکھتا ہوں جو آج احتجاج کر کے بات کر رہے ہیں، تو وہ تین روپے unit لے رہے ہیں اس وقت بجلی کا، جبکہ اس سے زیادہ قربانی دینے والے ہم ہری پور کے لوگ، ہم نے کبھی ایسا احتجاج نہیں کیا، کیونکہ لوگ سمجھتے ہیں کہ شاید وہاں پہ ایوب خان سے لے کے اس کے پڑپوتوں تک اور اسی طریقے سے اور بڑے بڑے عہدے ہری پور میں رہے ہیں، شاید یہاں پہ کوئی کام ہی نہ ہو۔ لیکن جناب سپیکر! آج بھی ہمارا حلقہ، ہمارا ضلع اس بات کو دیکھ رہا ہے کہ کوئی government ہماری طرف توجہ دے گی۔ ہماری ایسی Union Councils ہیں، جس کو ناڑا امازئی اور بیٹ گلی کی اگر میں بات کروں تو جناب سپیکر! یہ وہ علاقے ہیں جو نہ انگریز کے اقتدار میں رہ سکے تھے، نہ اس وقت کے نواب اس پہ قبضہ کر سکے تھے، لیکن اس کے باوجود پاکستان بننے کے بعد انہوں نے پاکستان کے ساتھ غیر مشروط، انہوں نے کہا ہم آپ کے ساتھ ہیں، یہ ہمارا بھی ملک ہے۔

1985 تک وہاں پہ پوست کی فصل عام تھی، ہر گھر خوشحال تھا، لیکن جس وقت پابندی لگائی government نے، اس وقت انہوں نے وعدے کیے کہ یہاں کے لوگوں کو روزگار بھی ملے گا اور وہاں پہ بنیادی سہولیات بھی ہوں گی، لیکن آج بھی جناب سپیکر! وہاں پہ جانے کے لیے آپ

کوکم از کم چار سے پانچ گھنٹے چاہیئے ہوتے ہیں۔اسی طریقے سے اگر آپ متاثرینِ تربیلا ڈیم کی بات کریں تو منگلا ڈیم میں تو آپ نے تین روپے unit دے دیا، وہاں کے نوجوانوں کو تو آپ نے Europe میں جا کے nationalities دلوادیں، لیکن ہری پور کا نوجوان آج بھی اسی طریقے سے بے روزگار پھر رہا ہے۔

آپ کی Hattar Industrial Estate اس وقت پاکستان کی سب سے بڑی industry ہے، لیکن اس کے باوجود جناب سپیکر! ہمارے پاس Burn Unit تک نہیں ہے۔اگر کوئی بندہ جل جائے تو اس کو یا تو Wah Factory لے کے جانا پڑتا ہے یا اس کو اسلام آباد اور پنڈی لے کے آنا پڑتا ہے۔ UNICEF کی report آج سے کچھ دن پہلے آئی ہے کہ آپ سے بارہ اور تیس ماہ کے بچوں کے اندر سب سے زیادہ جو سیسہ کی مقدار ہے وہ آپ کے ہری پور میں 80 percent وہاں کے بچوں میں اس وقت سیسہ کی مقدار پائی جارہی ہے۔جناب سپیکر! کیا ہری پور جس نے اتنی بڑی قربانیاں دیں، کیا ان کا اتنا حق بھی نہیں ہے کہ صوبائی اور مرکزی government ان کا تھوڑا سا خیال ہی کرلے؟

ہم نے تو کبھی دعوے نہیں کیے کہ ہم نے اس ملک کیلئے کیا کیا، لیکن جا کے دیکھیں، ہمارے آباؤاجداد کی قبریں پانیوں کے نیچے ہیں۔آج بھی وہاں کا نوجوان آپ کو دیکھ رہا ہے کہ ہمارے آباؤاجداد کی تو قبریں بھی چلی گئیں، ہم نے تو اس ملک کو روشن کرنے کیلئے اپنے گھروں میں اندھیرا کر دیا۔ لیکن ہمیں کیا ملا؟

جناب سپیکر! آج Budget کی بات ہورہی ہے۔میں انتہائی مشکور ہوں Prime Minister Sahib کا۔کچھ دن پہلے ان سے ملاقات ہوئی، انہوں نے مجھے کہا کہ جو تین چار وعدے بلکہ پانچ وعدے جو انہوں نے دورانِ elections کیے تھے، انشاءاللہ وہ انہوں نے کہا کہ ہر وعدے کے اوپر ہم قائم ہیں اور انشاءاللہ قائم رہتے ہوئے ہم ان کو پورا کریں گے۔لیکن میں سمجھتا ہوں یہ آٹے میں نمک کے برابر ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت ہمارے پاس چونکہ PTI کی government ہے اور مرکز میں وہاں پہ MNA (ن) لیگ کا بیٹھا ہے، وہاں پہ ہم gas کے projects لے کے جاتے ہیں تو NOCs روک دی جاتی ہیں۔وہاں پہ ہم کوئی اور development کا کام کروانے کی کوشش کرتے ہیں تو صرف اس لیے رک جاتا ہے کہ وہاں پہ PTI کی government ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں، مجھے نہیں پتا کہ ہال میں بیٹھے باقی پارٹیوں کے اور لوگوں کے کیا تاثرات ہوں گے اٹھارہویں ترمیم پہ، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ سب سے زیادہ نقصان میرے ضلعے کو اگر کسی چیز نے دیا ہے تو وہ اس اٹھارہویں ترمیم نے دیا ہے، کہ نہ ہم وہاں پہ کوئی صحت کی سہولیات دے سکتے ہیں۔Prime Minister نے وہاں پہ اعلان کیا کہ ہم girls campus دیں گے، لیکن وہاں پہ آ کے صوبائی government روڑے اٹکا رہی ہے۔ادھر آ کے بیٹھ کے بھائی چارے کی باتیں ہوتی ہیں، لیکن وہاں پہ جب عملی طور پہ کام کرنے کی بات آتی ہے تو وہاں پہ نون اور PTI اور یہ تیری پارٹی اور میری پارٹی شروع ہو جاتی ہے۔

جناب سپیکر! ہم کب تک یہ ظلم سہتے رہیں گے؟ جس وقت ہم حلقے میں جاتے ہیں، لوگ کہتے ہیں کہ کشمیری تو اٹھ کے کھڑے ہو گئے ہیں اپنے cause کے لیے، آپ لوگ کب کھڑے ہوں گئے؟ ہمارے حقوق کب دو گے؟ آج وہاں پہ نوجوان خود کشیاں کر رہے ہیں۔ ہم کیا جواب دیں ان کو؟ یہ سوال میرا صرف اس ایوان سے نہیں، ہر اُس شخص سے ہے جس کے گھر میں بجلی جل رہی ہے۔ اس پاکستان کو روشن کرنے والا شہر خود اندھیروں میں ہے۔ آج ہمارے پاس refer to Abbottabad کی پرچی، hospital میں advance رکھی ہوتی ہے۔ کوئی بندہ چلا جائے، اُس کو وہاں پہ صحت کی سہولیات نہیں دی جاتیں۔ آج کس کو دیکھیں ہم لوگ؟ آج کوئی ایسی جگہ بتادیں کہ جہاں پہ ہم جائیں اور جا کے ہاتھ جوڑ کے یا پاؤں پڑ کے ان سے اپنے علاقے کے لیے کچھ لے کے جائیں۔

جناب سپیکر! میں اتنا ہی کہوں گا کہ خدارا، ہماری قربانیوں کو بھی پاکستانیوں کی قربانی سمجھا جائے۔ ہمارے نوجوانوں کو بھی مواقع دیے جائیں۔ ہمیں بھی اس ملک میں سانس لینے کی اجازت دی جائے۔ آج میرے چھوٹے چھوٹے بچے، جن کے خون میں اسی فیصد سیسے کی مقدار ہو چکی ہے۔ ہمارے مصدق ملک صاحب نے اتنی بڑی report آنے کے بعد کیا پانچ منٹ کے لیے بھی Haripur جانے کی زحمت کی؟ آج لوگ دیکھ رہے ہیں آپ کی طرف۔ لوگ ایک ایک چیز کو note کر رہے ہیں۔ اب یہ وہ nineties سے پرانا، وہ eighties والا زمانہ نہیں ہے کہ آج اخبار میں چھپے گا اور دو مہینے بعد جا کے کسی کو پتا چلے گا۔ آج آپ بات کرتے ہیں، اگلے second میں بات باہر چلی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میری اس House سے، اپنے تمام وزراء سے، اور specially Prime Minister of Pakistan سے یہ request ہے کہ Haripur کی طرف special توجہ دی جائے۔ اس بجٹ میں جو انہوں نے مجھ سے promises کیے ہیں، ان کے علاوہ بھی ہمارا quota مختص کیا جائے۔ ہمارے ساتھ تو اتنا ظلم ہے کہ dam چھیاسی ہزار ایکڑ زمین پہ بنا، لیکن جب job آتی ہے تو وہاں پہ پاسندھ سے کوئی بندہ آ کے بھرتی ہو جاتا ہے یا پنجاب سے آ جاتا ہے۔ Local کو ترجیح نہیں دی جاتی۔ ہمارا کوئی quota نہیں ہے۔ ہمارے کسی بندے کو آج تک accommodate نہیں کیا وہاں پہ۔ اسی طریقے سے infrastructure کی بات کریں تو وہاں کے road، وہاں کے...

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا point آ گیا، دو تین دفعہ یہ آپ نے repeat کیا ہے۔ شکریہ۔ رابعہ نسیم فاروقی صاحبہ۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ ''تُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَاءُ''۔ شکریہ جناب سپیکر! کہ آپ نے مجھے 2026-27 کے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے تو میں آپ کو، House میں بیٹھے ہوئے تمام اپنے honourable Parliamentarians کو اور پوری پاکستانی قوم کو معاہدۂ اسلام آباد ہونے پر مبارک باد پیش کرتی ہوں۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے کہ الحمدللہ، الحمدللہ، پاکستان سرخرو ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! اللہ تعالیٰ کی مہربانی کے بعد ان تمام efforts کا credit ہمارے honourable Prime Minister Mian Shehbaz Sharif and honourable Field Marshal General Asim Munir کو جاتا ہے، جنہوں

نے تاریخ رقم کر دی اور امریکہ اور ایران کو forty-seven years کے بعد ایک چھت تلے اکٹھا کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ honourable Prime Minister, honourable Field Marshal اوران کی تمام team کی انتھک محنت کا ثمر ہے کہ نہ صرف international oil supply بحال ہوئی ہے بلکہ الحمد للہ، الحمد للہ، third world war کا خطرہ بھی ٹل گیا ہے and now Pakistan is known as a nation of peace.

جناب سپیکر! پیدائش سے لے کر اب تک میری زندگی میں چند ہی ایسے تاریخی لمحات آئے جنہوں نے پاکستان کی تاریخ بدل دی۔ پہلا، اٹھائیس مئی 1998 کو، جب میرے قائد Mian Muhammad Nawaz Sharif نے کامیاب nuclear دھماکے کرکے پاکستان کو دفاعی لحاظ سے مضبوط بنایا۔ دوسرا لمحہ معرکہ حق اور بنیان المرصوص تھا، جب ہندوستان نے ہمیں للکارا تو ہماری مسلح افواج نے ان کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دیا، اور ہماری پوری قوم، ہماری سیاسی اور عسکری قیادت کے شانہ بشانہ کھڑی رہی، اور پوری دنیا میں پاکستان کی بہادری کے چرچے ہوئے۔ اور تیسرا، جناب سپیکر، ایران اور امریکہ کا معاہدہ ہے، جس سے تو، جناب سپیکر، پاکستان کی قسمت ہی بدل گئی ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ ایران اور امریکہ معاہدے کو کتبِ نصاب کا حصہ بننا چاہیئے تاکہ ہماری آنے والی نسلیں جان سکیں کہ پاکستان امن کا داعی اور ضامن ہے۔

جناب سپیکر! ہم سب بخوبی جانتے ہیں کہ کن مشکل حالات میں یہ بجٹ پیش کیا گیا، لیکن پھر بھی honourable Prime Minister کی ہدایات پر honourable Finance Minister اور ان کی پوری team نے دن رات ایک کرکے عوام دوست بجٹ تیار کیا، جنہوں نے ہر طبقے کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے کم آمدنی والے خاندانوں کو ریلیف دیا، تنخواہ دار طبقے پر tax کا بوجھ کم کیا، اور minimum wages میں 7% کا اضافہ کیا۔ حکومت جانتی ہے عوام کو ریلیف تب ہی صحیح معنوں میں پہنچتا ہے جب معاشی اور کاروباری سرگرمیاں بحال ہوں۔ حکومت نے real estate sector کو سہولت فراہم کی ہے۔ حکومت نے lower advance tax on sellers and buyers کو 1.25% کی سطح تک لے آئی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ سرمایہ کاری کو فروغ ملے۔

جناب سپیکر! Sir Francis Bacon نے تعلیم کے متعلق لکھا ہے کہ "Education is Power" آج کی دنیا information technology اور knowledge economy پر انحصار کرتی ہے۔ جیسے ہی honourable Prime Minister نے اپنے عہدے کا منصب سنبھالا، انہوں نے سب سے پہلے education emergency کا اعلان کیا۔ ان کی ہمیشہ preference تعلیم کو فروغ دینا اور نوجوانوں کو زیادہ سے زیادہ ہنر منداور بااختیار بنانا ہے۔

جہالت کے اندھیروں کو مٹانا ہے ہمیں
علم کے نور سے پاکستان سجانا ہے ہمیں

جناب سپیکر! دانش سکول ہمارے honourable Prime Minister کے دل کے بہت قریب ہے۔ جب وہ پنجاب کے Chief Minister تھے تو انہوں نے پنجاب کے مختلف districts میں 20 دانش سکول بنائے، جن میں سے 10 سکول بچوں کے اور 10 سکول بچیوں کے تھے۔ اور اب اسی چیز کو آگے لے کر Prime Minister of Pakistan نے اسلام آباد میں بھی دانش سکول قائم کیا، اور اس کے علاوہ پاکستان کے مختلف صوبوں میں دانش سکولوں کی بنیاد رکھی گئی۔ حکومت نے دانش سکول کے قیام اور توسیع کے لیے 22 billion rupees allocate کیے ہیں تاکہ باصلاحیت اور معاشی طور پر کمزور طلبہ کو معیاری رہائشی تعلیم کے مواقع فراہم کیے جاسکیں۔

جناب سپیکر! ہمارے ایک honorable Member نے یہ concern show کیا تھا کہ صوبہ سندھ میں دانش سکول نہیں ہے۔ تو میں اپنے honorable Member کو بتانا چاہوں گی کہ صوبہ سندھ میں دانش سکول under process ہے، جس میں ایک ملیر کراچی میں سندھ Government کے ساتھ مل کر اس کی land allocation کی گئی ہے، اور دوسرا ٹنڈو محمد خان میں ہوگا، وہ بھی again سندھ Government کے ساتھ مل کے land allotment کا عمل جاری ہے۔

جناب سپیکر! Federal Government کے 167 educational institutions کی بہتری اور upgra-dation کی گئی ہے۔ 20 ہزار سے زائد students کو Chromebooks فراہم کی گئی ہیں۔ 437 smart boards نصب کیے گئے ہیں اور 200 سے زائد classrooms قائم کیے گئے ہیں تاکہ ہمارے بچے جدید دنیا کے تقاضوں کے مطابق تعلیم حاصل کر سکیں۔ اسی طرح سولہ degree colleges میں جدید IT labs اور 62 digital learning hubs قائم کیے گئے ہیں۔ teacher training اور early childhood education کو مضبوط بنانے اور طالبات سمیت تمام بچوں کو بہتر تعلیمی مواقع فراہم کرنے پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔ یہ کامیابیاں اس بات کا ثبوت ہیں کہ ہمارا focus صرف buildings بنانے پہ نہیں ہے۔ بلکہ ہمارا focus بچوں کا مستقبل سنوارنے پہ ہے۔ ہم ایسا تعلیمی نظام چاہتے ہیں جو ہمارے نوجوانوں کو علم، ہنر اور اعتماد سے آراستہ کرے تاکہ وہ پاکستان کی ترقی میں بھرپور کردار ادا کر سکیں۔

جناب سپیکر! ابھی میرے بھائی، honourable Parliamentarian نے Autism کے بارے میں بات کی۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ Chief Minister Punjab مریم نواز شریف صاحبہ بھی Autism پہ پنجاب میں بہت کام اور بہت focus کر رہی ہیں۔ اسی طرح Federal میں Autism میں مبتلا بچوں کی بہتر تعلیم اور دیکھ بھال کے لیے اسلام آباد میں Centre of Excellence for Autism قائم کیا جارہا ہے۔ یہ سینٹر کم سے کم 300 بچوں کو جدید تعلیمی اور تربیتی سہولیات فراہم کرے گا، اور اس منصوبے کی بنیاد honorable Prime Minister نے 18th December 2025 کو رکھی تھی۔ اور Prime

Minister of Pakistanکی instructions کے مطابق،انشاءاللہ یہ منصوبہ 31st December 2026 تک مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر!اب میں Higher Education کے بارے میں بات کروں گی۔مالی سال 2026-27کے لیے Federal Governmentنے Higher Education کےذریعےاعلیٰ تعلیم کے شعبے کے لیے 65 billion rupees بطور running grantاور 46 billion rupees PSDP کے لیے مختص کیے ہیں۔ مسلسل مالی دباؤ اور محدود مالی وسائل کے باوجود، HEC ملک بھر کے اعلیٰ تعلیمی اداروں کو ہر ممکن financial assistance فراہم کر رہا ہے۔اس سال موجودہ بجٹ میں NAVTTC کے مختلف programsکے لیے 7.9 billion rupees allocate کیے گئے ہیں۔پاکستان کی کل آبادی کا 60% حصہ youth پر مشتمل ہےاور honourable Prime Ministerان بچوں کا مستقبل بنانے کے لیے بہت سے اقدامات کر رہے ہیں۔ان مشکل حالات کے باوجود بھی موجودہ بجٹ میںcolleges اور universitiesکو بھرپور funds دیئے گئے ہیں تاکہ پاکستان کے مستقبل کو کامیاب بنایا جاسکے۔تاکہ یہ ادارے honourable Prime Minister Shehbaz Sharif جیسے سیاستدان،سید عاصم منیر جیسے فیلڈ مارشل اور زندگی کے ہر شعبے کے لیے باہنر افراد تیار کرنے کے اہل ہو سکیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا،اور میں اپنی گفتگو کا اختتام اس پُر امید شعر سے کرنا چاہوں گی:

جو قومیں سر اٹھا کے چلتی ہیں ان کا سفر نہیں رکتا
طوفان راستہ روکیں بھی تو ان کا عزم نہیں جھکتا

جناب سپیکر! بہت شکریہ، پاکستان ہمیشہ زندہ باد۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محمد خان ڈاہا صاحب۔

جناب محمد خان ڈاہا: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔سب سے پہلے تو میں مبارک باد دیتا ہوں جو Prime Minister Shehbaz Sharif Sahib and Field Marshal Asim Munir Sahibکی محنت سے USاور Iran کی جنگ بندی کا جو MoU sign ہوا۔ کیونکہ یہ جو Iran اور US کی لڑائی تھی،اس سے جو مہنگائی کی لہر آئی تھی، وہ ہم دیکھ رہے تھے کہ پوری دنیا میں تھی۔ میرے خیال میں کسی اور ملک کے پاس یہ حل نہیں تھا کہ وہ ثالثی کر سکے، جو دونوں ملکوں کو صلح پہ آمادہ کر سکے۔ تو یہ پاکستان کی فتح ہے، پاکستان کا نام پوری دنیا میں روشن ہوا ہے۔ اگر ہم ہر TV ،ہر اخبار کی headlines دیکھیں تو پاکستان ہے۔

اسی طرح امریکہ ایران کی جنگ کا بہت سی چیزوں پر effect تھا،اور جو daily life ہے، ہر کوئی اِن fuel prices سے effect ہو رہا تھا،اب MoU sign ہونے کے بعد Prime Minister Sahib نے قوم کو ایک gift دیا ہے کہ فوری طور پر petrol کی قیمتیں 74 rupees کم کر دی ہیں،اور diesel کی 67 rupees ۔ یہ اللہ کا بڑا خاص کرم رہا ہے کہ پاکستان کا نام اس طرح پوری دنیا میں اُبھر کے آیا، اور ہر پاکستانی، ہر مسلمان کے لیے باعث فخر ہے۔

ایک سال پہلے بھی بہت بڑی فتح حاصل ہوئی تھی، جب India نے پاکستان پہ حملہ کیا۔ ہم پہلے سنتے تھے کہ مسلمان تھوڑی تعداد میں تھے اور دشمن بہت بڑی تعداد میں تھا، اور اس کے پاس اسلحہ بھی بہت زیادہ تعداد میں تھا، مگر اللہ فتح مسلمانوں کو دیتا رہا ہے۔ اسی طرح جب پچھلے سال India نے پاکستان پہ attack کیا، وہ اپنے غرور میں تھا، بہت مغرور تھا کہ وہ پتہ نہیں کتنی بڑی power ہے، مگر جب اُس کا جواب دینے کا فیصلہ کیا گیا تو پرائم منسٹر شہباز شریف صاحب اور Field Marshal Asim Munir Sahib نے تو منہ توڑ جواب دیا۔ 6-0 اور اس کے علاوہ پوری دنیا گواہی دیتی ہے کہ انڈیا کو مار پڑی، بلکہ پاکستان کو کم یہ کہنا پڑا، دنیا کے باقی ممالک نے یہ زیادہ کہا کہ جتنی بری انڈیا کو مار پڑی۔ اور انشاءاللہ اسی طرح آگے بھی پاکستان کو اللہ اور بھی فتح دے۔

یہ جو بجٹ اس وقت 2026 کا بہت مشکل حالات میں آیا ہے۔ ملک اس وقت جن tough حالات سے گزر رہا ہے، ان کو اگر اس لحاظ سے ہم دیکھیں تو یہ بہت بہتر بجٹ ہے، بہت اچھا، ملک کی progress کے لیے ہے۔ FPCCI نے بھی اس چیز کے حق میں بولا ہے کہ یہ بجٹ بڑا favourable ہے۔ ہم نے کچھ چیزیں جو دیکھیں، جو عام انسان کو فوراً ملیں گی، جیسے property tax reduce کیا گیا ہے، آپ کا salary tax کا جو slab تھا وہ raise کر دیا گیا ہے تاکہ لوگوں کو، جو تنخواہ دار طبقہ ہے، انہیں relief ملے۔ Withholding tax کم ہوا ہے۔ اس کے علاوہ Capital Value Tax بھی reduce ہوا ہے۔

پاکستان میں inflation double digit میں تھی، وہ اب 6.2 پہ چلی گئی ہے۔ اس کے علاوہ جو Super Tax تھا، جو بڑے businesses کو، وہ ختم کر دیا گیا تاکہ Businesses flourish ہو۔ job creation کریں گے تو job creation ہو گی۔ اسی طرح زراعت کی support کے لیے کافی زیادہ funds رکھے گئے ہیں اور اس سے کاشتکار اور زمیندار کو فائدہ ہو گا۔ اس میں اگر یہ، جس طرح کی schemes آتی ہیں، جیسے Tractor Scheme ہوئی یا اور scheme ہوئی، جو چند ہزار لوگوں کو فائدہ دیتی ہیں، اگر وہ fund allocate ہو کے کھاد کو subsidy میں convert کر دیا جائے، بجلی کے جو tube wells کے bill ہیں، اس کی subsidy میں convert کر دیا جائے، تاکہ ہر کاشتکار کو فائدہ ہو، کیونکہ کاشتکاری بہت مشکل field ہے اور اس میں نقصان بھی لوگوں کے ہوتے ہیں۔ اور جب کاشتکار کی فصل تیار ہوتی ہے تو rate بہت low ہوتا ہے، اور جب اس کے ہاتھ سے چلی جاتی ہے فصل تو وہ rate double ہو جاتا ہے۔ دیکھیں، پچھلے سال جب cotton اتری تو ساڑھے چھ ہزار ریٹ تھا، اور جب farmer کے پاس ختم ہو گئی ہے

cottonتو اب وہ 12000 پہ چلی گئی ہے۔ تو یہ ہے کہ farmer کو encourage کریں، کیونکہ یہ ہمارا ملک agriculture-basedہے۔ Agriculture flourish کرے گا تو industry بھی flourish کرے گی۔ Agri-based industry ہے۔

اس میں cotton جو تھی، پاکستان کی production nineties میں انڈیا سے بھی زیادہ تھی، اور اب بہت تھوڑی cotton growingرہ گئی ہے۔ اس کو encourage کرنے کے لیے farmer کو، ان areas کو جہاں پہ revive ہو سکتی ہے، focus کیا جائے، اور ایسی policies بنائی جائیں جس سے لوگ دوبارہ سے cotton sowing کریں۔ ایک تو farmer کو سب سے بڑی مشکل آتی ہے، اس کے لیے seed اچھا available نہیں ہے۔ اس کے لیے اگر ہمارے local research centers نہیں بنا سکتے seed، تو چاہے import کیا جائے، مگر cotton کو revive کریں گے تو ہماری exports بھی بڑھیں گی، textile کی ہماری imports بھی cotton کی کم ہوں گی۔

پاکستان میں ایک sector بڑا تیزی سے grow کر رہا ہے، automobile کا۔ ہم دیکھ رہے ہیں جس طرح نئی compa-niesآ رہی ہیں، انہیں encourage کیا جائے، مگر ان پہ breakdown لیا جائے کہ ان کی cost کیا ہے، کہ اتنے extra high profitsتو نہیں رکھ رہے۔ اس میں ان کا breakdown دیکھا جائے۔ اس میں جو Electric Vehicle کو تو benefit دیا جا رہا ہے، ساتھ Hybrid کو بھی دیا جائے، کیونکہ electric recharge stations ابھی پوری طرح installed نہیں ہیں، اور hybrid ایک بہتر alternative اس time پہ رہے گا۔

اس کے علاوہ جو fertilizers ہیں، fertilizer produce ہونے کے لیے جو gas ہے، وہ انہیں بہت سستے rate پہ دی جا رہی ہے، مگر fertilizer کے rates daily بڑھتے جا رہے ہیں، اور جو farmer کی crop sowing ہوتی ہے، جب اسے ضرورت ہوتی ہے، crop ready کر رہا ہوتا ہے، تب وہ اور بڑھا دیتے ہیں rate ۔ تو اس چیز پہ check ہونا چاہیئے کہ وہ اس طرح farmer کو یوں blackmail اور rip off نہ کر سکیں، fertilizer companies۔

ویسے agriculture میں کافی crops کی production پچھلے سال سے بہتر ہوئی ہے۔ Rice کی production دیکھیں تو وہ increase ہوئی ہے، sugarcane کے areas increase ہوئے ہیں، cotton areas down گئے ہیں۔ اسے encourage کرنا چاہیئے، اور agri farmer کو credit easily available ہونا چاہیئے۔ Storage facilities بنائی جائیں تاکہ farmer انہیں use کر سکے۔

اس کے علاوہ کچھ چیزیں ہیں جو میرے حلقے سے related ہیں۔بہت عرصے سے کچھ demands تھیں۔ان میں سے کچھ چیزیں تو ہوئی ہیں، مگر بہت سے areas جو ابھی رہتے ہیں جہاں پہ میرے حلقے میں ضرورت ہے۔اور بہت پرانی ایک demand چلی آرہی ہے جس میں Khanewalمیں ایک university کی demand ہے۔ Muhammad Nawaz Sharif University of Agricultureکا sub-campus اور Medical Collegeہو جائے۔وہاں پہ DHQ میں Cardiology Ward ہو۔ Abdul Hakeemتحصیل پہ working بھی شروع ہوئی تھی، وہ ایک بہت پرانی demand ہے۔ Underpass Abdul Hakeem کیونکہ وہاں بھی اب بہت traffic ہے۔ Abdul Hakeem کی location ایسی ہوگئی ہے کہ بہت سے districtsمیں وہاں سے گاڑیاں جاتی ہیں، تو وہاں underpass بن جائے۔اور ایک 19/9-Rاور Kacha Khuh ادھر بھی ایک underpassکی بڑی ضرورت ہے۔تو یہ grantsدی جائیں تاکہ ان projects کو شروع کرایا جائے، Khanewal District میں۔شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جناب احمد رضا مانیکا صاحب۔

جناب احمد رضا مانیکا: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۔الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم۔ سپیکر صاحب، ! بہت شکریہ آپ نے مجھے اس بجٹ پر بات کرنے کا time دیا۔

مالی سال 2026-27 کا وفاقی بجٹ موجودہ صورتحال کو برقرار رکھنے والا بجٹ نہیں ہے۔یہ، میں کہوں گا، ایک اصلاحاتی document ہے، اور یہ ایسے وقت میں پیش کیا جا رہا ہے جب پاکستان نے اپنا معاشی استحکام تو achieve کر لیا ہے، لیکن اب Sustainable Development Goalکی طرف پاکستان جا رہا ہے۔ہمارا Current Account تین ماہ سے surplus ہے، اور زرمبادلہ کے جو ذخائر ہیں وہ گزشتہ 4 برسوں میں بلند ترین سطح پہ پہنچے ہوئے ہیں۔ابھی میرے respected Memberنے زمینداروں پر بھی بات کی، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ زمینداروں اور agriculture sector کو اس بجٹ میں جتنا ریلیف دینا چاہیئے تھا، وہ نہیں ملا۔زمیندار جب اپنی crop مارکیٹ میں لے کر جاتے ہیں تو آڑھتی بیٹھے ہوتے ہیں اور وہ جو کچھ offer کرتے ہیں، زمیندار کے پاس اپنی فصل کو روکنے یا store کرنے کے لیے کوئی چیز نہیں ہوتی۔اس بجٹ میں 7 ارب روپے رکھے گئے ہیں کہ storage capacity زمینداروں کی بنانی چاہیئے۔یہ وہی insecurity ہے جو ایک زمیندار کو ہوتی ہے۔جب اس کی فصل کی price نہیں مل رہی ہوتی تو آپ اپنی اس فصل کو store کر سکیں، اور جب بہتر price ہو جائے تو آپ اس کو بیچ سکیں۔ سپیکر صاحب! Agricultureمیں پانچ جگہیں ہیں جن کے بارے میں زیادہ سوچنا چاہیئے fertilizers, pesticides, seed, dieselاور بجلی۔جب تک ان کے اندر ہمیں subsidies نہیں ملیں گی، اس وقت تک ہمارا agriculture سیکٹر اس طرح grow نہیں کر سکتا۔بجٹ کے جتنے economic factors discuss کیے گئے ہیں، وہ تو سب کے سامنے ہیں۔سرکاری

ملازمین کی تنخواہوں اور پینشن میں 7 فیصد اضافہ اور Benazir Income Support Programme میں بھی زیادہ رقم مختص کی گئی۔ مزید lifesaving drugs میں بھی کچھ taxes ختم کیے گئے۔

ہمارا IT کا شعبہ بھی ترقی کر رہا ہے، بلکہ IT کا شعبہ تو اس طرح ترقی کر رہا ہے کہ ہماری exports بھی اس کے ذریعے بڑھائی جا سکتی ہیں۔ ہمارے سندھ سے جو MNA ہیں، ان کی میں نے باتیں کافی سنی تھیں، اور وہ ایک ہی بات کرتے تھے کہ ہمارے حلقے میں ہمیں پینے کا پانی نہیں ملتا۔ میرا ان سے ایک سوال ہو گا، اور میرا خیال ہے کہ اس سوال میں ان کا جواب بھی مل جائے گا۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں، آپ خود کراچی سے belong کرتے ہیں۔ تو Gulf countries میں desalination plants لگے ہوئے ہیں، جہاں coastal areas ہیں، جہاں سمندر کے علاقے ہیں، وہاں desalination plants لگے ہوئے ہیں اور Gulf countries کو ہمیشہ fresh water فراہم کیا جاتا ہے۔ میں آپ کو ایسی بھی مثالیں دے سکتا ہوں، سپیکر صاحب! جیسے Algeria, Tunisia اور Morocco ۔ یہ سارے ایسے ملک ہیں جہاں desalination plants لگے ہوئے ہیں اور ان کے شہریوں کو fresh water provide کیا جا رہا ہے۔ میری کراچی والوں کو ایک تجویز ہے، جس طرح پانی کی ہمیشہ شکایت رہتی ہے، تو وہاں desalination plant ہونے چاہئیں۔

سپیکر صاحب! آج دائیں جانب والے ہمارے معزز ممبران نے جتنی speeches کیں، ان کے Chairman اور ایک، دو بڑے شعلہ بیان MNAs تھے، جس وقت وہ بات کرتے تھے تو یہی کہتے تھے کہ form-47 جس طرح وہ اس بات کو بڑے زور سے کرتے ہیں، تو آج اگر وہ ہوتے تو میں ان کو تھوڑا سا ضرور یاد کرواتا، کہ جتنے ان کے 2024 MNAs میں یہاں elect ہو کر آئے ہیں، وہی صرف زیادہ جانتے ہیں کہ form-47 کیا ہوتا ہے؟ ان کے جو 2018 MNAs میں elect ہوئے تھے، ان سے پوچھنا چاہیئے کہ وہ RTS system کیا تھا اور اس کے ذریعے کیا کیا گیا تھا۔ خاص طور پر Barrister Gohar صاحب، جس طرح وہ اس کا ذکر کرتے ہیں، ان کو چاہیئے کہ 2018 کے اس system کو پڑھیں، result transmission system تھا، جس کو jam کر کے ان کے MNAs کو جتوایا گیا۔

اور ہمیں کہتے ہیں کہ 99 نام، 99 ناموں کے نیچے میں کھڑا ہو کر کہہ رہا ہوں، میں اس وقت بھی elect ہوا تھا۔ ہم بھی اس system کے تحت گئے ہیں۔ اس وقت بھی PML(N) وفاق میں جیت رہی تھی اور پنجاب میں بھی جیت رہی تھی، لیکن اس system کے تحت PML(N) کو ہٹا دیا گیا۔ یہ لوگ جو ہر وقت اپنے آپ کو سمجھتے ہیں کہ ہمارا لیڈر بہت popular ہے، ہمیں چھوڑیں اور ہمیں election لڑنے دیں، یہ خود نہیں جیت کر آئے۔ ان کو بھی RTS کے ذریعے لایا گیا اور انہوں نے Government بنائی تھی۔

سپیکر صاحب! میرا تعلق پاکپتن سے ہے، روحانی شخصیت حضرت بابا فرید شکر گنج کی وہ نگری ہے، جہاں سات سو چوراسیواں عرس آج بھی جاری و ساری ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ پہلی محرم سے لے کر دس محرم تک عرس ہوتا ہے۔ اس دوران پاکپتن شہر کے بہت سے حصے بند کر دیے جاتے ہیں، کیونکہ وہاں پر زائرین پورے پاکستان سے آتے ہیں اور رش بہت ہوتا ہے۔ دن رات لوگ وہاں حاضری دیتے ہیں اور واپس جاتے ہیں۔ ہم نے

ایک overhead bridge کا کہا تھا، جو کمیر چونگی سے لے کر دربار حضرت بابا فرید تک آتا ہے۔ اگر وہ بن جائے تو شہریوں کو جو مشکلات ہوتی ہیں، وہ ختم ہو جائیں گی۔ شہری نہ ہسپتال جا سکتے ہیں، نہ اپنے بچوں کو سکول لے جا سکتے ہیں اور نہ بازار میں جا سکتے ہیں۔ وہ bridge بہت ضروری ہے، اگر ہمیں مل جائے۔ میں شکریہ ادا کرتا ہوں Prime Minister صاحب کا اور اپنی Chief Minister صاحبہ پنجاب کا، جن سے میں نے universityمانگی تھی۔ تو انہوں نے ہمیں Punjab University کا campus دے دیا ہے۔

اس Assembly کے توسط سے میری request ہے مریم نواز صاحبہ سے بھی کہ ہمارے campus کے اگرfundsاسی بجٹ میں مختص کر دیں، کیونکہ بہت عرصہ ہو گیا، ہم University سے محروم تھے، تو وہ کام ذرا جلدی ہو جائے گا۔

جب تک ہم اپنے Field Marshal صاحب اور پرائم منسٹر صاحب کو مبارک باد پیش نہ کریں، شاید ہماری تقریر ادھوری رہ جاتی ہے۔ اس کے اب تین مراحل ہو گئے ہیں۔ ہم تو پہلے مرحلے کی مبارک دیتے ہیں، جس وقت India نے attack کیا تھا اور جس طرح پاکستان نے reactکیا تھا اور اس کی گونج پوری دنیا میں سنی گئی تھی۔ دوسری دفعہ، جس وقت Israel اور Iran کی جنگ شروع ہوئی، اس میں Gulf Statesبھی ساری involve ہو گئیں، Americaبھی involve ہو گیا اور جس طرح ہماری leadership نے states-manshipدکھائی، اس وقت ان سب نے ان کو بطور mediator accept کیا۔ اس وقت کے بھی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ ان دو بڑے eventsکی وجہ سے، جو تیسرا ہے جس کے dividends ہم نے آج لیے ہیں، وہ بطور mediator ہم نے sign کیا ہے ان کے ساتھ بیٹھ کر اور پاکستان کو اللہ نے عزت دی، اللہ نے پاکستان کا وقار بلند کیا۔

اس بات پر desk thumping آپ سن رہے ہیں۔ دائیں جانب والے اگر آج بیٹھے ہوتے تو میں ان کو بتاتا کہ ان کو سانپ سونگھ گیا تھا۔ دو دفعہ Prime Minister صاحب اس House میں تشریف لائے، انہوں نے ان ساری چیزوں کا ذکر کیا، پوری دنیا میں جتنی پاکستان کو عزت ملی، لیکن ان لوگوں نے اس پر کوئی حوصلہ افزائی نہیں کی، کوئی desk thumping نہیں کی۔ یہ پاکستان کی عزت تھی، یہ کسی جماعت کی نہیں تھی۔ پاکستان کو اگر اللہ نے عزت دی ہے تو اس وقت جو Government پاکستان میں ہے، اسی کے نصیب میں یہ عزت تھی۔ اب PML(N)کی Government اس وقت صاحبِ اقتدار ہے، تو اللہ نے ہمارے نصیب میں یہ عزت رکھی ہے۔ تو یہ سب کی عزت سانجھی تھی۔ ان کو چاہیئے تھا کہ یہ حوصلہ دکھاتے۔ سپیکر صاحب! انہی الفاظ کے ساتھ میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر اس وقت کوئی ممبر ایسا Houseمیں موجود ہو کہ جس نے discussionمیں حصہ نہ لیا ہو تو ابھی ہمیں informکر دیں تو ہم ان کو موقع دیں گے۔ جی طارق فضل چوہدری صاحب۔

وزیر برائے پارلیمانی امور (ڈاکٹر طارق فضل چوہدری): آنریبل سپیکر صاحب۔ میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ جو بجٹ 12 تاریخ کو National Assembly of Pakistanمیں پیش کیا گیا، اس کے بعد Senate میں present ہوا، اس کے بعد یہاں بڑی

healthy debate تمام ممبران نے دیکھی اور آپ نے خود بھی اسے witness کیا۔ہم آپ کے صبر، برداشت اور تحمل کو بھی appreciate کرتے ہیں کہ آپ نے تمام ممبران کو برابر موقع دیا۔آج صبح،جب ہم سپیکر صاحب سے meeting میں تھے تو وہاں انہوں نے ہمیں بتایا کہ تقریباً تمام جماعتیں،خاص طور پر Opposition کو جو وقت دیا گیا تھا،سب جماعتوں کی representation کے حوالے سے ایوان میں ہوتا ہے،سب نے اپنے اپنے وقت سے زیادہ بات کی ہے اور آج صبح،یعنی کل تک کی کارروائی پر Opposition پانچ گھنٹے زیادہ جو اُنہیں allotted time تھا اُس سے زیادہ بات کر چکی تھی،تو آج بھی اُن کے تمام Members نے کھل کے بات کی ہماری Government سے ہمارے اتحادیوں نے تو میں مشکور ہوں ڈپٹی سپیکر صاحب آپ کا، سپیکر صاحب کا کہ بڑے اچھے ماحول میں ہماری یہ جو discussion تھی Budget کی یہ آج اختتام پذیر ہو رہی ہے اور کل انشاءاللہ Finance Minister Budget کو conclude کریں گے اور اُس کے بعد ہماری Cut Motions ہیں اور پھر Budget کا جو باقی process ہے وہ مکمل ہو گا۔

میں آپ کی اجازت سے مختصراً یہ عرض کروں کہ جو انتہائی مفید مشورے Opposition ، Government اور اتحادیوں کی طرف سے دیے گئے ہیں انشاءاللہ ہم ضرور جو بھی ان میں قابل عمل ہو گا Budget میں اسے incorporate کریں گے اور ایک بہترین Budget present کیا گیا ہے، جس میں جو ہمارے پاس available resources تھے اس میں تمام مکاتب فکر کا خیال رکھتے ہوئے یہ Budget دیا گیا ہے اور اس کے باقی نکات پر بڑی تفصیل سے بات ہوئی ہے جس کا میں ذکر کر چکا ہوں۔اور میں دوسری بات جو عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ Budget ایک ایسے موقع پر آیا کہ جب Pakistan وہ واحد ملک ہے کہ جس نے پہلے دن سے جب سے America اور Iran کی جنگ چھڑی ہے پہلے دن سے سب سے زیادہ leading role اس issue پر Pakistan میں دونوں ممالک کے درمیان مذاکرات یہاں پر ہوئے۔پھر اس کے بعد بھی Pakistan کی جو ہماری diplomacy کا عمل ہے وہ جاری رہا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل ہم نے دیکھا کہ وہ تاریخی لمحہ تھا کہ جب Prime Minister of Pakistan نے جو accord ہوا ہے Peace Accord اس پر دستخط کیے اور American President اور Iranian President نے بھی اس پر دستخط کیے۔

جناب سپیکر! میں پوری قوم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ ایک ایسا معاہدہ جس سے کروڑوں انسانی جانوں کا ضیاع روک کر اس جنگ کو ختم کیا گیا۔ اور اس کے بعد جو Strait of Hormuz کی بندش سے تمام دنیا کے ممالک اور بالخصوص ہمارا خطہ متاثر ہو رہا تھا، petrol اور diesel اور اشیائے خورد و نوش کی قیمتیں بڑھیں۔آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے Strait of Hormuz مکمل طور پر کھل چکی ہے اس deal کے نتیجے میں۔

اور آج Prime Minister of Pakistan یہاں پر قوم کو ایوان میں اپنی تقریر کے دوران یہ خوشخبری دے کر گئے ہیں کہ ان شاءاللہ جو پہلے پندرہ دنوں میں petrol کی قیمتیں review ہوتی تھیں آج petrol کی قیمتیں ہم ایک ایک ہفتے بعد review کر رہے ہیں

کیونکہ اتنی تیزی سے اس میں ups and downs آرہے ہیں۔ تو آج انہوں نے بتایا کہ انشاءاللہ قوم کو خوشخبری ملے گی petrol اور diesel کی قیمتوں میں کمی کے حوالے سے۔ اس کے ساتھ جو میں نے عرض کیا کہ Pakistan کے ان تمام diplomatic efforts میں Prime Minister of Pakistan کا بڑا مرکزی کردار رہا جس میں تمام سربراہانِ مملکت کے ساتھ انہوں نے براہ راست contacts رکھے اور ہمارے Deputy Prime Minister جو اپنے منصب کے ذریعے تمام دنیا سے رابطے میں رہے۔

اور آج جو انہوں نے ذکر کیا Prime Minister of Pakistan نے کہ Field Marshal جناب سید عاصم منیر صاحب کا اس تمام process میں بڑا کلیدی کردار رہا۔ اور Prime Minister of Pakistan نے یہ بات بتائی کہ چونکہ ہم جن ملکوں سے interact کر رہے تھے اس میں time difference ایک بہت بڑی رکاوٹ تھی اس communication کے دوران، یعنی America اور ہمارے درمیان جب وہاں رات ہوتی ہے لیکن پھر بھی انہوں نے اپنی کوشش اور ہمت نہیں ہاری اور انہوں نے بتایا کہ Field Marshal راتوں کو بھی جاگے اور کئی دفعہ ایسے مواقع آئے کہ یہ بات شاید نہ بن سکے۔ لیکن پھر انہوں نے اپنی کوشش اور ہمت نہیں ہاری اور آج اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ایک تاریخی لمحہ جسے پوری قوم بڑے فخر کے ساتھ دیکھ رہی ہے۔

وہ پاکستانی جو Pakistan سے باہر ہیں فخر سے یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے ملک نے اس ایک عالمی تنازع میں بنیادی ثالث کا کردار ادا کیا اور as a guarantor ہمارے Prime Minister نے اس پہ دستخط کیے۔ تو میں ان تمام شخصیات کا جن کا ذکر میں نے کیا اور ان تمام ممالک کا جنہوں نے اس میں Pakistan کی مدد کی ان کا ہم آج شکریہ ادا کرتے ہیں۔

میں آج appreciate کرتا ہوں Opposition کو کہ Leader of the Opposition نے آج کے اس موقع پر ایک خیر سگالی کے جذبے کا اظہار کیا اور انہوں نے کہا کہ جب Pakistan کی اور ملک کے استحکام کی بات ہو رہی ہے تو ہم انشاءاللہ تعالیٰ آج اس لمحے پر آپ کے احساس کے ساتھ ہیں۔ یہ بہت بڑی بات ہے اور اس کے ساتھ ہم نے وہ لمحہ بھی دیکھا۔

بس یہ آخری ایک دو نکات ہیں جناب سپیکر، میں آپ کے صبر اور ضبط کو اس سے پہلے بھی appreciate کر چکا ہوں اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ مجھے دو چار منٹ آپ مجھے بھی آخر میں برداشت کر لیں گے تو میں زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ بس اختتاماً میں عرض کر رہا ہوں کہ دوسرا جو ایک خوبصورت منظر میں نے دیکھا وہ یہ ہے کہ Prime Minister of Pakistan دو دفعہ اپنی seat سے اٹھ کر Leader of the Opposition کی seat پر گئے اور ان کے جو senior ترین members تھے Asad Qaiser صاحب اور Barrister Gohar سے انہوں نے بات کی اور دوبارہ مذاکرات کی بات کی۔

آج ابھی ہمارے honourable Advisor ہیں Prime Minister صاحب کے جناب Rana Sanaullah Khan اس وقت ایوان میں موجود ہیں تو آج ان سے ہماری بات ہوئی ہے۔ Opposition سے انشاءاللہ تعالیٰ Prime Minister کی

اور Opposition کی یہ ملاقات بہت جلد ہو گی اور یہ راستہ جو ہے Pakistan کی ترقی اور مسائل کو حل کرنے کا یہ ان شاءاللہ اس Parliament سے نکلنا ہے۔ جناب سپیکر یہ بات ہم نے واضح کی ہے Opposition کو کہ جو آپس میں بیٹھ کر اس ملک کی سلامتی، استحکام اور ترقی کے لیے راستے نکال لیں گے وہ Pakistan کی گلیوں سے نہیں نکلیں گے بلکہ آپ یہاں بات کریں گے، یہاں بیٹھیں گے اس ایوان میں۔ تو یہاں سے جو پیغام Pakistan کی عوام الناس میں، شہروں، گلیوں اور گاؤں میں جائے گا وہ خیر اور ترقی کا پیغام ہو گا اور بالکل آخری نکتہ جناب سپیکر! وہ یہ ہے کہ ہم جتنا زیادہ خوش ہیں اس ثالثی کے کردار پر، Pakistan کی اس عزت پر، اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں، یومِ تشکر منایا، آج ایک قرارداد مشترکہ طور پر pass ہوئی، اس میں بھی اس کا ذکر ہوا، Pakistan کی عزت اور حرمت کا۔

لیکن میں جناب سپیکر! انتہائی احترام کے ساتھ یہ بات کہوں گا کہ ان تمام کامیابیوں کے بعد اللہ نے ہمیں اور عزت دینی ہے انشاءاللہ۔ ہماری نیت صاف ہے، ہم دن رات محنت کر رہے ہیں Prime Minister of Pakistan کی سربراہی میں اور عسکری قیادت کے ساتھ، Field Marshal سید عاصم منیر صاحب جس طرح اپنی افواج کو lead کر رہے ہیں اور معرکۂ حق میں جو کامیابیاں ملی ہیں۔ آگے بھی اللہ کی ذات کامیابیاں دے گی لیکن میں اس کو link کر رہا ہوں کہ ہم نے Pakistan کو internally بھی stabilize کرنا ہے، یہاں بھی ترقی لانی ہے، یہاں کے مسائل بھی ہم نے ختم کرنے ہیں اور انشاءاللہ ہم اس کے لیے ہمہ وقت تیار ہیں۔

Prime Minister اور Field Marshal صاحب کا اب یہ مصمم ارادہ ہے کہ اب پوری توجہ اس ملک کی تعمیر و ترقی پر ہو گی۔ ان شاءاللہ ہم پہلے بھی محنت کر رہے تھے لیکن اس جنگ کے ماحول میں جو ہم مصروف رہے اب انشاءاللہ ہم اس ملک کی تعمیر و ترقی کے لیے دل و جان سے کام کریں گے اور جو ہمارے وزراء کی team ہے جس طرح وہ Prime Minister صاحب کے ساتھ محنت کر رہے ہیں۔ ان شاءاللہ Pakistan وہ ضرور عظمت کے دن بہت جلد دیکھے گا اور میں Opposition کو appreciate بھی کرتا ہوں اور ان سے درخواست بھی کرتا ہوں کہ Pakistan کی اس ترقی میں آپ بھی اپنا حصہ ڈالیں۔ بہت شکریہ جناب سپیکر۔

پاکستان زندہ باد۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. The House is adjourned to meet again on Saturday, the 20th June, 2026, at 11:00 a.m.

(The House was adjourned to meet again on Saturday, the 20th June, 2026, at 11:00 a.m.)